

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday November, 18, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعْمًا بِعَظَمِكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَ
أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

ترجمہ: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔

مومنو، خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مال بھی اچھا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

50. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state.

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday November, 18, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعْمًا بِعَظَمِكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَ
أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

ترجمہ: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔

مومنو، خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مال بھی اچھا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

50. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state.

(a) the number of officers deputed by the Federal Government to Provincial Governments in different departments with grade-wise break-up;

(b) the percentage of employees belonging to all the four province working in the Federal Government in B-16 and above with province-wise break-up;

(c) whether the said quota is being maintained, if not, the measures taken in this regard; and

(d) the percentage of Federal as well as provincial employees in B-16 and above working in the provincial governments with province-wise break-up?

Mr. Mohammad Asad Ali Khan Junejo: (a) The requisite information is enclosed at Annexure-I.

(b) Information in respect of employees working in the Federal Government in BPS-16 and above is enclosed at Annexure-II.

(c) Yes.

(d) The percentage in respect of Federal Government employees working in the Provincial Governments with province-wise break-up is enclosed at Annexure-III.

The information in respect of Provincial Governments employees showing their percentage is placed at Annexure-IV.

(Annexures have been placed in the Senate library).

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

جناب منظور احمد گجکی: ضمنی سوال، میں نے وزیر موصوف سے پوچھنا ہے کہ بلوچستان میں وفاقی ملازمین 16 سے 22 گریڈ میں آفیسر 11 فیصد ہیں، بلوچستان میں جو وفاقی ملازمین کام کر رہے ہیں جب کہ بلوچستان کے فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین 52ء 52ء ہیں۔ یہ نا انصافی کیوں ہے اور اس کا ازالہ کیسے کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب کون صاحب دے رہے ہیں۔ جی جناب چٹھہ صاحب۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! جہاں تک کوٹہ سسٹم کا تعلق ہے strictly according to 1973 constitution distribution, ریکروٹمنٹ تو آج کل پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ درست کہ تھوڑا سا کوٹہ کم ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے اکثر اوقات یہ ہدایات جاری کی ہیں اور جاری کی جا رہی ہیں کہ اس کوٹہ کی deficiency کو make-up کیا جائے۔ جو تھوڑی deficiency آرہی ہے اس میں یہ ہے کہ میرٹ پر پہلے جو کوٹہ بھرتی کے وقت ہو، وہ 20 فیصد تھا اسے 1973ء کے بعد بعد 10 فیصد کم کر دیا ہے تو پہلے جو میرٹ پر زیادہ ریکروٹمنٹ ہوئی وہی آج تک چلتی آرہی ہے اب کوئی صوبہ بھی اسے sacrifice کر کے ان کی deficiency کو make-up کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: سپلیمنٹری سر جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر تو 52ء 0 فیصد ہے جبکہ یہ کہہ رہے تھے کہ ذرا تھوڑا ہے، یعنی 1973ء کے دستور کے تحت ہمارا کوٹہ کوئی جو 3 اعشاریہ something بنتا تھا لیکن اب جو مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ it is more than five point something اگر ایسا ہی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا 18 یا 19 سال میں دستوری گارنٹی جو دی گئی تھی تو اس عرصہ میں اگر ہم اسکو برابر نہیں کر سکتے تو وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں کہ اس کا طریقہ کار کیا ہو گا یعنی new appointments بلوچستان سے زیادہ لئے جائیں گے یا وہ جو موجود ہیں ان کو پروموٹ کر کے پورا کیا جائے گا کون سا ایسا طریقہ ہے؟ صرف یہ کہنا کہ جی تھوڑا کم ہے ہم زیادہ کر دیں گے اس کو برابر کر دیں گے اس سے تو میرا خیال ہے کہ نہ مطمئن ہوں اور نہ جناب والا آپ مطمئن ہوں گے اور نہ ہی ہاؤس کے معزز ارکان مطمئن ہوں گے۔ مجھے تو کوئی طریقہ تو بتا دیں کہ کیا اگر اخبارات میں announce ہو گا اشتہارات ہوں گے تو اس میں یہ رکھا جائے گا کہ بلوچستان کے کوٹہ کو پورا کرنے کے لئے اس کو مزید Posts دی جائیں تاکہ وہ cover ہو جائے یہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے؟

چوہدری نعیم حسین چیمٹہ : جناب والا! جہاں تک پروموشن کا تعلق ہے وہ تو میرٹ پر ہوتی ہیں کوٹہ سسٹم پر نہیں ہوتیں۔ باقی جو کوٹہ سسٹم ہے میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ تاحال 73ء دستور کے مطابق 3ء5 فیصد بلوچستان کا کوٹہ ہے فیڈرل سروسز میں، اور اس کو strictly observe کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو تھوڑی سی کمی ہے وہ ابھی جو یہ کہہ رہے ہیں ناں کہ کوٹہ زیادہ ہو گیا وہ ابھی ہوا نہیں ہے۔ ہدایات جاری کی جا رہی ہیں 81ء مردم کی شماری، یہ کوٹہ 1971ء کی مردم شماری کے مطابق تھا لہذا اس کے مطابق بلوچستان کا کوٹہ 3ء5 فیصد تھا۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ آپ کیسے پوری کریں گے؟
ان کا یہ سوال ہے کہ یہ 3ء5 فیصد ہے فی الحال یہ مان لیتے ہیں لیکن یہ 0ء52 کو کیسے پورا کریں گے؟

چوہدری نعیم حسن چیمٹہ : اس میں اب جب سے میرٹ پر ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے تو اگر ٹھیک امیدوار نہ ملے تو deficiency carry-over ہو جاتی ہے تو اس کی جگہ پر کسی اور صوبہ کا کوٹہ.....

جناب چیئرمین : تو اب جو ریکروٹمنٹ کر رہے ہیں وہ strictly کوٹہ پر کر رہے ہیں۔

چوہدری نعیم حسین چیمٹہ : وہ Strictly کوٹہ ہے اور میرٹ ہے جناب۔ اب اس کی deficiency نہیں ہوگی لیکن جو ترقی پہ ہیں پروموشن پہ ہیں اس پہ کوٹہ observe نہیں ہوتا۔

جناب منظور احمد گچھی : نہیں جناب پہلے کا کیا ہوگا.....

جناب چیئرمین : گچھی صاحب! اس کا آپ بتا دیں ناں کہ یہ تجویز ہے اس طرح کر دیں ناں۔ کیا situation ہے؟

جناب منظور احمد گچھی : میں نے یہ تجویز دی ہے کہ اب جو Posts مشترک جائیں تو جو کوٹہ بلوچستان کا یہاں کم ہے.....

جناب چیئرمین : تو پھر دوسرے صوبے کہیں گے کہ جی ہمارا کم ہو گیا ہے۔

جناب منظور احمد گچھی : نہیں جی دوسروں کا already ہے جی۔

جناب چیئرمین: نہیں already تو ہے لیکن آپ جب fresh ریکروٹمنٹ کریں گے تو اس میں ہر ایک کے گاکہ ہمیں کوئڈ دیں وہ تو پرانا چلا آرہا ہے نا۔
 جناب منظور احمد گچکی: جناب پھر نا انصافی کا ازالہ کیسے ہوگا؟
 جناب چیئرمین: وہ تو آپ بتائیں نا۔
 جناب منظور احمد گچکی: جناب میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جی اس کو.....
 جناب چیئرمین: جی فصیح صاحب کچھ بتائیں گے کہ جو پرانا چلا آرہا ہے اس کا کیا کیا جائے؟

سید فصیح اقبال: ہمارے وزیر موصوف کو چونکہ یہ جواب دے دیا گیا ہے تو یہ لے آئے ہیں۔ اگر یہ subject ان کا ہوتا پیشل سول سروسز کا ہم نے 84-83 میں بیک لاگ پورا کرنے کے لئے C.S.S. کا امتحان لیا اس میں یہ ہوا کہ بلوچستان کے 26 لڑکے نکلے تو وہ امتحان سندھ میں بھی ہو گیا بلوچستان، فرنیر اور پنجاب میں بھی ہو گیا۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہمارے 26 لڑکے اس میں آگئے اب اگر یہ چاہئیں تو پیشل کمیٹی پروموشن کی بنادیں اور بلوچستان کے ساتھ تو زبردست زیادتی کر رہے ہیں کیونکہ جتنی بھی key jobs ہیں پاکستان میں، 73 after نہیں، 73ء دستور کے مطابق ہم فیڈرٹینگ یونٹ ہیں ہمارا ایک آئینی حصہ ہے اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ فیصلہ ہے، فیصلہ تو انتظامی ہوتا ہے دستور میں جب کوئی چیز ہے اس کا ہمارا آئینی حق ہے.....

جناب چیئرمین: نہیں وہ کونسی constitution کی provision ہے؟

سید فصیح اقبال: 73ء جناب۔

جناب چیئرمین: کہاں لکھا ہوا ہے؟

سید فصیح اقبال □ لکھا ہوا ہے آپ خود کیوں کر رہے ہیں 5ء3 آپ نے کیسے لکھا ہے۔ آپ نے کہا نہیں کہ یہ فیصلہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے بتادیں کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ آپ مشورہ کر کے بتادیں۔

سید فصیح اقبال: عرض یہ ہے چیئرمین صاحب کہ اسمیں جو jobs ہیں اس میں پیشل کمیٹی بتائیں اسمیں جو Senior ہو بلوچستان سے، اس کو promote کریں آخر ہمارے

صوبے کا حق دیں۔

جناب چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب!

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! جہاں تک آپ نے متبادل طریقے کا بتایا ہے میں سمجھتا ہوں جی کہ یہاں پر جو مسئلہ ہے وہ ملازمتوں پر ban کا ہے اور ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ ایک دفعہ پہلے بھی انہوں نے ban اٹھانے کی بات کی تھی اور جب ہم بھاگے دوڑے کیونکہ ہمارا دور دراز علاقہ ہے وہاں سے ان کی درخواستیں منگائیں تو پتہ چلا کہ پھر ban لگ چکا ہے۔ اس لئے یہاں پر اس دن ایک اور مسئلہ ناجائز اسلحہ کے بل کو پاس کرنے کے لئے اٹھا تو اس کی ضرورت پیش آئی تو آئی جے آئی کی پارلیمانی پارٹی میں کہا گیا کہ جی جنوری کو ban اٹھایا جائیگا لیکن اس کے لئے صرف حکومتی ارکان انہوں نے سفارشات کی ہیں بد قسمتی سے ہم بلوچستان والے اکثر اپوزیشن میں رہتے ہیں اور اگر یہی حال رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو 52ء0 ہے انشاء اللہ یہ اگر اپنی عمر پوری کر لیں تو یہ اس سے بھی کم ہو جائے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس وقت جو سفارشات آپ لے رہے ہیں اس میں آپ مداخلت کریں اور جو بلوچستان کے سینیٹرز ہیں جہاں سے اور جس جماعت سے بھی انکا تعلق ہو ان سے بھی سفارشات لی جائیں۔ ویسے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں جی کہ اس سینٹ سیکریٹریٹ میں بھی اگر ہم دیکھیں تو یہاں بھی چارے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے؟

جناب چیئرمین : اچھا بتائیں ریکروٹمنٹ کرتے ہیں آئندہ جب بھی ریکروٹمنٹ ہوگی تو اگر آپ کانٹیں ہوتا تو بتائیں۔

حافظ حسین احمد : جناب یہ تو وہ ادارہ ہے جہاں چاروں صوبوں کی مساوی نمائندگی ہے صرف ارکان کو نہ دیکھیں بلکہ سینٹ سیکریٹریٹ میں بھی آپ دیکھیں جو عملہ ملازمین ہے اگر کم از کم اس سیکریٹریٹ میں ہمیں یہ احساس دلایا جائے کہ یہاں آپ کی مساوی نمائندگی ہے.....

جناب چیئرمین : نہیں مساوی تو نہیں ہو سکتی ناں.....

حافظ حسین احمد : نہیں مساوی کا مطلب یہ ہے کہ جو کوٹہ ہے

جناب چیئرمین : کوٹہ تو ٹھیک ہے کوٹہ کی بات آپ کی ٹھیک ہے لیکن مساوی تو نہیں ہو

سکتی ناں۔

حافظ حسین احمد: نہیں مساوی کی بات یہ ہے کہ جو ہماری نمائندگی ہے کوٹہ کے حساب سے، میں نے کہا ہونا تو مساوی چاہئے تھا سینٹ کا جو معزز ایوان ہے اس کے حوالے سے.....

جناب چیئرمین: یہ جو دستوری حوالہ ہے اس کی میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آئین میں کیا provision ہے؟ کیونکہ یہ بار بار آتا ہے دستور میں Provision یہ ہے کہ normally کوٹہ سسٹم جو ہے وہ discriminatory promises ہوتی ہے یعنی میرٹ کے خلاف ہوتی ہے۔ تو اگر آپ equality کی fundamental right لیں یا کوئی اور لیں جو کہتا ہے میرٹ پہ ہو گا حق اور برابری پر ہو گا تو کوٹہ سسٹم اسے Fit in نہیں کرتا۔ تو وہ گارنٹی لے کر۔ آئین یہ لکھتا ہے کہ

provided that for a period of twenty years from the Commencing day posts may be reserved for persons belonging to any class or area to secure their adequate representation in the Services of Pakistan.

یعنی یہ اس fundamental rights سے یا بنیادی چیز سے ہٹ کر ایک exemption grant کی ہے کہ اگر آپ کوئی ایسی چیز کریں تو وہ چیلنج نہیں ہو گا۔ اگر آپ بیس سال کے لئے حکومت کوئی ایسا قانون بنادے یا ایسا کوٹہ سسٹم بنادیں تو کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ جی میرا حق مارا گیا ہے چونکہ میں equality کی بنیاد پر اپنا حق مانگتا ہوں تو یہ آئین کی مندرجات ہیں this is Article 27

جناب منظور احمد گچگی: جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فیڈرٹینگ یونٹس ہیں اور جیسے آپ نے ابھی مطابق آئین پڑھا ہے بیس کا عرصہ دیا ہوا ہے اب مجھے آپ یہ بتائیں کہ 20 سال تو ہو گئے تو کیا اس بیس سال کے دوران ایسی کوئی پیشرفت ہوئی ہے یا نہیں یقیناً نہیں ہوئی ہے اب 20 سال بعد یہی کہا جائے گا کہ بلوچستان.....

جناب چیئرمین: یعنی اس وقت بلوچستان کی 52 نمائندگی ہے؟

جناب منظور احمد گچگی: مطابق شیڈول تو یہی ہے جی % 52 جبکہ three point something جو ہے وہ ہم کو کہا گیا ہے اس کے علاوہ اس وقت بھی موجودہ حکومت

نے.....

جناب چیئرمین: کوٹہ، نہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ کوٹہ % 5ء3 فیصد ہے لیکن اس وقت نمائندگی صرف % 052 ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: جی ہاں۔ اب یہاں کیا ہوا۔ سوال جناب یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ.....

چوہدری نعیم حسین چھٹہ: جناب انہیں یہ ہے کہ کوٹہ % 5ء3 فیصد کوٹہ ہے جی۔ اور آج تک بلوچستان کے employee جو فیڈرل گورنمنٹ میں کام کر رہے ہیں وہ 98ء2 فیصد ہیں.....

جناب چیئرمین: گچکی صاحب تو یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں کہ صرف % 52ء0 فیصد ہے چوہدری نعیم حسین چھٹہ: نہیں نہیں یہ غلط ہے جی۔

جناب منظور احمد گچکی: کیسے غلط ہے جی یہ پڑا ہوا ہے Annexure یہ اس کو دیکھیں Annex-II آپ دیکھیں total number of employees یہاں پر اور پھر فیڈرل گورنمنٹ نے جو بھیجا ہے وہ گیارہ فیصد ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ مجھے دیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! آپ 16 سے 22 تک دیکھیں اس میں آپ دیکھیں کہ % 52ء5 ہے جبکہ آپ Annexure-I میں پہلے صفحے پر آپ دیکھیں وہاں جو اس کا جواب دیا ہوا ہے وہ گیارہ فیصد ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں بلوچستان کا انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ % 52ء5 deficiency ہے کوٹہ تو % 98ء2 ہے یعنی وہ کہہ رہے ہیں کہ کمی % 52ء5 رہ گئی ہے یعنی % 98ء2 حاصل ہو چکا ہے تقریباً 3 فیصد آگئے ہیں صرف % 52ء5 باقی رہ گئے ہیں تو آدھا آدمی آپ اور بھیج دیں تو کام بن جائے گا۔

جناب منظور احمد گچکی: آدھا آدمی اور کون سا بھیجیں جناب۔

جناب چیئرمین: % 52ء5 کا مطلب یہ ہو گا آدھا فیصد، آدھے فیصد کی کمی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: عرض یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے جب سی سی آئی کی میٹنگ اور نیشنل فنانس کمیشن کی میٹنگ ہوئی اس میں باقاعدہ یہ فیصلہ کیا کہ 14% 5 جو ہے وہ پھر۔

جناب چیئرمین: وہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے آج کی جو بات تھی وہ۔

جناب منظور احمد گچکی: میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف کو تو علم نہیں ہے کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وہ جو فیصلہ ہوا ہے وہ 1981ء کے بعد ہوا ہو گا آپ جو کہہ رہے ہیں کہ ہمارا 1973ء سے مسئلہ بنا ہوا ہے تو 1973ء سے جو مسئلہ ہے وہ صرف آدھے فیصد کا ہے اگر آپ کا کوٹہ بڑھ گیا ہے 1981ء سے یا جو بھی تاریخ ہے تو اس تاریخ کے بعد جو بھرتیاں ہونی چاہئیں وہ پھر نئے کوٹے پر ہونی چاہئیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ یہ جو فہرست فراہم کی گئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس فہرست سے اس لئے مطمئن نہیں ہیں کہ جتنے بھی یہاں پر ڈومیسائل سرٹیفیکیشن بنائے گئے ہیں بلوچستان کے نام پر وہ اکثر جعلی ہیں۔ جناب چیئرمین: یہ بات آپ نے پہلے بھی کی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: جی ہاں بالکل کی ہے اور اب بھی میں اس بات پر قائم ہوں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ تمام فہرستیں صوبائی حکومتوں کو بھیج دی جائیں تاکہ وہ تصدیق کریں کہ یہ ڈومیسائل جو ہم نے دیئے ہیں یہ صحیح ہیں کہ غلط ہیں اور اس سلسلے میں انکوائری کریں۔

جناب چیئرمین: اس دن اس پر بات ہو گئی ہے اگلا سوال۔

75. *Raja Mohammad Afzal Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish T&T Divisional office at Jehlum, if so when?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: The proposals for creating new Telegraph Division will be taken up after the existing ban on creation of new posts is lifted and the P.T.C. reviews the yardsticks for creation of new Telegraph Division. This study is under process.

جناب چیرمین : کوئی ضمنی، نہیں اگلا سوال۔
 جناب منظور احمد چکی : سوال نمبر 79۔

79. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the details of High-Way constructed in Balochistan during the 6th Five Year Plan indicating also their length and expenditure incurred separately in each case; and

(b) the present condition of High-ways and bridges in Baluchistan?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) No new National Highway has been constructed in Balochistan during the 6th Five Year Plan. However 470 km of National Highways in Balochistan have been improved/rehabilitated during this period at a cost of Rs. 472.2 million. List of projects enclosed.

(b) Resources constrictant have led to accumulated backlog in the field of maintenance of highways and bridges. However, a rehabilitation programme has been taken-up recently with the assistance of the World Bank to improve the condition of national highways and bridges in Balochistan as well.

DETAILS OF NATIONAL HIGHWAYS REHABILITATION/ IMPROVEMENT DURING THE SIXTH FIVE-YEAR PLAN

(a) National Highway (N-50) Quetta-Zhob-Dhanasar

Name of Section	Length Km	Cost Rs. Million
1. Kuchlak-Khanai	28	22.00
2. Zhob-Musafirpur	49	55.00
3. Zhob-Manikhaw	34	112.00
4. Khan Mehtarzai-Muslim Bagh	5	3.2
Total:	116	192.2

Name of Section	Length Km	Cost Rs. Million
(b) National Highway (N-65) Quetta-Sibi-Jacobabad		
1. Quetta-Sibi	115	71.82
2. Quetta-Sibi	22.4	21.10
3. Quetta-Sibi (Flood Damages)	50	75.00
4. Improvement in between km 153 to 186	8	8.26
Total:	195.4	176.18
(c) National Highway (N-40) Quetta-Dalbandin-Taftan		
1. Km 309-315.5	6.5	9.76
2. Km 62-72	10	6.30
3. Resurfacing	10	5.96
4. Km 163 to 183	20	9.136
5. Km 259 to 279	20	7.994
6. Km 290 to 311	21	7.963
7. Nokundi-Taftan (Partly)	10	20.000
Total:	97.5	67.103
National highway (N-25) Karachi-Khuzdar-Quetta Chaman		
1. Mile 6 to 15 (Quetta-Chaman)	15	8.00
2. Mile 399 to 365	12	4.99
3. Mile 198 to 284	10	5.00
4. Mile 284 to 422	10	4.94
5. Mile 294 to 389	13	6.53
6. Km 340 to 342	2	7.60
Total:	62	37.06

The average cost for improvement/widening etc. during Sixth Five Year Plan period (1983—88) was about Rs. 1 million per km.

سید فصیح اقبال: جناب والا! جواب کے حصہ (الف) میں ہے کہ چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں کوئی سڑک نہیں بنائی گئی یعنی نیشنل ہائی وے سے اور جو سڑکوں کے نمبر دیئے گئے ہیں اس میں این 50 اور این 65 این 40 اس میں جناب بات یہ ہے کہ جو موجودہ صورت حال ہے مستقبل کے لئے تو انہوں نے بڑے اچھے پروجیکٹ شروع کئے ہیں، سوال یہ ہے کہ جو دس سال بلوچستان پیچھے رہ گیا ہے چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں not a single mile of road has been constructed by National Highway.

تو اس کی وجوہات بتائیں گے کہ اگلا جو ساتواں منصوبہ آپ کا آرہا ہے اس میں بلوچستان کا کیا کوٹہ ہوگا اور 98 پر جس میں 60% of the roads belong to Balochistan نیشنل ہائی وے میں تو آپ نے ساری لے لی ہیں ہماری سب سے prestiges rehabilitation ہے ہماری land route کوٹہ ایران کی وہ بڑی خستہ حالت میں ہے، دوسری کوٹہ خضدار آپ کی آر سی ڈی روڈ جو بڑی بدنام زمانہ روڈ ہے آر سی ڈی کا نام بدنام ہو گیا لیکن روڈ نہیں بن سکی میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ اس میں بلوچستان کے لئے کیا رکھا ہے اور کوٹہ دانسریشاور دانسر روڈ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا سوال تو یہ ہے کہ چھٹے پانچ سالہ منصوبے تو وہ جواب تو صاف ظاہر ہے کہ اس میں کوئی نئی سڑک بنی نہیں البتہ rehabilitation ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ پوچھتے رہے ہیں کہ نئی کیوں نہیں بنی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: وہی جواب دے رہا ہوں جناب سوال چھٹے پنج سالہ

منصوبے کا کیا تھا اس میں 470 کلو میٹر سڑکیں World Bank

کے تحت Rehabilitate ہوئی ہیں اور ساتویں پنج

سالہ منصوبے میں دو Highways جو ہیں وہ reconstruct ہو رہی ہیں ایک نو کئی

تافاں شملی روڈ 124 کلو میٹر اس میں 80 کلو میٹر تیار ہو چکی ہے اور باقی چالیس کلو

میٹر کا ٹینڈر آئندہ دو مہینوں میں اس کا بھی ایوارڈ ہو جائے گا اور وہ بھی شروع ہو جائے گی

اس کے ٹینڈر کال کر لئے ہیں دوسرا وہ ژوب و مہمیسر مغل کوٹ سڑک ہے جو پہلے

ڈیزائن کے مطابق کوئی 83 کلو میٹر تھی اور نیشنل ہائی وے نے اس کو redesign

کر کے realignment کے بعد وہ 79 کلومیٹر رہ گئی جس میں سے 60 کلومیٹر تیار ہو چکی ہے bridges اور causeways کو چھوڑ کر اور باقی ماندہ سڑک جو ہے 19 کلومیٹر وہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی تھی لیکن اب اس کے لئے بندوبست کر لیا گیا ہے اور second phase میں وہ بھی award ہو رہا ہے وہ بھی جلد تعمیر ہو جائے گی یہ موجودہ صورتحال ہے ویسے جیسے انہوں نے ذکر کیا ساتویں پنجسالہ منصوبے میں جتنی بھی سڑکیں National highways نے اپنے control میں لی ہیں وفاق نے صوبوں سے اس کو پہلے تو rehabilitate کیا گیا لیکن اس منصوبے میں اب کوشش کی جا رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سڑکیں عالمی معیار پر دوبارہ تعمیر کی جائیں اور موجودہ صورتحال یہ ہے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ! یہاں کہا گیا ہے کہ نوکنڈی تافاں روڈ جزوی طور پر اس کا بھی انہوں نے ٹھیکہ دیا ہے اور نمبر 3 پر کہا گیا کہ دوبارہ سطح بنانا، میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ کیا آر سی ڈی شاہراہ جو 1970ء سے اس کی تعمیر شروع ہو رہی ہے کیا اب تک نوکنڈی سے تافاں تک کبھی مکمل سڑک بنی ہے یا نہیں..... دوبارہ اس کی تعمیر کر رہے ہیں وہ تو اب تک بنی ہی نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد : مالک کا نام بتائیں !

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! میں نے جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے یہ partially single road تھی زیادہ تر shingle تھی اور اب پہلے مرحلے میں یہ 124 کلومیٹر جو earmark کیا گیا تھا اس میں سے 80 کلومیٹر تیار ہو چکی ہے باقی 40 کلومیٹر کے لئے ٹینڈر کال کر لئے گئے ہیں وہ دوسرے مرحلے میں ہو رہا ایک دم ایک ساتھ ساری سڑکیں نہیں بن سکتیں کیونکہ ہائی ویز میں جب subject آتا ہے تو اسکو عالمی معیار کے مطابق بنانا پڑتا ہے dual carriage ہوتا ہے اور per axel load بڑھایا جاتا ہے اور ویسے بھی بلوچستان چونکہ پہاڑی علاقہ ہے اس میں سڑکیں بنانے کی رفتار اتنی تیز نہیں ہو سکتی اور کچھ وہاں پر اور بھی مشکلات ہیں اب تک تو یہ پل اڑاتے رہے ہیں اب انہوں نے چھوڑ دیا ہے بنانا تو بے انشاء اللہ بن جائیں گے۔

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین ! اتنے زیادہ ضمنی سوال ایک سوال پر ہوتے ہیں کہ باقی سوالات رہ جاتے ہیں یا تو آپ فکس کریں کہ ایک سوال پر صرف تین ضمنی سوال ہوں یا ایک سوال کے لئے تین منٹ مختص کئے جائیں تب تو ہو سکتا ہے ورنہ آخر میں آنے والے سوال رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ نے درست فرمایا کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہ ہوں اور گھنٹے میں جتنے زیادہ سوال نکل جائیں اتنا اچھا ہے۔

حافظ حسین احمد : یہ جو بقیہ ٹھیکہ انہوں نے دیا ہے یہ کس شخصیت کو دیا گیا اور کن مقاصد کے لئے دیا گیا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا! پہلا جو ٹھیکہ دیا گیا ہے یہ تو فرنیچر کس آرگنائزیشن کو دیا گیا ہے نیشنل ہائی ویز کا ان کے ساتھ ایگریمنٹ ہے کیوں کہ ان کے پاس مطلوبہ مشینیں اور ماہرین ہیں۔

حافظ حسین احمد : مالک کا نام بتائیں۔

جناب چیئرمین : فرنیچر کس آرگنائزیشن فوج کی آرگنائزیشن ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : اور پہاڑی علاقوں میں سڑکیں بنانے کے لئے ان کے

پاس ساز و سامان ہے یہ عام ٹھیکیدار کا کام نہیں ہوتا کیوں کہ وہاں پر بیچ میں Gorges ہوتے ہیں جو کہ کاٹنے پڑتے ہیں بڑا مشکل ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال 81

81. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of Telegraph Offices in Balochistan province during sixth five year plan;

(b) whether it is a fact that the condition of Turbat Telegraph Office is not satisfactory; and

(c) the number of telephone connections given in Balochistan during the sixth five year plan excluding Quetta city?

Mr. Ghulam-Murtaza Khan Jatoi: (a) Four Telegraph Offices have been Established in Balochistan during 6th five year plan.

(b) No, the Telegraph Office in Turbat is working satisfactorily since its Establishment, and no complaint of any nature has been received in this office as per General Manager, Western Telecommunication, Quetta's report.

(c) 9900 telephone connections have been given in Balochistan during the sixth five year plan excluding Quetta city.

جناب منظور احمد مچکی: سول نمبر 81-

جناب منظور احمد مچکی: جناب والا اس میں میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ مزید کتنے telegraph offices بنائے جائیں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب یہ پھر چھٹے پانچ سالہ منصوبے کا سوال کیا گیا ہے اس میں تو جواب دیا جا چکا ہے کہ اس وقت چار ایکسیجنجنسز حب او تھل تربت اور گوادر میں پھر دوسرا ان کے سوال کا حصہ تھا کہ گوادر کا ایکسیجنجنسز جو ہے وہ ٹھیک ٹھاک کام کر رہا ہے تو انہوں نے نہیں پوچھا میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب منظور احمد مچکی: جناب میں telegraph office کی بات کر رہا ہوں میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں مزید کتنے telegraph offices کھولے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: مزید یعنی کس period میں، ایک تو لکھا ہوا ہے کہ چار کھولے جا چکے ہیں Sixth Plan period میں مزید آپ کا مطلب کیا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: یہ ساتواں پنجم سالہ منصوبے کی بات کر رہے ہیں یہ فریش نوٹس دیں تو میں ان کو تفصیل دے سکوں گا۔

جناب چیئرمین: فریش نوٹس دیں۔ سید فصیح اقبال صاحب۔
سید فصیح اقبال: اس کے جواب سی میں لکھا ہے کہ 9900 بالکل صحیح ہے لیکن میری معلومات کے مطابق آپ کا 15 ہزار ٹیلی فون کا ٹارگٹ ہے تو یہ پانچ ہزار کا گھٹا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! یہ جواب پورا پڑھا نہیں
excluding کوئٹہ سٹی جہاں الگ سات ہزار لائنیں ہیں۔

سید فصیح اقبال: میں بھی جناب والا excluding ہی کی بات کر رہا ہوں رورل
ایریا بلوچستان جب محی الدین صاحب کے وقت سے چل رہا ہے وہ 8 سال منسٹر رہے یہ اس
وقت سے پریشر تھا تو انہوں نے رورل بلوچستان کے لئے 15 ہزار کیا اب اچھا ہوا انہوں نے
کوئٹہ کو exclude کر کے مجھے یاد دہانی کرا دی۔ تو میں رورل کی بات کر رہا ہوں۔
جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

سید فصیح اقبال: پندرہ ہزار کا ٹارگٹ تھا۔ اس میں 9900 لگے ہیں وہ
deficiency بتادیں Seventh Five Year Plan، تو نہیں۔

جناب چیئرمین: اس کی کوئی deficiency ہے۔
جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! کہیں لکھا ہوا نہیں ہے کہ 15000
لائنوں کا انہوں نے commitment کیا تھا ویسے اگر بات کی ہو۔
سید فصیح اقبال: ہاؤس میں ہے۔

جناب چیئرمین: Sixth Five Year Plan میں کچھ ٹارگٹ
ہوگا؟ کہ بھئی اتنا ٹارگٹ ہے جناب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب Sixth Five Year Plan میں اتنا ہی لکھا ہوا ہے
9900 لائن commitment کوئٹہ سٹی۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ تو لکھا ہوا ہے سوال یہ ہے۔

Number of telephone connections given in Baluchistan?

یہ تو آپ نے دیئے ہیں وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ ٹارگٹ کتنا تھا۔

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, then I will have to check it up.

Mr. Chairman: O.K. Check up it.

Anyother question.

Next question No. 83.

Mr. Shahzad Gul Question No. 83.

میر عبد الجبار : سوال نمبر 83-

83. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total capacity of Mardan Telephone Exchange and the number of connections given so far;

(b) the number of new telephone connection recommended by the Senators/MNAs out of their quota for Mardan, indicating also the number of connections installed and not installed do far with reasons, if any; and

(c) the time by which Mardan telephone exchange capacity will be increased?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Capacity of the said exchange is 4000 Number of connections provided are 4000.

(b) Telephones recommended by Senators/MNAs are 94. Out of these 69 telephones connections have been installed. 25 telephone connections are pending, due to the reason that Mardan telephone exchange is fully loaded. Out of this, installation of 5 telephones is technically not feasible.

(c) Expansion by 2000 Digital lines has been approved in ADP of 91-92. The installation work will be under taken as soon as exchange equipment and under ground cable is available and is likely to be commissioned by December 1992.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری نو سپلیمنٹری نیکسٹ کوئشن 84 منظور احمد عیسیٰ صاحب-

جناب منظور احمد عیسیٰ : سوال نمبر 84-

84. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the length of carpeted single roads planned and constructed in Balochistan during the Sixth Five-Year Plan, indicating also total expenditure per mile incurred thereon; and

(b) amount allocated for the purchase of graders and spare parts under the Special Development Plan during the above period?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) No new national highway has been constructed in Balochistan during the 6th Five-Year Plan.

(b) Special Development plan has not been under taken through Ministry of Communication/National Highway Authority.

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری۔

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم نے سنا ہے کہ گوادر کو پورٹ بنایا جا رہا ہے۔ تو کیا گوادر سے کوئٹہ تک کوئی نیشنل ہائی وے بنائی جا رہی ہے یا ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب ان کے سوال کا جواب تو پچھلے سوال میں ہو چکا ہے انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ آپ اگر پڑھیں تو یہ اس سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں ویسے میں ان کی اطلاع کے لئے کہہ دیتا ہوں کہ ویسے تو کوئی فائدہ نہیں جب تک اسے ہائی وے سے connect نہ کیا جائے۔ ایک تو ہائی وے پہلے ہی ڈیزائن ہو رہی ہے جو گوادر سے نو ڈیڑھ 570 کلومیٹر تھی اسی طرح دوسرے فیز میں اسے یقیناً کوئٹہ کے ساتھ connect کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین : کوئی اور سوال نہیں نیکسٹ کو ٹیچن 85 عالم علی لالیکا

صاحب۔

سید فصیح اقبال : سوال نمبر 85۔

85. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present stage of the expansion work of Cantt: Telephone exchange, Rawalpindi;

(b) the areas where underground telephone cables were laid for expansion of Exchange;

(c) the total lines available in different areas and number of applications pending against each of them, and the time by which these will be installed; and

(d) the number of telephone connections provided from the said Exchange from January to July, 1991, indicating also names and addresses of the subscribers?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) 10,000 Telephone lines are to be added in Rawalpindi Cantt. Exchange under the proposed BLT Programme. Proposed schedule of completion of this work in March 1993.

(b) The list of areas where under-ground cable was laid for expansion of Cantt. exchange is placed on the table of the House.

(c) (i) If the BLT scheme is finalised then the total available lines are likely to become 15312 by end March, 1993.

(ii) No. of pending applications is about 8,252.

(d) 2268 telephone connections have been provided. List indicating names and addresses of the subscribers is placed on the table of the House.

(List have been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین : توپلیمنٹری۔ اگلا سوال نمبر 88۔

سید فصیح اقبال : سوال نمبر 88۔

88. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which the repairs of Radio Linked VHF P.C.O. of village Pahari Katti Khel (Tehsil and District Nowshera) will be completed?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: V.H.F. Radio Set installed at village Pahari Katti Khel, Tehsil and District Nowshera has been sent for repair and necessary modification to the local agent at Karachi. As soon as the set is received after repairs/modification the PCO will be made operational. Efforts are being made to effect the repairs as early

as possible. The set will start functioning from tomorrow according to GM NTR.

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری - نو سپلیمنٹری نیسٹ 89-
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 89-

89. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephone connections provided on priority basis to the overseas Pakistanis, doctors and income tax payers from the Telephone Exchange, Small Industries Estate, Sialkot, during the last two years indicating also names and addresses of those subscribers; and

(b) whether a proper scrutiny of the documents of the above persons was made by the department at the time of installation of these connections if not its reasons?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoui: (a) Nil.

(b) Since no telephone connection was given, therefore, this question is not applicable.

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری - نو سپلیمنٹری نیسٹ از 92 مولانا سمیع الحق صاحب -
ملک فرید اللہ خان : سوال نمبر 92-

92. *Maulana Sami-ul-Haq: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephone connections sanctioned by the Minister himself in Federal B. Area, Karachi since December, 1990 indicating also the name, address, registration number, and date of application in each case; and

(b) the names of applicants whom connection have not been provided so far, and the proposed date by which the connection shall be provided in each case?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoui: (a) the number of telephone connections sanctioned by Minister for (Comm) in Federal 'B' Area

since Dec. 1990 till now F 858 List indicating name, address, registration number and date of application in each case is placed on the table of the House.

(b) the list of names of the applicants to whom connections have not yet been provided, is placed on the table of the House.

The proposed date, by which the connection is likely to be provided, is 31st December, 1992.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری - نو سپلیمنٹری ٹیکسٹ 93 عبد الرحیم خان صاحب -
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 93 -

93. ***Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that F.W.O. signed an agreement with the National High Way Authority (N.H.B.) in 1989 for the construction Zhob-Maghulkot highway (N-50);

(b) the length of highway to be constructed by F.W.O. indicating the stipulated period of completion and the estimated cost; payment made to F.W.O. till now and the amount to be paid;

(c) whether it is a fact that till August 1991 the said highway was constructed only from Zhob to Dahansar and no work done on the 16 K.M. length from Dahansar to Maghulkot, if so its reasons;

(d) whether it is a fact that the said portion *i.e.* from Dahansar to Maghulkot (16 K.M.) is the most significant;

(e) whether it is a fact, that the F.W.O. has stopped work on bridges and the stretch from Dahansar to Maghulkot; and

(f) the steps being taken for the construction of bridges and the remaining portion of highway by F.W.O.?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Yes.

(b) Length of highway to be constructed is 79 km. Period of construction is 3 years. Original estimated cost is Rs. 274 million. Already paid Rs. 184 million Rs. 90 million is yet to be paid.

(c) 65 km section of the highway from Zhob to Dhansar has already been completed. Work on remaining 14 km is to start during the current financial year.

(d) Yes, the last 14 km stretch passed through difficult Gorge area. A half gallery cut is proposed in a stretch of about 5 km.

(e) Construction of bridges is not included in the contract of F.W.O. Work on Dhansar Mughalkot section is to start during the current financial year.

(f) Since funds have been allocated during the current financial year, the work on Gorge portion of 14 km and the bridges will start soon.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید فصیح اقبال : سپلیمنٹری۔ سراسر میں وزیر موصوف بتائیں گے دھنسا روڈ بھی strategically فرنیئر اور بلوچستان کو ملانے کے سلسلے میں بڑی اہم روڈ ہے تو اس سلسلے میں بتائیں کہ کتنا portion رہ گیا ہے انہوں نے 16 کلومیٹر بتایا ہے تو یہ پانچ سات سال سے منصوبہ چل رہا ہے پہلے یہ صوبائی حکومت نے منصوبہ لیا تھا اب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے تو اس سلسلے میں بتائیں کہ 16 کلومیٹر بڑا سال پورشن ہے جو ابھی پکا نہیں ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ اس کی پیروی کیا کر رہے ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! اس کا جواب تو میں پہلے دے چکا ہوں کہ پہلے اس کو 83 کلومیٹر ڈیزائن کیا گیا پھر نیشنل ہائی وے نے اس کو re-aligned کیا تو یہ 79 کلومیٹر رہ گیا اس میں 60 کلومیٹر پہلے ہی تیار ہو چکا ہے یہ جو 16 کلومیٹر کی بات کر رہے ہیں یہ حقیقت میں 19 کلومیٹر ہے اور وہ حصہ رہ گیا ہے جہاں پر ایک gorge ہے جہاں پر کام ذرا مشکل ہے اور وہ فرنیئر آرگنائزیشن کر رہا ہے اس کے لئے تھوڑا وقت لگے گا اور جیسے میں انہیں یقین دلایا ہے.....

جناب چیئرمین : کام شروع ہو چکا ہے۔

سید فصیح اقبال: وزیر موصوف نے صحیح فرمایا لیکن یہ اتنا بھی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ جب انہوں نے کے کے جیسی اتنی زبردست عالمی روڈ کو بنایا ہے۔ جس میں پل بھی ہیں بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ آپ کے پاس فنڈز نہیں تھے ورنہ ایف ڈیپلو او کے لئے برج اتنے مشکل تو نہیں تھے۔

جناب چیئرمین: مشکل نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ کر لیں گے۔ بہر حال کام شروع ہو چکا ہے کرنٹ فنانشل ایئر میں لکھا ہے کہ کام شروع ہو چکا ہے۔

سید فصیح اقبال: آپ بھی پوری مدد کر رہے ہیں۔
جناب محمد اعظم خان ہوتی: نہیں نہیں میں جواب دے دیتا ہوں میں پوری تیاری رکھتا ہوں میرا ڈیپارٹمنٹ ہے میں ایک ایک چیز سے واقف ہوں میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ فرنٹیر ورکس آرگنائزیشن ایسا ادارہ ہے جو پہاڑی علاقوں اور دشوار گزار علاقوں میں سڑکیں بنانے میں ماہر ہے جیسے contract ہائی وے اور سکرو کی طرف راستہ گیا ہے یہ انہوں نے بنایا ہے اور ان سے بھی اس لئے کیا گیا تھا کہ یہ عام ٹھیکیدار کے بس کا کام نہیں تھا کیونکہ اس کے لئے ایک خاص قسم کی مشینری چاہئے اور پہاڑی علاقوں میں کنگ کی ضرورت پڑتی ہے فرنٹیر ورکس آرگنائزیشن چونکہ اس میں مہارت رکھتا ہے اور ان کے پاس پورا سامان ہے اس لئے یہ ان کو دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ نیکسٹ کوئسٹین 94 عالم علی لالی کا صاحب۔

سید فصیح اقبال: سوال نمبر 94۔

94. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephone connections sanctioned by him for New Miana Pura, Eastern and Pak Pura, Sialkot from March to July 1991; and

(b) the number of connections provided so far and the time by which each of the remaining telephone connection will be provided?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti: (a) Telephone connections sanctioned by Minister for Communications for New Miana Pura from 3/91 to 7/9-3.

Telephone connection sanctioned by Minister for Communications for Pak Pura from 3/91 to 7/91-1.

(b) Two telephone connections have been installed and for the remaining two, Demand Notes have been issued as of 4-9-91. As soon as the demand is deposited, the telephone will be provided.

جناب چیئر مین : نو سپلیمنٹری - نیکیٹ سہراب خان کھوسو صاحب 95-
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 95

95. *Mir Sohrab Khan Khoso: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephone connections sanctioned by him for Madina Colony, Mian Akram Park Road New Shad Bagh, Lahore from July 1990 to July, 1991; and

(b) the reasons for not providing the connection, sanctioned by the Minister against registration No. LMS 11483 in the name of Chaudhary Manzoor Ahmad, House No. 25 St. No. 3, Madina Colony, Main Akram Park Road, New Shad Bagh, Lahore, indicating also the time by which it will be provided?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Nil.

(b) No cable pair is available in the concerned area and the exchange is also fully loaded.

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری - نیکیٹ 96 ڈاکٹر محمد ریحان صاحب -
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 96-

96. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. Faqir Muhammad application No 17080 dated 25-3-1990 has not so far been given a telephone connection from Telephone Exchange Jamrud Road, Peshawar; and

(b) whether any person, who had applied later than Mr. Faqir Muhammad, has been given the telephone connection and if so, its reasons?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Yes.

(b) No application in the same priority category has been given connection earlier than the applicant.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری - نو سپلیمنٹری 97 ڈاکٹر ریحان صاحب -
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 97 -

97. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Communications be pleased to state as whether it is a fact that the Haro Bridge on G.T. Road (District Attock) is in an extremely dangerous condition? If so, whether the government has plan to build a new bridge to replace the old one?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (i) Yes, the deck of the Haro bridge is worn out at many places.

(ii) Yes; the work has already been awarded for construction of a new four lane bridge.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری - نو سپلیمنٹری - نیکسٹ کوشین 98 ملک
محمد حیات صاحب -
سید فصیح اقبال : سوال نمبر 98 -

98. ***Malik Muhammad Hayyat:** Will the Minister for Communications be pleased to refer to Starred Question No. 24 replied on 20th February, 1990 and state:

(a) the failure to establish auto-telephone exchange in Rewat; and

(b) the time by which it will be establish?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) No failure has occurred.

(b) Since constructing a fully air-conditioned building for the auto-exchange is likely to take some time, a container exchange will hopefully be installed by end 1991-92 i.e. June, 1992 as an interim measure.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید فصیح اقبال : سپلیمنٹری یہ ہے۔

The failure to establish an auto-telephone exchange in Rewat.

اور اس کا جواب یہ ہے کہ جون 91ء تک بنا رہے ہیں اس سلسلے میں پہلے بھی منسٹر صاحب نے اسی سوال کے جواب میں ہاؤس میں فرمایا تھا کہ یہ 91ء میں مکمل ہو گا اسی فنانشل ایئر میں جو گزر گیا ہے لیکن اس میں نیکسٹ فنانشل ایئر لکھا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! یہ کہا گیا تھا چونکہ ائر کنڈیشن بلڈنگ بنانے میں وقت لگتا ہے یہ کہا گیا تھا کہ 91ء تک کنٹینر ایکسیج مہیا کر دیا جائے گا اور 92ء تک جب بلڈنگ تیار ہو جائے گی تو پھر اس کو اس بلڈنگ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال : کیا تمام آٹو ایکسیج ائر کنڈیشن ہوتے ہیں یا صرف یہی ائر کنڈیشن عمارت ہوگی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! کوشش کی جاتی ہے جتنا بھی نیا ڈیجیٹل سسٹم آ رہا ہے اس کے لئے خاص نمبر پر کی ضرورت ہوتی ہے اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ ائر کنڈیشنڈ ہو۔

جناب چیئرمین : اگر ائر کنڈیشنڈ نہ ہو تو پھر اس میں نقص آ جاتا ہے۔

سید فصیح اقبال : پھر روات کے لئے کوئی خاص چیز نہیں ہے ساری عمارتیں ائر کنڈیشنڈ۔

جناب چیئرمین : اسی لئے تو نقص آتے ہیں۔ اسی لئے تو ٹیلی فون سسٹم میں آپ خرابیاں دیکھتے ہیں۔ نیکسٹ کوئٹین 1ء11 اخوانزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : سوال نمبر 101۔

101. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Communications be pleased to state the total number of telephone connections given from the telephone exchange, Small Industries Estate, Sialkot during the last one year indicating the name, address, registration number and date of application of each subscriber?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti: (i) During last one year 2547 new telephone connections have been provided from Small Industries Estate Exchange Sialkot.

(ii) Details with name, address, registration numbers and date of application is placed on the table of the House.

(Lists have been placed in the Senate library).

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری نیکیسٹ 102 اخو نزادہ بہرہ ور سعید

صاحب۔

سوال نمبر 102۔ اخو نزادہ بہرہ ور سعید۔

102. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of STD and Non-STD telephones installed both in the office and residences of the DE and SDOs Incharge of telephone exchange, Small Industries Estate, Sialkot, alongwith the month-wise bill of each of these telephone during the last two years?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (i) Telephones installed for D.E. (Phones),

Sialkot

Office-84100-STD

Res.-84300-STD

(ii) Telephones installed for:—

(a) A.D.E. (Phones) (Site), Sialkot:

Office-67575—Non-STD

Res.-88355—Non-STD

(b) A.E. (Phones), Sialkot.

Office-67188—Non-STD

Res.-52727—Non-STD

(iii) Month-wise billing statement of the above telephones for the last two years is placed on the table of the House.

STATEMENT SHOWING BILLING TELEPHONE NO. 67575
AND 88355 OF A.D.E. (PHONES) SITE SIALKOT

Bill Month	Amount	Telephone No. 67575 (office) Non-STD	Amount
June 89	415	July 90	313
July 89	207	August 90	308
August 89	220	September 90	498
September 89	266	October 90	524
October 89	457	November 90	366
November 89	363	December 90	622
December 89	670	January 91	344
January 90	218	February 91	440
February 90	130	March 91	620
March 90	131	April 91	1697
April 90	233	May 91	444
May 90	418	June 91	1099
June 90	420		

TELEPHONE NO. 88355 (RESIDENCE) NON-STD

June 89	1104	June 90	114
July 89	3639	July 90	135
August 89	1005	August 90	387
September 89	1005	September 90	299
October 89	586	October 90	393
November 89	963	November 90	469
December 89	350	December 90	545
January 90	567	January 91	608
February 90	197	February 91	626
March 90	289	March 91	772
April 90	93	April 91	831
May 90	48	May 91	803
		June 91	724

STATEMENT SHOWING BILLING TELEPHONE NO. 67188
AND 52727 (OFF) AND INSTALLED FOR A.E.P.
(SITE)-II SIALKOT

TELEPHONE NO. 67188 (OFFICE) NON-STD:

Bill Month	Amount
July, 91	734 (First Bill)

TELEPHONE NO. 52727 (RESIDENCE) NON-STD:

July, 91 560 (First Bill)

STATEMENT SHOWING BILLING ON TELEPHONE NO.
84100 (OFFICE) AND 84300 (RESIDENCE) OF D.E.
PHONES SIALKOT FROM JUNE 1989 TO JUNE 1991
TELEPHONE No. 84300 (RESIDENCE) STD.

Bill Month	Amount	Bill Month	Amount
August 89	10616	January 91	9055
September 89	9265	February 91	10452
October 89	6588	March 91	9820
November 89	6965	April 91	10741
December 89	7166	May 91	12387
January 90	14084	June 91	12387
February 90	12203		
March 90	9552		
April 90	12233		
May 90	10989		
June 90	8622		
July 90	7402		
August 90	8456		
September 90	8562		
October 90	8067		
November 90	7996		
December 90	6349		
Telephone No. 84300 (Residence) STD.			
August 89	6945	January 91	5182
September 89	11547	February 91	12745
October 89	8407	March 91	18134
November 89	9585	April 91	17160
December 89	12592	May 91	17078
January 90	6656	June 91	18011
February 90	11212		
March 90	10523		
April 90	7735		
May 90	16041		
June 90	15303		
July 90	13958		
August 90	18079		
September 90	13797		
October 90	12504		
November 90	15941		
December 90	12670		

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

حافظ حسین احمد : سراسر میں ٹیلی فون نمبر 88355 جو وہاں کے اے ڈی ای صاحب کے گھر کا ہے اس کا مئی 90ء میں گھر کے ٹیلی فون کابل 48 روپے آیا ہے تو اس ماہ کابل کس آدمی کے کھاتے میں ڈالا گیا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا! محکمے کے جتنے بھی ٹیلی فون ہوتے ہیں متعلقہ آفیسران کے وہ سروسز ٹیلی فون ہوتے ہیں ان کی جو بلنگ ہوتی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے ذمے آتی ہے ویسے انکا جو سوال ہے میں سوچ رہا تھا کہ یہ بنیادی مقصد بیان کریں گے وہ یہ ہے کہ ان ملازمین اور آفیسران کے اتنے بل کیوں آتے ہیں؟ اگر وہ انیکسٹر میں آپ دیکھیں تو ہر مہینے کوئی دس ہزار سے زیادہ ہی بل ہیں گھروں کے اور دفتر کے بھی office کا تو سمجھ میں آتا ہے۔ سرکاری کام سے ٹیلی فون کرتے ہوں گے لیکن گھروں کا سمجھ میں نہیں آتا۔

جناب چیئرمین : بہر حال کوئی سوال پوچھے گا تو آپ بتائیں گے۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ یہ کس بل میں ڈالا جائے گا۔
حافظ حسین احمد : وہ سمجھ میں نہیں آتا کہ گھر کے ٹیلی فون کا 48 روپے سمجھ میں نہیں آتا۔

جناب چیئرمین : آپ کے خیال میں یہ کم ہے۔
حافظ حسین احمد : 48 روپے گھر کے ٹیلی فون کابل یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آیا وہ شادی شدہ ہیں پاؤہ چھڑے رہتے ہیں۔
جناب چیئرمین : یہ کہاں پر ہے۔
جناب محمد اعظم خان ہوتی : تو کیا ٹیلی فون صرف بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ یہ اچھی چیز ہے۔ کم بل آئے۔

جناب چیئرمین : یہ نان ایس ٹی ڈی ہے اور یہ گرمی کے دن ہیں میرے خیال میں چھٹی پر گئے ہوں گے۔ نیکسٹ کو ٹیچن 103 اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔
جناب اخونزادہ بہرہ سعید۔

103. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of Primary Schools and the teachers employed therein indicating those place in the selection grade since 1st January, 1989; and

(b) the reasons for not promoting TUGT teachers, although so qualified, since 1st July 1990 indicating also the time by which they would be given selection grade?

Syed Fakhar Imam: (a) There are 110 Primary Schools, wherein 1098 teachers are employed, 230 out of them have been placed in selection grade since 1-1-89 and thereafter.

(b) 104 TUGTs have since been promoted; 32 on 1-4-89, 37 on 31-5-90, and 35 on 27-5-91. The next lot of promotion cases is being processed and is expected to be finalized by 31-10-91. Selection grade would also be given to them by that date.

جناب چیئرمین : جی جناب فرمائیے۔

سید فصیح اقبال : یہ جولائی کا صاحب نے ڈیمانڈ نوٹ کے سلسلے میں پوچھا ہے میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ سیالکوٹ میں اتنا Demand Notes کا File up ہوا ہے، کیونکہ کچھ period ہوتا ہے، جب کسی کو ڈیمانڈ نوٹ جاری ہوتا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ within ten fifteen days ٹیلیفون لگ جائیں گے لیکن جوابات سے محسوس ہوتا ہے کہ چھ ماہ لگ جائیں گے۔ 1989 اور 1990 کے cases بھی پڑے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں وزیر صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ ڈیمانڈ نوٹ کے بعد دیر ہوتی ہے۔

سید فصیح اقبال : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : میں آپ کو اپنا قصہ سناتا ہوں کہ جب میں نے کافی عرصہ پہلے ٹیلیفون لگوایا تھا تو اس کے لئے بڑی کوشش سے ٹیلیفون کی کیبل لائی، ٹیلیفون لگ گیا۔ میز پر رکھ دیا گیا، اس کے بعد 10 دن گزر گئے، 15 دن گزر گئے مگر ٹیلیفون کام نہیں کر رہا ہے تو میں نے پھر آخر ان کو بلا کر پوچھا کہ بھائی، بڑی دیر ہو گئی ہے کیا وجہ ہے کہ ٹیلیفون آن۔

نہیں ہوا ہے اور یہ فون کام نہیں کر رہا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ دیکھیں جی، دیر آپ کی طرف سے ہے، ہماری طرف سے کوئی دیر نہیں ہے۔

اخونزادہ بہرور سعید: I have so many complaints جناب چیئرمین: یہ بہت پرانی بات ہے۔ 20 سال پرانی بات ہے آج کی بات نہیں ہے۔ جی بہرور سعید صاحب۔

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: I have received so many complaints from my friends whom I had allotted a telephone connection that they have not been so far given the telephone connection even after the expiry of about 6 to 7 months; May I ask the Minister as to why this is happening?

جناب چیئرمین: جی، جناب وزیر صاحب۔

Syed Fakhar Imam: I did not get his question, Sir.

سید فصیح اقبال: جناب پہلے میرا جواب تو دے دیجئے۔ جناب، میرا سوال بڑا specific ہے اور میں نے یہ سوال آپ کے جواب سے نکالا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا اگر یہ 104 اور 106 کو اکٹھا کر کے دیکھ لیں تو اس میں details دی ہوئی ہیں۔ جن دو نمبروں کا انہوں نے ذکر کیا ہے، میں ان کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ ایسے ہوتا ہے کہ ایکسچینج میں جگہ تو ہوتی ہے لیکن بعض اوقات incomplete Net work ہوتا ہے جیسے آپ نے ابھی فرمایا۔ اس network کو بچھانے میں کچھ وقت لگتا ہے اس کے لئے extra cable کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ٹیلیفون کے جو صارفین ہیں یا جو درخواست دینے والے ہیں ان کی معلومات جو ہیں وہ صرف کھبے تک ہوتی ہیں۔ اب کھبے سے آگے کیا ہو رہا ہے، اس بارے میں ان کو کچھ علم نہیں ہوتا ہے۔ وہ تو وہی لوگ جانتے ہیں جو اس کو ڈیل کرتے ہیں۔ اگر کسی کنکشن کو کہیں وقت زیادہ لگ جائے تو اس میں کوئی اور بات نہیں ہوتی ہے بلکہ جو network ہوتا ہے کمیونی کیشن کا اس علاقہ میں نہیں ہوتا ہے لہذا اس پر تھوڑا سا وقت لگتا ہے۔ اور جو واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا ہے۔

جناب چیئرمین: جو میرے ساتھ پیش آیا ہے..... یہ بہت پرانی بات ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: اگر آپ حکم دیں تو میں ابھی تحقیقات کا حکم دے دیتا

جناب چیئرمین : یہ بہت پرانی بات ہے۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب والا آپ سے ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔

حافظ حسین احمد : تو پھر آپ نے کیا کیا۔

جناب چیئرمین : جی۔

حافظ حسین احمد : آپ سے ضمنی سوال ہے کہ پھر آپ نے کیا کیا۔

جناب چیئرمین : پھر میں نے کہا کہ دیر ہوتی ہے تو ہوتی رہے، کیا کریں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا، اس کے بارے میں وہ مجھے بتائیں گے۔

جناب چیئرمین : بالآخر وہ بھی تنگ آ جاتے ہیں۔

اخونزادہ برہہ ور سعید : پھر جناب دیر کیوں ہو رہی ہے، میں specific example

دیتا ہوں۔ راولپنڈی سے بشیر احمد خالد صاحب کا یہ ایک خط ہے جو میرے پاس ہے کہ باوجود تمام کوششوں کے مجھے ابھی تک ٹیلیفون نہیں ملا۔ یہ راولپنڈی کا کیس ہے نام بشیر احمد خالد ہے، اس کا گھر کا نمبر ہے 36/403 اور یہ راولپنڈی کینٹ میں رہتے ہیں۔ یہ تو جناب میرا ایک solitary کیس ہے۔

جناب چیئرمین : یہ آپ وزیر صاحب کو دے دیں۔

اخونزادہ برہہ ور سعید : میرے پاس خط ہے، یہ خط میں ان کو بھیج رہا ہوں، جو کچھ وہ کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا میں جواب دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب والا، آج کل جتنی ٹیلیفون کی ضرورت بڑھ رہی ہے اور یہ بڑھنی بھی چاہئے، اور جس رفتار سے لوگ ٹیلیفون ڈیمانڈ کر رہے ہیں، موجودہ ایکسیچینجر جتنے بھی ہیں اور خاص طور پر بڑے شہروں میں، وہ totally choked ہیں اور وہ overloaded ہیں۔

بھی یہ ہونا چاہئے کہ 95 فیصدی سے زیادہ کوئی بھی ایکسیچینجر over-load نہ ہو لیکن انہی مجبوریوں کے تحت جیسے کہ معزز سینیٹرز صاحبان نے فرمایا ہے وہ بقایا 5 فیصد ٹیلیفون بھی دینے پڑتے ہیں اور حالت بھی یہاں تک آ جاتی ہے کہ ایکسیچینجر 99ء9 تک پہنچ جاتے ہیں، ان میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ اب جناب ہوتا یہ ہے کہ لوگ

ایکسٹنشن کا انتظار تو کرتے نہیں ہیں expansion کا یا کوئی دوسرا ایکنجنگ لگ جائے۔ ادھر ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ آپ لگ دیں کہ ٹیلیفون instal کر دیا جائے۔ ہم سمجھاتے ہیں کہ جناب آپ تو سمجھ دار آدمی ہیں، کامن آدمی تو نہیں سمجھتا، انہیں بتاتے ہیں کہ ایکسپینجمنٹ full to capacity ہیں، over loaded ہیں اگر sanction کر بھی دیں تو اس وقت تک ٹیلیفون نہیں لگیں گے جب تک ان کی ایکسٹنشن نہیں ہوگی۔ تو پھر جواب ملتا ہے کہ آپ ہمیں لکھ دیں تاکہ ہماری جان چھوٹ جائے، خواہ فون لگے یا نہ لگے۔ اب اسی طرح اخونزادہ صاحب کا بھی کیس ہو گا۔ وہ بھی ہمارے پاس لائے ہوں گے اور سمجھانے کے باوجود کروالیا ہو گا اور یہ نہیں لگ رہا ہو گا۔ ان کو بھی یہی شکایت ہو گی، یہ بھی لگ جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال - 105

جناب حافظ حسین احمد سوال نمبر 105۔

105. *Maulana Sami-ul-Haq: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether there is any proposal of giving 20% concessional marks to Huffaz-e-Quran at the time of admission in the vocational Institutions; and

(b) if so, when the proposal would be finalized and implemented, indicating also the institutions to which it would apply?

Syed Fakhar Imam: (a) A proposal for award of 20 marks (not 20 per cent) to Huffaz-e-Quran covers all types of institutions.

(b) The case is under process with the concerned agencies and soon will be presented to the National Assembly.

حافظ حسین احمد: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال، حافظ حسین صاحب، جی فرمائیے۔

حافظ حسین احمد: جواب میں کہا گیا ہے کہ ہر طرح کے اداروں کو 20 نمبر دینے کی

رعایت ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا تمام ادارے اس پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ اور اس بارے میں قومی اسمبلی میں مسودہ کب پیش کریں گے۔

سید فخر امام : جناب چیئرمین! ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ تاہم اس کا مسودہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔
جناب چیئرمین : شکریہ۔ جام کرار صاحب۔

Mr. Jam Kararuddin: Will the honourable Minister inform the House as to how much time this process will take?

Syed Fakkar Imam: Mr. Chairman, the honourable Senator is well aware of legislative process as soon as it is passed by the two Houses of the Parliament it will effectively become law.

Mr. Jam Kararuddin: Sir, I want to have approximate time.

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ جب اسمبلی پاس کر دے۔ یہ بات تو اب آپ پڑھیے۔ یہ چیز اسمبلی اور سینٹ کے پاس آئے گی، وہ کہتے ہیں کہ جب یہ پاس کر دیں تو پھر۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Next question No. 106, Khawaja Asif Sahib.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 106۔
حافظ حسین احمد : سوال نمبر 106 (سوال نمبر 106 طبع شدہ جناب خواجہ محمد آصف کے ایماء پر حافظ حسین احمد نے دریافت کیا اور طبع شدہ جواب۔

Khawaja Mohammad Asif: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) the total capacity and actual number of Telephones installed in Sialkot alongwith the year-wise break-up of pending applications; and
- (b) the expansion programme under consideration if any?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a):

Exchange	Capacity	Working Connections
(i) Central Exchange	7400	7341
(ii) S.I.T.E. Exchange	8000	4810
	15400	12151

Year Wise Pending Applications

Date Upto	Central	Site
30-6-1988	5536	Nil
30-6-1989	7005	43
30-6-1990	8806	455
30-6-1991	11620	1935
30-9-1991	12338	2696

(b) 10,000 lines have been included in BLT programme.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال نہیں ہے اگلا سوال
 پروفیسر خورشید احمد صاحب سوال نمبر 107 -
 سید فصیح اقبال : سوال نمبر 109 -

109. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that on the basis of an international tender, an agreement was formalised with a French firm CIT, a subsidiary of ALCATEL, for transfer of technology and establishment of different digital exchanges in Pakistan;

(b) whether it is also a fact that despite formalisation of all important points, the agreement has not been formally executed; and

(c) the details as to when the negotiations started, when the major points of agreement were arrived at and initialled by the foreign investor and why the agreement has not been signed and work started so far?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti: (a) Yes.

(b & c). The contract for establishment of a company in the Private Sector for the production of digital exchanges in Pakistan was signed between ALCATEL-CIT France and Pakistan T&T (now PTC) on 21st Feb. 1990. The contract provided that an order of 80,000 ELOB exchange lines would be placed on Alcatel France. The contract

for these lines has been signed on 29th Nov. 1990 and the implementation is in advance stage. There was another option in the contract that PTC may participate in the equity of the company to the extent of 10% if so desired. PTC Board has recently decided to participate in the equity of the company to the extent of 10% of which ALCATEL Pakistan has been informed.

2. For the purpose of establishment of a Manufacturing Plant in Islamabad, M/s ALCATEL-CIT approached CDA to allot a plot of land in the Industrial Area in Islamabad. A letter of recommendation from the Ministry of Communications was also issued to CDA. The land has since been allotted by CDA but the factory construction has not been started.

3. In pursuance of the main agreement, a supplementary agreement called Bulk Supply Agreement is now to be concluded with the firm. The terms of the agreement have been agreed, in principle and a mutually agreed draft will be signed by the end of November, 1991.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال.....جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! وزیر صاحب نے جو جواب دیا وہ تو درست ہے۔ لیکن اس میں جو delay ہوئی ہے اور ایک انٹرنیشنل فرم پر اتنا غلط تاثر ہوا ہے کیونکہ جو چیزیں ایک میٹنگ میں ہو سکتی ہیں اس کے لئے ہماری حکومت بار بار meetings کرتی ہے جس سے انٹرنیشنل image بڑا خراب ہوا ہے and it is one of the biggest firm in the world

اور ان کے ساتھ جب طے ہو گیا تھا اور پھر چھوٹی موٹی tempo of Procedural delay سے pace of development خراب ہو جاتا ہے تو منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ this is the final date of November, 91 for getting agreement.

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب عالی! اس میں letter of intent ہو چکا ہے اور delay جو ہے وہ finance agreement تھی اسی لئے جب وہ بل یہاں زیر غور تھا یہی درخواست میں نے اس پر بھی کی تھی کہ اس کارپوریشن بننے دیں تاکہ یہ تکلفات سے بچ جائے اور تیزی سے کام ہو سکے۔ بہر حال اس کا letter of intent ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب یہ جزیب میں کہا گیا کہ کراچی حیدر آباد اور کوسٹ میں بیاسی ہزار لائیں نصب کرنے کی تجویز ہے تو اس میں کوسٹ میں کتنی نصب ہوں گی۔

جناب اعظم خان ہوتی : جناب والا ویسے تو all over Pakistan میں کوئی 12 لاکھ نیوکشن دئے جارہے ہیں اگر یہ کوئٹہ کے لئے specific جاننا چاہتے ہیں تو فریش نوٹس دیں تو ضرور ان کو معلومات فراہم کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی میرا خیال ہے کہ سوال نمبر 110 کے بارے میں پوچھ رہے ہیں چلیں سوال نمبر 110۔
جناب اعظم خان ہوتی : میں نے تو جواب دے دیا ہے۔

110. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in response to a tender issued by the PTC on 1-1-91 for 500,000 lines of exchanges, the French Company ALCATEL gave the lowest bid for 182,000 lines involving US \$186 millions investment in the country; and

(b) whether it is also a fact that the agreement has not been executed so far if so its reasons indicating also the other details of the said agreement?

Mr. Ghulam Muftaza Khan Jatoi: (a) Yes. The price, which was agreed in negotiations following opening of tender, is 186.186 million US\$.

(b) A letter of Intent was issued to M/s ALCATEL-CIT France on 6th August, 1991 to sign an agreement with PTC for installation of 182,000 lines in Karachi, Hyderabad and Quetta. ALCATEL are responsible for arranging finances for the same Project. Agreements are therefore, to be concluded between PTC, ALCATEL and the financing Agencies.

2. For Financing agreement, ALCATEL or /and their bankers have not yet submitted their draft inspite of repeated request. Agreements of this magnitude necessarily take time to negotiate and the time spent so far is not unusual. Contract negotiations are in progress with the firm on the commercial part of the contract. These include *inter alia*, the scope of work, date of delivery, terms of payments Bank guarantees for advance payments, and performance risk.

سید فصیح اقبال بیوال نمبر 110-
 جناب چیئرمین : اور کوئی ضمنی سوال نمبر 110 کے بارے میں؟
 سید فصیح اقبال : یہ تو جواب آگیا ہے بڑا تسلی بخش ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 111, Malik Muhammad Hayat.

Syed Fasieh Iqbal: Question No. 110.

Mr. Chairman: Next question No. 111, Malik Muhammad Hayat.

111. ***Malik Muhammad Hayat:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in a newly established Higher Secondary School for Girls in Rawat, District Islamabad, the classes have been started during the current year, if so whether the required number of staff/teachers have been posted in it, if not, the reasons thereof and the time by which it will be done; and

(b) whether it is also a fact that no lady teacher of mathematics for matric classes in the said school has been posted, if so, the time by which it will be done?

Syed Fakhar Imam: (a) Yes, the classes have been started and are being taught by senior qualified teachers as an interim arrangement due to embargo on fresh recruitments.

(b) No. The concerned TGT taking maths class was on Maternity leave and has joined.

Mr. Chairman: Supplementary questions.

Syed Iqbal Haider: May I ask through you from the honourable Minister concerned that though they have said that the classes have started but according to my information there are no teachers for the class 11 and 12 that is one.

Secondly, there is no teacher to teach mathematics to students of 9th and 10th classes.

Syed Fakhar Imam: Mr. Chairman! the Federal Government Secondary School at Rewat was upgraded and due to the ban no new recruitment could take place. According to the information I was given

by my Ministry that temporary arrangement was made for the students to be taught by qualified teachers for the said purposes about which my honourable colleague is saying that according to his information there are no teachers. In fact, as far as, the concerned TGT taking Maths class, apparently, she has rejoined on 3-11-1991 after maternity leave.

Syed Iqbal Haider: Sir, that is one teacher that she has definitely rejoined but still there are no teachers for class 11 and 12. I am not talking of one teacher who mas on maternity leave but I am talking that there are no teachers at all for any subject in class 11 and 12.

Syed Fakhar Imam: I said that temporary arrangements have been made because the recruitment ban stands.

Syed Iqbal Haider: Please verify it.

Syed Fakhar Imam: Certainly I will verify it, and let you know.

Mr. Chairman : Thank you. Next question No. 201, Manzoor Gichki.

جناب منظور احمد گچکی : سوال نمبر 201-

201. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the total number of officers in Grade 16 in the Federal Government, indicating the number of such officers from Balochistan indicating their names and addresses?

Mr. Mohammad Asad Ali Khan Junejo: (i) Total number of officers in BPS-16 working in the Federal Government is 7,389.

(ii) The number of officers in BPS-16 belonging to Balochistan is 162. A statement indicating the names and addresses of such officers is annexed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین : ضمنی سوال-

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 7389 ملازمین ہیں اور بلوچستان سے 162 ہیں۔ اب اس کا پوچھنا بیکار ہے کیونکہ وہی اس کی بات ہو گی جی کہ.....

جناب چیئرمین : نہیں کتنا ratio آ رہا ہے ؟

جناب منظور احمد گجکی : بہت کم آرہا ہے جی۔

جناب چیئرمین : کتنا ہے ؟

جناب منظور احمد گجکی : اس میں 7389 سے ہمارا یہ تقریباً اگر اس پوائنٹ سے بھی دیکھیں تو کوئی 210 یا 215 آتے ہیں۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب کیا کوئی ratio work out کیا ہوا ہے ؟

چوہدری نعیم حسین چھٹہ : قواعد کے مطابق بلوچستان کا کوٹہ 3۶5 بنتا ہے لیکن انہوں نے گریڈ - 1۶ کا پوچھا ہے۔ اس کے متعلق ہم نے بار بار متعلقہ صوبے کو لکھا ہے کہ اس deficiency کو make-up کریں لیکن چونکہ چھوٹے گریڈ والے اسلام آباد آکر سروس کرنا ان کے لئے کوئی attractive بھی نہیں ہوتا تو لہذا اس وقت بلوچستان کے فیڈرل ملازمین % 2۹ ہیں۔

سید فصیح اقبال : جناب وزیر صاحب نے کہا ہے لیکن یہ کہ لوگ یہاں چپڑاسی کی

پوسٹ کے لئے بھی آنے کو تیار ہیں۔ Provided they should be given the quota.

Sixteen grade is fairly an officer's grade. آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بلوچستان کے لوگ تو 18، 11، 12 اور 13 میں آنے کے لئے تیار ہیں آپ بتائیے اور اس کمیٹی میں ہم لوگوں کو ممبر بنائیے ناں آپ تو اپنے کام routine bureaucracy سے کر رہے ہیں تو اس میں جناب یہ غلط ہے اور میں وزیر صاحب سے اتفاق نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ بلوچستان کے لوگ available ہیں اور آنے

کو تیار ہیں لیکن کوئی پروسیس ایسا ہوتا کہ.....

سید فصیح اقبال : جی ہاں ان کے لئے آپ کوئی انیٹو نہیں دے رہے آپ ظلم

کر رہے ہیں۔ so I am sure if you involve members of Parliament when ever there is a detail by the government or you feel there is a

difficulty. تو شاید یہ مسئلہ حل ہو جائے

جی اگلا سوال نمبر 216 منظور احمد گجکی صاحب۔

216. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state

whether the Government has any plan to send persons to Libya and other countries for employment during 1991-92; if so its number, also indicating the number of persons likely to be recruited from Balochistan and its procedure?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: The government is exporting manpower to Libya and other countries in accordance with the Emigration Ordinance, 1979 and the rules made thereunder. The export would depend upon demand and no number can be fixed. The foreign employer makes the selection and therefore no quota is fixed for any Province.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سید برکات احمد شاہ: جناب جو چنگی صاحب نے سوال کیا ہے کہ خصوصی طور پر لیبیا کو mention کیا ہے اور لیبیا کی پوزیشن جہاں تک مجھے علم ہے کہ پچھلے چند سالوں سے اس کے لئے بھرتی بند کر دی گئی ہے for certain reasons پچھلے دنوں یہاں جو ہماری سب کمیٹیوں کی میٹنگز ہوتی رہی ہیں اس میں منسٹر صاحب نے دو یا تین دفعہ یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ within next one month or six week. یہ سوال ہے اسکو decide کر کے لیبیا کے لئے بھرتی کھول دی جائے گی یہ تین چار مہینوں سے انہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے تو میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کی کیا پوزیشن ہے اور لیبیا کے لئے بھرتی کب تک کھول دی جائے گی؟

میاں محمد زمان: سر! یہ درست ہے کہ 1982ء میں ایک صدارتی حکم کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر میں لیبیا کے لئے مین پاور کی ایکسپورٹ پر پابندی لگا دی گئی تھی لیکن پبلک سیکٹر میں اور سبز پاکستانی فاؤنڈیشن کے ذریعہ سے لوگ لیبیا جاتے رہے ہیں اور اب اس وقت سمری کیمپنٹ کے زیر غور ہے اور میرا خیال ہے کہ بہت جلد اس پر فیصلہ ہو جائے گا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اس کو آزادی کی اجازت دے دی جائے.....

سید فصیح اقبال: ضمنی سوال جناب! یہ وزیر موصوف کا جواب بالکل درست لگتا ہے کیونکہ یہ سینٹ کمیٹی میں بھی بات آئی تھی لیکن سوال یہ ہے کہ جب اس میں یہ اجازت مل جائے گی تو بلوچستان کے لوگ بھی رکھے جائیں گے یا نہیں تو پھر proportion نہیں ہوا جب یہ آپ کی منسٹری آئی ہے تو یہ تمام فیڈر میٹنگ یونٹ کو reflect نہیں کرتا تو

بلوچستان کی جو backlog جو ہے اس کا کیا ہوگا؟

میاں محمد زمان : سر اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جہاں تک مین پاور کی ایکسپورٹ کا تعلق ہے اس میں کوئی صوبائی کوٹہ نہیں ہے چونکہ یہ exclusively وہاں کے employees یا ان کی discretion ہے کہ کون سے لوگ لیتے ہیں۔

(مداخلت)

میاں محمد زمان : اس کے لئے کوئی hard and fast rule نہیں ہیں لیکن بلوچستان کے لوگ بھی جارہے ہیں ہمارے پاس اعداد و شمار موجود ہیں کہ بلوچستان کے لوگ بھی جا رہے ہیں ملک کے تمام حصوں کے لوگ جارہے ہیں لیکن قانونی طور پر کوئی کوٹہ نہیں ہے یہ سارے پرائیویٹ طور پر جاتے ہیں۔

اخوانزادہ برہہ ور سعید : ضمنی سوال جناب کے ! شاید یہی جواب مجھے بھی ملے لیکن میں یہ پوچھوں گا کہ ہمارا صوبہ سرحد بالکل ہی نظر انداز ہو رہا ہے بلوچستان ہی بلوچستان ہو رہا ہے اور بھی صوبے بھی ہیں.....

جناب چیئرمین : جی صوبہ سرحد کا بھی سوچیں جی۔

میاں محمد زمان : جناب والا جتنی مین پاور ایکسپورٹ ہوئی اس میں صوبہ سرحد دوسرے نمبر پر ہے جناب والا صوبہ سرحد کے اب تک دو لاکھ سترہ ہزار پانچ سو اٹھانوے آدمی باہر کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ اگلا سوال 217۔

جناب منظور احمد گچکی : سوال نمبر 217۔

217. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the amount allocated for people works programme in Balochistan in the last financial year ending 30-6-1990 the names of the projects and the persons/firms are agencies through these projects were completed with District wise break-up?

Mr. Ghulam Dastgir Khan: An amount of Rs. 120.890 million was allocated for development schemes under People's Programme during 1989-90. District-wise allocation is at Annex-A. No scheme/project was completed under People's Programme in

Balochistan as on 30-6-1990. However 258 development schemes/projects were under execution when Assemblies were dissolved and People's Programme was abandoned. District-wise names of projects are at Annexure-B. All on-going projects were being executed by District Committees. There District Committees were headed by MPAs two by Senators and one by an MNA. Other District Committees were headed by leaders or members of PPP. A list of persons who, being leaders supervised the execution of Projects is at Annexure-C. Work on all on-going schemes is in progress. No on-going scheme has yet been completed by Government of Balochistan.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ People Works Programme میں جیسا کہ میں نے دیکھا اس میں آئی جے آئی کے ممبران بھی ہیں Peoples Works Programme میں جب کہ وہ اس کی مخالفت کر رہے تھے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو expenditures کئے گئے ہیں جبکہ بلوچستان Peoples Works Programme کی طرف سے کوئی بھی Peoples Works Programme چلا ہی نہیں ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ expenditures کئے گئے ہیں اس کو منسٹری نے خود چیک کیا ہے کہ expenditures ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے جبکہ یہ دنیا کو معلوم ہے کہ وہاں کوئی People Works Programme نہیں چلا۔

جناب غلام دستگیر خان : جناب والا! جو بھی پیپلز ورکس پروگرام کا ناجائز استعمال ہوا ہے حالانکہ اکبر بگٹی صاحب نے ان کو ناجائز کام کرنے نہیں دیا لیکن اس کے باوجود بھی وہاں بہت ساری گڑبڑ ہوئی ہے اور کافی کمیسنز ایف آئی اے کے پاس ہیں میرے پاس بھی تفصیل ہے انشاء اللہ جلد از جلد آپ کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

جناب منظور احمد گچکی : یہ انکوآری ایف آئی اے کے ذریعے سے ہو رہی ہے یا کسی اور ذریعے سے۔

جناب غلام دستگیر خان : ہماری منسٹری نے ان کو چیک کر کے ایف آئی اے کو کیس بھجوا دیئے ہیں۔

حافظ حسین احمد : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اب پیپلز ورکس پروگرام کا جو نیا لباس ہے تعمیر وطن پروگرام اس تعمیر وطن پروگرام میں بلوچستان کے سینیٹرز سے کتنی سکیموں کی سفارشات لی گئی ہیں اور اس میں آئی جے آئی کے سینیٹروں کے لئے کیا رقم رکھی گئی ہے اور اپوزیشن کے سینیٹروں کے لئے کیا رقم رکھی گئی ہے۔

جناب غلام دستگیر خان : جی کوئی کوٹہ مخصوص نہیں ہے بہر حال تعمیر وطن پروگرام کے تحت جو سینیٹر حضرات ہیں وہ بھی پچاس پچاس لاکھ کی سکیمیں ہمیں بھیج رہے ہیں دوسری طرف سے سکیمیں آرہی ہیں جہاں کہیں کمی بیشی ہے کہیں دور دراز علاقے ہیں کہیں زیادہ ترقی ہونی ہے تو لازمی بات ہے وہاں زیادہ پیسے دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین : بنیادی رقم وہی ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب والا! انہوں نے غلط جواب دیا ہے مجھے خود چٹھی ملی ہے جو ابھی میرے پاس ہے میں آپ کو دکھاؤں گا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ آپ اپنی سفارشات دے دیں یہ حکومت پاکستان وزارت مقامی حکومت و دیہی ترقی اسلام آباد اس میں کہا گیا تھا کہ آپ یہ پروگرام دے کر یہ نسیم صاحب سیکریٹری وزارت مقامی حکومت و دیہی ترقی وغیرہ لکھا ہوا ہے اس سے جب ہم نے پتہ کیا انہوں نے کہا کہ آپ بلوچستان سے معلوم کریں وہاں سے بھی اور یہاں سے بھی ہم نے معلوم کیا تو پہلے انہوں نے کہا کہ آپ آئی جے آئی کے قاضی حسین احمد ہیں تو آپ کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے میں نے کہا میں بد قسمتی سے حافظ حسین احمد ہوں تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ پچاس لاکھ کی سکیمیں جمع کرادیں کیا وزیر صاحب یہ کہیں گے کہ ہمارے اسی طرح منظور چکی صاحب اور دوسرے جو ہمارے اپوزیشن کے ہیں کہ کیا وہ ایک کروڑ چالیس لاکھ ہمیں بھی دیں گے یا سفارشات کے لئے کہیں گے صرف 50 لاکھ کی۔

جناب غلام دستگیر خان : جناب یہ پیپلز ورکس میں فکس کیا گیا تھا۔

حافظ حسین احمد : میں تعمیر وطن پروگرام کی بات کر رہا ہوں۔

جناب غلام دستگیر خان : ہم نے تو سینیٹر حضرات کو بھی اتنے دیئے ہیں ایم این اے حضرات کو بھی دیئے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک جگہ پر رقم فکس کی جائے

کہیں زیادہ ہے کہیں کم ہے کہیں زیادہ ترقی ہوئی ہے وہاں ہم زیادہ دے رہے ہیں لیکن سینئیر حضرات کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین : لیکن بنیادی پچاس لاکھ دے رہے ہیں۔

جناب غلام دستگیر خان : پیسہ تو جناب کسی کو دیا ہی نہیں گیا پنجاب میں تو پیپلز ورکس پروگرام کے تحت کسی کو ایک دمڑی نہیں دی گئی کسی ایم این اے کو ہمارے اپوزیشن کے جو تھے۔

حافظ حسین احمد : جناب میں کیا پوچھ رہا ہوں وہ اپنا رونا رو رہے ہیں ہم آج کی بات کرتے ہیں پیپلز پروگرام کی بات نہیں اس وقت کی بات کرتے ہیں۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! جو حافظ صاحب نے فرمایا ہے اس کا جواب تو وزیر موصوف دیں گے لیکن میری اطلاع ہے کہ انہوں نے procedural delay ختم کر دیا ہے خود چیئرمین ہیں منسٹر صاحب 15 دن میں میٹنگ بلاتے ہیں اور میرا خیال ہے کچھ ہو گیا ہے لیکن یہ پالیسی کا معاملہ ہے کہ ایک کروڑ دیا ہے یہ مجھے نہیں معلوم لیکن میں پیپلز پروگرام کے لئے یہ کہہ رہا ہوں منسٹر صاحب کی اطلاع کے لئے کہ خواہ کام کسی بھی حکومت نے کیا ہو اگر خراب کیا ہے تو اس کے لئے انہوں نے نشاندہی کر دی تھی وہاں کی صوبائی حکومت کے لئے آپ نے اب تک کیا ایکشن لیا ہے کیوں کہ آپ کو آئے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اور اب تک ہم یہ سوچیں کہ ہم ایف آئی اے سے انکوائری کر رہے ہیں غضب ہے آپ ایف آئی اے سے کیا انکوائری کراتے ہیں جو کام نہیں ہوا اس کی انکوائری صوبائی حکومت نے کر لی تھی بجٹی صاحب کی حکومت نے اس کے لئے ایف آئی اے کا سہارا لینے کی بات کی کیا ضرورت ہے۔

جناب غلام دستگیر خان : بات یہ ہے کہ جہاں گھپلے ہوتے ہیں وہاں ذرا ثبوت ڈھونڈنا مشکل ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ صحیح ثبوت کے ساتھ ہم آپ کے سامنے آئیں تاکہ مجرموں کو سزا ہو سکے۔ that brings us to the end of the question hour

Question hour was over. Remaining question were taken as read.

218. ***Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of complaints received against the S.D.Os and Head Clerk of telephone exchange, Small Industries Estate, Sialkot separately in each case and the action, if any, taken on these complaints?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi : No formal complaint has been received in this office against any S.D.Os and Head Clerk of Telephone Exchange, Small Industries Estate, Sialkot.

219. ***Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of government vehicles provided at Telephone Exchange, Small Industries Estate, Sialkot;

(b) the expenditure incurred on the petrol and maintenance of these vehicles during the last two years; and

(c) the names of the officers/officials using these vehicles?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) One Vehicle. (Nissan Pick up Model 1987).

(b) Maintenance	Rs. 28605.00
Petrol Fuel	Rs. 60250.33

Total:	Rs. 88855.33
--------	--------------

(c) Rao Abdul Raqeeb Khan, Asstt. Divisional Engineer Phone (External)/Site and Mr. Arif Hussain Lineman-Cum-Driver, Site Exchange, Sialkot are using this vehicle for the performance their official duty.

220. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Communications be pleased to state when the Telephone Exchange at Village BADHBER (Tehsil and District Peshawar) will be up-graded to an Auto Exchange?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Its up-gradation to an Auto Exchange is not under consideration at present.

221. ***Dr. Muhammad Rehen:** Will the Minister for Communications be pleased to state the grade-wise number of employees belonging to various provinces and FATA and Northern Areas in Port Qasim Authority.?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Presently 209 Officers in BPS-17 and above are working in Port Qasim Authority whose details are given at Annexure-A

2121 Employees are working in BPS-1 to 16 whose details are enclosed as Annexure-B

Annexure-A

LIST SHOWING GRADE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES (BPS-17 AND ABOVE) BELONGING TO VARIOUS PROVINCES, FATA AND NORTHERN AREAS IN PORT QASIM AUTHORITY

S. No.	BPS	Number of employees	Punjab	Sindh		N.W.F.P.	Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir
				(U)	(R)				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
1.	21	3	—	2	1	—	—	—	—
2.	20	16	4	7	3	2	—	—	—
3.	19	31	6	18	5	1	—	1	—
4.	18	61	9	26	23	—	3	—	—
5.	17	98	15	30	45	3	5	—	—

Annexure-B

GRADE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES IN BPS-16 AND BELOW BELONGING TO VARIOUS PROVINCES, FATA AND NORTHERN AREAS, WORKING IN PORT QASIM AUTHORITY

Basic Scale of Pay	Total Number of Employees	Punjab	Sindh		N.W.F.P.	Baluchistan	Northern Area/FATA	Azad Kashmir
			Urban	Rural				
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	14	3	11	—	—	—	—	—
2.	486	98	234	117	20	5	—	12
3.	179	95	33	32	7	7	1	4
4.	71	35	16	12	4	2	—	2
5.	227	27	65	112	9	9	2	3
6.	212	20	19	136	17	14	2	4
7.	247	23	103	98	11	5	2	5
8.	46	11	9	14	5	3	1	3
9.	107	167	33	52	2	3	—	1
10.	47	12	8	22	3	1	—	1
11.	11	4	1	3	1	1	—	1
12.	121	17	26	69	2	5	—	2
13.	—	—	—	—	—	—	—	—
14.	18	4	11	3	—	—	—	—
15.	323	56	104	135	9	12	3	4
16.	12	5	5	1	1	—	—	—
Total:	2121	426	678	806	91	67	11	42

222. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Telephone Cable laid in Chak No. 4/IRA, District Okara is meant only for 50 connections;

(b) whether it is also a fact that the residents of Chak No. 2/IRA have also submitted applications for telephone connections; and

(c) if so the time by which telephone connections will be given to Chak No. 2/IRA after laying the Cable?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Yes, cable laid in Chak No. 4/IRA: Distt. Okara is of 50 pairs.

(b) Yes, 12 applications have been received.

(c) These telephone cannot be provided because of the distance between the two Chaks.

223. *Transferred to Interior Division.*

224. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Communications be pleased to state the province-wise break-up of the officers employed in grade-16 and above in Pakistan Telecommunications Corporation indicating also the present quota position as against the prescribed provincial/regional quota?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as possible.

225. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Communications be pleased to state the province-wise break-up of the officers in grade-16 and above working in P.N.S.C. indicating also the present quota position as against the prescribed provincial regional quota ?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: The required information is enclosed as Annexure I and II respectively for Ashore Establishment and Afloat Officers of the Corporation.

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION

S. No.	Grade with Pay Scale	Province-wise Break-up of officers	Prescribed Provincial Regional Quota	Present Quota Percentage
1	2	3	4	5
ASHORE EMPLOYEES				
	Officers			
1.	XIII (General Manager) Rs. 63000—350— 9800	Punjab Sindh (Rural) Sindh (Urban) N.W.F.P. Balochistan Azad Kashmir FATA Merit	— — 8 1 — — — —	50% 11.4% 7.6% 11.5% 3.5% 2% 4% 10%
		9		— — 88.89 11.11 — — — —
2.	XII (Manager) Rs. 5300—285—8150	Punjab Sindh (Rural) Sindh (Urban) N.W.F.P. Baluchistan Azad Kashmir FATA Merit	6 3 15 1 — — — —	50% 11.4% 7.5% 11.5% 3.5% 2% 4% 10%
		25		24.00 12.00 60.00 4.00 — — — —
3.	XI (Deputy Manager) Rs. 4530—250—7030	Punjab Sindh (Rural) Sindh (Urban) N.W.F.P. Baluchistan Azad Kashmir FATA Merit	10 8 39 1 — — — —	50% 11.4% 7.6% 11.5% 3.5% 2% 4% 10%
		58		17.24 13.79 67.24 1.73 — — — —
4.	X (Assistant Manager) Rs. 3150—210—6090	Punjab Sindh (Rural) Sindh (Urban) N.W.F.P. Balochistan Azad Kashmir Fata Merit	7 5 48 — 2 — — —	50% 11.4% 7.6% 11.5% 3.5% 2% 4% 10%
		62		11.29 8.06 77.42 — 3.23 — — —

	1	2	3	4	5
5.	IX	Punjab	37	50%	15.16
	(Junior Executive)	Sindh (Rural)	20	11.4%	8.20
		Sindh (Urban)	173	7.6%	70.90
	Rs.2260—170—4300	N.W.F.P.	11	11.5%	4.51
		Balochistan	1	3.5%	0.41
		Azad Kashmir	1	2%	0.41
		FATA	1	4%	0.41
		Merit	—	10%	—
			244		

Annex-II**PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION**

S. No.	Grade	Province-wise Break-up officers	Prescribed Provincial/ Regional Quota	Present Quota Percentage	
1	2	3	4	5	
AFLOAT OFFICERS					
As on 31-10-1991					
1.	Master/Ch. Engineer	Punjab	33	50%	36.66%
	Basic Pay Masters	Sindh (Rural)	01	11.4%	1.12%
	Rs. 10,200—500—	Sindh (Urban)	47	7.6%	52.22%
	14200	N.W.F.P.	07	11.5%	7.77%
	Chief Engineers	Balochistan	02	3.5%	2.23%
	Rs. 10,200—500—	Azad Kashmir	—	2%	—
	1400	FATA	—	44%	—
		Merit	—	10%	—
			90		100%
2.	Chief Officer/2nd Engineer	Punjab	48	50%	44.03%
	Rs. 8,000—400—	Sindh (Rural)	04	11.4%	3.67%
	10,000—500—14,000	Sindh (Urban)	48	7.6%	44.03%
		N.W.F.P.	08	11.5%	7.34%
		Baluchistan	01	3.5%	1.00%
		Azad Kashmir	—	2%	—
		FATA	—	4%	—
		Merit	—	10%	—
			109		100%

1	2	3	4	5	
3.	2nd Officer/Radio	Punjab	80	59%	39.22%
	Officer/3rd Engineer/	Sindh (Rural)	10	11.4%	5.00%
	Elec. Engineer and	Sindh (Urban)	90	7.6%	44.11%
	Medical Officer	N.W.F.P.	17	11.5%	8.33%
	2nd Off./3rd Engineer	Baluchistan	06	3.5%	3.00%
	Rs. 6,200—250—	Azad Kashmir	—	2%	—
	7200—400—11,200	FATA	01	4%	0.50%
	Radio Off/Elect. Eng.	Merit	—	10%	—
	Rs. 4,800—200—7800		204		100%
	Medical Officer				
	Rs. 4,000—200—7000				
4.	3rd Officer/Purser/	Punjab	100	50%	44.24%
	5th and 4th Engineer/	Sindh (Rural)	18	11.4%	7.96%
	Fridge Engineer	Sindh (Urban)	70	7.6%	31.00%
	3rd Off./4th Engineer	N.W.F.P.	28	11.5%	12.39%
	Rs. 4,200—200—5600	Balochistan	05	3.5%	2.21%
	Fridge Engineer	Azad Kashmir	05	2%	2.21%
	Rs. 4,000—200—6000	FATA	—	4%	—
	Purser	Merit	—	10%	—
	Rs. 3,200—175—4950		226		100%

226. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of Pakistanis returned to Pakistan from Iraq and Saudi Arabia due to recent Gulf war; and

(b) the steps taken by the Government to rehabilitate these workers in Pakistan?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) About 826 Pakistanis had got themselves registered with OPF upto February, 1991 a returnees from Iraq due to Gulf War. The returnees from Saudi Arabia were very few in number.—

(b) These returnees are duly covered by steps taken by the Government to facilitate the economic re-settlement, foreign re-employment or self-employment within the country of various affectees of the Gulf war.

227. *Transferred to Finance Division.*

228. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the University Grants Commission has not granted funds to the University of Karachi and University of N.E.D., Karachi, on the basis of total number of students receiving education in these universities if so, its reasons?

Syed Fakhar Imam: University Grants Commission does not recommend grants to any University including University of Karachi and NED University of Engineering and Technology, Karachi on the basis of student enrolment but on the basis of actual expenditure of previous year and needs of Universities for a particular year in respect of recurring grants. For development grants, annual phasing in the scheme and trend of expenditure is kept in view. Funds are finally allocated by Ministry of Finance.

229. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Education be pleased to state the qualifications and experience etc. required for the selection of the Education Attaches for posting abroad?

Syed Fakhar Imam: According to the Recruitment Rules, the following qualifications and experience, etc., are required for appointment to the post of Education Attache:—

- (i) High academic qualification.
- (ii) A degree or diploma from a Foreign University.
- (iii) At least five years' practical experience of Education Administration, Organization and Planning.
- (iv) Experience of teaching.

Age: 35—50 years.

Note:—Persons having knowledge of the country, its people and institutions, where they are to be posted will be preferred.

230. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the book titled "AZADI-KI-TALASH" published two years ago by the National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad has been banned; if so, its reasons?

Syed Fakhar Imam: The book "AZADI-KI-TALASH" has not been banned. However its sale has been temporarily stopped. The book will be put on sale again after removing Translator's Introduction entitled "Ta'aruf", in accordance with decision of Board of Governors' of the National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad. The Introduction besides containing historical errors, reflects the Translator's gross hostility towards the Muslim League and the Ideology of Pakistan.

جناب چیئر مین : ایک وضاحت کر دی جائے کہ یہ پچاس لاکھ کسی کی جیب میں نہیں جاتا یہ سیکم کی نشاندہی کی جاتی ہے جناب غلام دستگیر خان۔ جناب یہ بالکل غلط بات ہے نہ کسی سینٹر کی جیب میں پچاس لاکھ جانا ہے نہ ایم این اے کی جیب میں جانا ہے یہ تو اسکیمیں آئی ہیں اس کے تحت ہم نے خرچ کرنا ہے۔

جناب چیئر مین : اور پھر باقاعدہ ایجنسز کے تحت خرچ ہونا ہوتا ہے۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ آج پھر وہی بات ہوئی کہ پھر اتنے زیادہ ضمنی سوال ایک ہی سوال پر ہو گئے.....

جناب چیئر مین : آپ نے بالکل صحیح کہا وہی بات ہوئی۔

سید اشتیاق اظہر : سب سے بڑی بات ہے کہ آج گجکی صاحب کے سات سوال ہیں اور ہم لوگوں کو موقع ہی نہیں دیا جاتا۔

جناب چیئر مین : آپ نے بالکل صحیح کہا آپ اس پر بالکل گجکی صاحب سے اس پر جھگڑا کریں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا! سوال یہ ہے کہ ایک فائدہ ہونا چاہیے کہ تین ضمنی سوال ہیں جن کی رولز کے تحت اجازت ہے ان سے زیادہ نہ ہوں۔

جناب چیئر مین : بالکل صحیح ہے جی، ایک گھنٹے میں زیادہ سے زیادہ کام ہونا چاہئے میں تو اس سے اتفاق کرتا ہوں تو یہ آپ کا اور گجکی صاحب کا معاملہ ہے میں اس میں نہیں آنا چاہتا۔

سید اشتیاق اظہر : یہ میرا اور گجکی صاحب کا معاملہ نہیں ہے آپ نے فیصلہ کیا کہ تین سوال ہونے چاہئیں اس پر عمل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین : چلیں اگر ایوان اس پراگیری کرتا ہے تو آئندہ.....

سید اقبال حیدر : جناب اس میں میری تجویز ہے جہاں ایک upper limit ہے ایک گھنٹے کی.....

جناب چیئرمین : یہ اصل میں کچھ سوالات ڈیفرفر ہو کر آئے ہیں لیکن بہر حال اصولی طور پر اس وقفے میں زیادہ سے زیادہ سوال ہونے چاہئیں۔

سید اقبال حیدر : جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح سے پورے وقفہ سوالات کی ایک گھنٹے کی upper limit ہے اسی طرح فی سوال دو منٹ کی حد مقرر کر دیں۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کا یہ ایگری منٹ ہے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔
سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین! بعض سوالات ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہوتے بعض سوالات عوامی اہمیت کے ہوتے ہیں.....

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کا حل یہ ہے کہ رولز فالو کئے جائیں جس میں یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہر سوال پر تین ضمنی سوال ہوتے ہیں یہ رولز فالو کرتے ہیں آئندہ اس پر میں سختی سے پابندی کروں گا۔

سید فصیح اقبال : اگر یہ تین ضمنی سوالات فالو کر کے آدھے گھنٹے میں وقفہ سوالات ختم ہو جائے تو پھر.....

جناب چیئرمین : ہو جائے لیکن رولز تو فالو کریں اس وقت رولز فالو نہیں کر رہے۔
سید فصیح اقبال : رولز تو ابھی بھی فالو کر رہے ہیں آپ کی اجازت کے بغیر تو اٹھے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین : اس وقت تو یہ ہے کہ کہیں پانچ ہو جاتے ہیں کہیں سات ہو جاتے ہیں آئندہ سختی سے تین پر رکھیں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 6 نومبر تا حالہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ملک عبدالواحد علالت کے باعث مورخہ 17 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : محمد خداداد لک صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر 17 اور 18 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جاوید ہاشمی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ 17 سے 19 نومبر تک ایوان میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔

Mr. Chairman: Next Item is adjournment motions, Tariq Chaudhry Sahib, Prof. Khurshid Ahmed, Hafiz Hussain Ahmed, on the alleged firing on Samjhota Express, Yes Tariq Chaudhry Sahib.

**ADJOURNMENT MOTION; RE: ALLEGED ATTACK ON
'SAMJHOTA EXPRESS' TRAIN PASSING THROUGH
SARHAD (INDIA)**

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس عوامی اہمیت کے حامل قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان چلنے والی سمجھوتہ ایکسپریس پر فائرنگ کر کے تین پاکستانی مسافروں کو زخمی کر دیا گیا ہے حملہ آور سکھوں کے بھیس میں تھے۔ حملے کے وقت ٹرین سرحد کے قریب سے گزر رہی تھی۔ کشمیر میں حریت پسندوں کی کارروائیوں کی وجہ سے بھارتی حکومت پاکستان اور پاکستانیوں کے خلاف بزدلانہ کارروائیوں پر اتر آئی ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا فوری توجہ طلب مسئلہ ہے جس پر اس ایوان میں فوری بحث کی جائے۔

حافظ حسین احمد : تحریک التواء روزنامہ جنگ کراچی سات ستمبر کی اشاعت میں ہے کہ سکھوں نے انٹاری ایکسپریس پر حملہ کر دیا جس میں ایک پاکستانی عورت جان بحق اور سولہ مسافر زخمی ہوئے ہیں جان بحق ہونے والی مسافر کا نام فاطمہ ہے اور وہ ملتان کی رہنے والی ہے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اجلاس کی جاری کارروائی روک کر قواعد و ضوابط کے مطابق بحث کی احازت دی جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Siddique Khanju: Oppose Sir.

جناب چیئرمین : محضراً بتا دیں طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! میں نے ایک واقع کو اپنی تحریک کا موضوع بنایا ہے اور اس واقع کے چند ہی دن بعد دوبارہ اسی ٹرین پر حملہ کیا گیا جس میں حافظ صاحب نے بتایا کہ ایک مسافر شہید بھی ہو گئیں تو یہ سمجھوتہ ایکسپریس جو دونوں ملکوں کے درمیان چل رہی ہے اگر ہم تھوڑا سا پیچھے جائیں تو جناب والا آپ کو گنگا کے اغوا کا واقعہ بھی یاد ہو گا جو خود ہی اغوا کرایا گیا پھر ڈرامہ سٹیج کیا گیا اور اس کے نتیجے میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جو فضائی سروس تھی وہ معطل کی گئی تو اس طرح ایک بہت بڑے سانحے کی ابتداء کی گئی۔ اسی سے سکھوں اور پاکستانیوں کے درمیان سکھ جو اپنی آزادی کے لئے اور اپنے حقوق کے لئے بھارت کے اندر جنگ آزمائیں تو ان کی توجہ پاکستانیوں کی طرف کرنے کے لئے اور پاکستانیوں کو ان سے متنفر کرنے کے لئے سکھوں کے لباس میں اور اس طرح کا بھیس بنا کر یہ ڈرامہ رچایا گیا اور سمجھوتہ ایکسپریس پر حملہ کیا گیا اور پھر بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ یہ خبریں شائع کرائی گئیں تو مقصد اس کا یہ تھا کہ پاکستانیوں کو جو سکھوں کے ساتھ ہمدردی ہے اس ہمدردی کو ختم کیا جائے اور پارٹیشن کے زمانے میں جس طرح کی صورت حال پیدا ہوئی تھی دوبارہ پاکستانیوں کو اس سے انجیٹ کیا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ خود بھارتی خفیہ ایجنسیوں کا کارنامہ ہے خود بھارتی حکومت کا یہ کارنامہ ہے کہ مسلمانوں کو بھارت کے اندر ہر طرح سے ذلیل خوار اور تنگ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے پڑھا ہو گا کہ بابر مسجد سانحہ کے بعد پاکستانی کرکٹ ٹیم بھارت کا دورہ کرنے والی تھی تو انتہا پسند سکھ تنظیموں نے بڑا اوویلا مچایا اور یہ کہا کہ اگر پاکستانی ٹیم انڈیا آئے گی تو پھر ان کو نقصان اٹھانا پڑے گا انتہا پسند ہندو تنظیموں نے پاکستانی ٹیم کو دھمکیاں دیں اسی طرح سمجھوتہ ایکسپریس پر حملہ کیا گیا ہے اور پاکستانیوں کو زخمی کیا گیا ہے اور پاکستانیوں کو شہید کیا گیا ہے یہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے کیونکہ پاکستان کے شہری ان کے تحفظ میں ہیں اس حکومت کی ذمہ داری ہے نہ صرف یہ کہ بھارتی حکومت اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہی بلکہ

پاکستان اور بھارت کے درمیان جو تھوڑے بہت روابط ہیں وہ دانستہ طور پر ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سکھوں اور پاکستانیوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی یہ کوشش کی جا رہی ہے تو اس پر ذرا سنجیدگی کے ساتھ غور ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب ہمیں یہ سینٹ سے ملا ہے اس میں جناب صدیق کا نجومذطلہ کا نام گرامی ہے لیکن oppose انہوں نے کیا تو میں technical بنیاد پر یہ سمجھتا ہوں کہ اسے دوبارہ پڑھ لیں.....

جناب چیئرمین : نہیں نہیں کوئی بات نہیں۔

حافظ حسین احمد : کیونکہ یہ واقعہ بھارت کی طرف سے ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کیا چاہ رہے ہیں کہ وہ اپوز کریں۔

حافظ حسین احمد : انہوں نے تو نہیں کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپوز نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں کوئی وضاحت کی ضرورت نہیں وہ ریلوے کی طرف سے کر رہے ہیں وہ فارن آئیئر کی طرف سے کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد : انہوں نے نہیں کیا آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے نہیں کیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپس میں لڑائی ہوگی ایک کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں جب لڑائی ہوگی آپس میں صلح کرادیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : I know کوئی بھی وزیر کر سکتا ہے۔ چلیں جی حافظ

صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین یوں پتہ چلتا ہے کہ یہ دو واقعات ہیں طارق چوہدری صاحب نے جس واقعہ کی نشاندہی کی ہے اور یہ بھی کوئی 7 ستمبر کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے اس واقعہ کے بعد ہماری وزارت خارجہ نے اس مسئلے کے بارے میں کیا کارروائی کی ہے اور دوسری بات جس طرح طارق صاحب نے فرمایا اس واقعہ کو بھارت

اپنے اندرونی خلفشار کو روکنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اور اس کا ایک main ثبوت پنجاب کے بارڈر پر بھارت کی جانب سے پورے بارڈر کو خاردار تاریں اور سرچ لائیں لگا کر seal کر دیا ہے اور ظاہر ہے سکھوں کے ساتھ پاکستان کی ہمدردیاں ڈھکی چھپی نہیں رہی ہیں تو کیا وزارت خارجہ نے اس مسئلے کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں آیا واقعی حملہ آور سکھ تھے اور اس بارے میں وزارت خارجہ نے ضابطے کے مطابق انڈین سفارت خانے سے کوئی احتجاج کیا ہے اور اگر احتجاج کیا ہے تو ان کا کیا جواب موصول ہوا ہے ان کے اس ارشادات کے بعد ہی ہم اس پر کچھ مزید بات کر سکتے ہیں.....

جناب چیئرمین: جناب وزیر خارجہ۔

جناب محمد صدیق کانبجو: شکریہ جناب چیئرمین۔ حضور والا! جس طرح دونوں معزز سینٹرز صاحبان نے یہ واضح کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس سمجھوتہ ایکسپریس کے تحت یہ سمجھوتہ ہے کہ پاکستان کی territory میں پاکستان گورنمنٹ اس چیز کی ذمہ دار ہوگی اور انڈین ٹیریٹری میں مسافروں کی حفاظت کی ذمہ دار گورنمنٹ Indian ہوگی۔ 6 ستمبر اور 8 ستمبر کو یہ جو دو واقعات ہوئے ہیں جس کی وضاحت Adjournment Motion میں بذات خود ہے کہ متوفیہ فاطمہ بی بی کی ڈیڈ باڈی ہمارے ہائی کمشنر دہلی نے ملتان میں بھجوائی اور دونوں واقعات میں تقریباً 21 زخمی ہیں ان کی بھی پٹی وغیرہ کی گئی ایک واقعہ 6 ستمبر کو ہوتا ہے اور دوسرا 8 ستمبر کو ہوتا ہے تو ہمارے وزارت خارجہ میں 9 ستمبر کو انڈین ہائی کمشنر کو بلا یا گیا اور ان سے بھی اس معاملے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ یہ انہی کی ذمہ داری ہے اور ان کو اس قسم کے واقعات سے سختی سے نمٹنا چاہئے تو اس نے کہا کہ ان واقعات کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

Sir, we are in total touch with the Indian authorities.

اور اس تحقیقات کا نتیجہ جب بھی آئے گا انشاء اللہ آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور میں ایک بار پھر عرض کر دوں کہ واقعتاً یہ ذمہ داری دونوں حکومتوں کی بنتی ہے۔ کیونکہ یہ ٹرین بڑے عرصے بعد شروع کی گئی تھی کہ اس میں مکمل طور پر تحفظ دیا جائے اور مسافروں کی عافیت اپنی منزل تک مکمل کی جائے تو اس وضاحت کے بعد میں اپنے معزز سینٹرز سے درخواست کروں گا کہ وہ اتنا زور نہ دیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین : جناب طارق صاحب اس پر زور دیں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب عالی انہوں نے کہا ہے کہ زیادہ زور نہ دیں۔ بہر حال اس وضاحت کے بعد اس پر زور نہیں دے رہا اور زیادہ زور بھی نہیں دے رہا لیکن یہ ضرور ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس کی تحقیقاتی رپورٹ جب سامنے آئے گی تو ہاؤس کو آگاہ کریں گے ویسے اللہ کے فضل سے یہ تحقیقاتی رپورٹ کبھی سامنے نہیں آئے گی اور کبھی اس سے ہاؤس کو آگاہ نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : میں کانجو صاحب کا مشکور ہوں کہ آخر وہ بھی بولے۔ جہاں تک 6 اور 8 تاریخ کے دو واقعات کا تعلق ہے، کیا فاطمہ بی بی اور 21 مجروح افراد کو حکومت پاکستان نے کوئی معاوضہ دیا ہے اور اگر نہیں دیا ہے تو کیا وجہ ہے کیونکہ وائس صاحب کے پاس تو بم کیسوں کے لئے 50 ہزار روپے فی کس تیار ہوتے ہیں لیکن کیا ان کے لئے بھی ایسا پروگرام ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ کیا اس کی تحقیقات کے لئے انٹرپول سے رجوع کریں گے تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ آپ کے پاکستانی مسافروں پر کس گروہ نے اور کس طرح یہ واردات کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سکھوں کا نام لیا گیا ہے تو اس کی تحقیقات حکومت ہی تحقیقات کریں گے، تو کیا یہ تحقیقات ہمارے لئے قابل قبول ہوگی اور اگر ہمیں وہ اسی طرح trap میں لینا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ یہی کہیں گے کہ سکھوں نے حملہ کیا ہے، ہمارے پاس کون سے وسائل ہوں گے کہ ہم یہ معلوم کر سکیں کہ آیا یہ واقعی سکھوں کا حملہ تھا یا سکھوں کے نام پر حملہ کرایا گیا تو اس بارے میں وہ وضاحت کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو مسافر زخمی ہوئے ہیں، اور فاطمہ بی بی جو جان بحق ہوئی ہے کیا آپ نے اس کو کوئی معاوضہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین : مغاوضہ تو ان سے دلوانا چاہئے نا، ذمہ داری تو ان کی بنتی ہے۔

حافظ حسین احمد : مسئلہ یہ ہے کہ سمجھوتہ انہوں نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین : مسئلہ یہ ہے کہ سمجھوتہ انہوں نے کیا ہے لیکن سمجھوتہ کے تحت ذمہ داری ان کی بنتی ہے جس علاقے میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ لہذا ان کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہاں سے

معاوضہ دلا یا جائے۔

حافظ حسین احمد : اگر سینٹ کے اختیارات وہاں تک چل سکتے ہیں تو ان سے لے کر دیں۔ اگر نہیں چل سکتے تو بھی ان سے لے کر دیں۔

جناب چیئرمین : جی بہرور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! یہ گاڑی جس کا نام سمجھوتہ ایکسپریس رکھا گیا ہے، اس کا مقصد کیا ہے، کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمیں ماریں اور ہم خاموش رہیں؟ اگر یہی سمجھوتہ ہے تو اس طرح سے تو ہمارا سب مسئلہ حل ہو سکتے ہیں؟ یہ سمجھوتے کیوں ہوتے ہیں، سینٹ کو کیوں ان سے مانع نہیں کیا جاتا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی کانجو صاحب۔

جناب محمد صدیق کانجو : جناب والا، ایسا قطعاً کوئی سمجھوتہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں ماریں اور ہم خاموش رہیں۔ جناب والا! ان دونوں واقعات کا بڑی سختی سے نوٹس لیا گیا ہے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ یہ جو آپ نے compensation کی بات کی ہے۔ یہ compensation جو ہے یہ انڈین گورنمنٹ کی طرف سے ہونی ہے۔ ہم سمجھوتہ کے تحت ان سے یہی بات کر رہے ہیں۔ جہاں تک تحقیقات کا معاملہ ہے اس کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ کل کو اس قسم کا واقعہ ہماری طرف سے ہو جاتا ہو تو کیا ہم انڈین حکومت کو کہیں گے کہ یہاں آ کر تحقیقات کریں۔ اس لئے میں بالکل واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس چیز کو بالکل serious لے رہے ہیں۔ ادھر سے تحقیق اور تفتیش کے بعد جو رپورٹ ہوگی، وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ ہم حافظ صاحب کے اور بہرہ ور سعید کے concern کو share کرتے ہیں، چوہدری صاحب کے کنسرن کو share کرتے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے تحت اس ٹرین کا اتنا اچھا تحفظ ہونا چاہئے کہ جس سے دونوں ملکوں میں confidence build ہو، دونوں ممالک میں۔

جناب چیئرمین : حافظ صاحب، کیا کیا آپ وضاحت کے بعد بھی press کرتے ہیں؟

حافظ حسین احمد : جی مجبوری ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلی ہے 98-104-5-1، 106، ہیں، یہ خورشید احمد صاحب، عبداللہ شاہ صاحب، طارق چوہدری صاحب، بہرہ ور سعید صاحب۔ کیا یہ پڑھی جا چکی ہیں۔ ایک معزز رکن: کون سی جناب۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

یہ پڑھی جا چکی ہیں، یہ ہیں حافظ حسین صاحب، اقبال صاحب کی ہیں۔ حافظ حسین احمد: یہ نہیں پڑھی گئی ہیں۔ جناب چیئرمین: اگر نہیں پڑھی گئی ہیں تو پھر آپ پڑھ دیں۔ حافظ حسین احمد: تحریک التوا روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 2 اکتوبر 1991 کے مطابق، روزنامہ نوائے وقت لاہور 2 اکتوبر 1991 کے مطابق، ہفت روزہ تکبیر کراچی کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین کے گھر پر حملہ کیا گیا اور ان کا سارا سامان نذر آتش کر دیا گیا اور پولیس اہلکار سے رائفل چھین لی گئی، فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک ہوا ہے، مذکورہ بالا خبر سے چند دن قبل ”دی نیوز کے صحافی کامران خان کو بھی حملہ کر کے زخمی کر دیا گیا تھا، ان واقعات سے صحافت کی آزادی کے بارے میں حکومت کے اعلانات کی نفی ہوتی ہے۔ اس اہم مسئلہ پر جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب چیئرمین: وزیر صاحب ہیں جو اس کا جواب دیں گے۔ کیا آپ جواب دیں گے۔

ایک معزز رکن: ابھی کچھ اراکین نے اپنی تحریک پڑھنی ہے۔ جناب چیئرمین: سب نے پڑھ لی ہے۔ چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں..... حافظ حسین احمد: کیا وزیر صاحب مخالفت کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین: مخالفت کر رہے ہیں اور ٹیکنیکل بنیاد پر مخالفت کر رہے ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین: کیا میں نے مخالفت کر کے سب کو پیچھے ڈالنا ہے۔ جناب چیئرمین: جی، جناب۔ چوہدری شجاعت حسین: اس سلسلے میں حکومت سندھ نے جو رپورٹ بھیجی ہے، میں

چاہوں گا کہ اسے ہاؤس کی خدمت میں پیش کر دوں۔ یکم اکتوبر 1991ء کو ایک جلوس.....

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: اگر وزیر صاحب اس کی ٹیکنیکل بنیاد پر مخالفت کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے مگر ہم نے اپنی ان تحریکوں کو پڑھا ضرور ہے لیکن کوئی شارٹ شیٹمنٹ نہیں دیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: میں کوئی مخالفت نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں میں کوئی مخالفت نہیں کر رہا ہوں۔ مگر وہ

ایکسپلینیشن دینا چاہتے ہیں، اور آپ یہ ایکسپلینیشن دیکھ لیں اس کے بعد پھر دیکھیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا یکم اکتوبر 1991ء کو ایک جلوس، جس کی

قیادت ایم کیو ایم کے اسلم سبزواری کر رہے تھے، نے ناظم آباد کراچی میں تکبیر اخبار کی کاپیاں نذر آتش کیں۔ جلوس کے کچھ شرکاء صلاح الدین صاحب کے گھر میں داخل ہو گئے اور وہاں سے فرنیچر باہر نکالا، اسے آگ لگائی گئی۔ جلوس والوں نے پولیس پر بھی حملہ کیا اور ہیڈ کانسٹیبل جاوید محمود اور ہیڈ کانسٹیبل تیمور بیگ کو گولیوں سے زخمی کر دیا۔ پولیس نے ہجوم پر آنسو گیس استعمال کی اور دفاع کے لئے ہوائی فائرنگ بھی کی۔ پولیس نے قصاص اور دیت آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کر دیا ہے اور اس کے علاوہ صلاح الدین کے خلاف محمد شعیب کی شکایت پر بھی ایک مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ ہمیں وہاں سے ملی ہے۔ اس رپورٹ کے تحت ابھی تک ان مقدمات کی تفتیش جاری ہے اور کسب آدمی کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔

جناب منظور احمد گچھی: جناب والا! یہ کوئی ایک دو تحریک التواء نہیں ہیں بلکہ

پانچ چھ ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ پانچ چھ ہیں لیکن.....

جناب منظور احمد گچھی: اس میں جناب والا! ایک تکبیر کے ایڈیٹر سے متعلق ہے ایک

نوائے وقت پر حملہ کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ مختلف ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر ایک ہی مسئلہ سے تعلق رکھتی ہیں وزیر صاحب نے اپنا بیان دیا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جب سب اپنے اپنے شارٹ شیٹمنٹ دیں گے۔

جناب چیئرمین : اگر یہ شارٹ شیٹمنٹ دینی ہے تو میں اسے ایڈمٹ کئے لیتا ہوں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جی آپ اسے ایڈمٹ کریں اسکے متعلق کوئی تاریخ طے کریں۔

جناب چیئرمین : اوکے I will admit this

اور اس پر آپ بات بھی کر لیں گے کیونکہ اسے واقعات ہو رہے ہیں، بے چینی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ممبران بھی اس پر بات چیت کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں اور we will fix the time for its discussion.

جناب منظور احمد گچکی : جی، آج ہی سے اس پر بحث کریں۔

جناب چیئرمین : نہیں، آج نہیں، ہمارے پاس آج وقت نہیں ہے، ہمارے پاس آج لیجسلیٹو ویزنس ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : تو پھر اسے کل پر رکھ لیں۔

جناب چیئرمین : کل دیکھ لیں گے۔ We will see it.

So, this is admitted and we will fix the time for its discussion.

Next we go on to Legislative Business.

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! اس کے بارے میں کوئی تاریخ طے کر دیں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : میں تاریخ طے کر دوں آپ مطمئن رہیں۔

حافظ حسین احمد : جناب والا! جس طرح چوہدری صاحب نے کہا ہے کہ فرنیچر گھر سے باہر نکالا گیا، میرا خیال ہے کہ اس وقت خوش قسمتی سے صلاح الدین صاحب گھر پر موجود نہیں تھے ورنہ فرنیچر کے ہاتھ ان کو بھی باہر نکال دیتے۔

جناب چیئرمین: ایجنڈا دیکھ کر میں انشاء اللہ اسے fix کر لوں گا۔

THE SURRENDER OF ILLICIT ARMS (BILL), 1991

Mr. Chairman: Next we move to item No. 3—Further consideration of the motion moved by Ch. Shujat Hussain, Minister for Interior regarding the Bill on the surrender of illicit arms.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! تو اس پر بحث تو مکمل ہو چکی تھی۔

I have to now put the motion to the vote of the House.

It has been moved—

“That the Bill to provide for the surrender of illicit arms and improvement and control of the law and order situation [The Surrender of Illicit Arms Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration”.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا، میں عرض کرتا ہوں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا، میں عرض کرتا ہوں کہ ڈویژن کی جائے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ کے لئے، گچکی

صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میں ڈویژن کے لئے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ تو ابھی consideration کی موشن ہے۔ اس لئے میں کلاز

بائی کلاز take up کرتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جی،

جناب چیئرمین: جی!

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! جب یہ بل نیشنل اسمبلی سے پاس ہو کر یہاں

آیا تو اس پر یہاں غور شروع ہوا ظاہر ہے کہ یہ اپر ہاؤس ہے اور یہاں پر معزز اراکین جس چیز

پر بھی چاہئیں اپنی رائے دے سکتے ہیں، اس میں ترمیم کر سکتے ہیں اور اسے ہاؤس میں لایا جاسکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں لیڈر آف دی ہاؤس نے تمام ممبران جنہوں نے ترمیم دی تھیں کے ساتھ مل کر بات کرنے کی کوشش کی۔ اس پر ابھی اقبال حیدر صاحب کی طرف سے ترمیم آئیں تھیں۔ تاہم ان سب نے مل کر فیصلہ کیا اور اس فیصلے کو میں ہاؤس کے اندر پیش کرنا چاہتا ہوں کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ چونکہ اس کو لائینڈ آرڈر کے لئے لاگو کرنا ضروری ہے، اور خاص طور پر جو اس وقت اسلحہ کے بارے میں آرڈیننس جاری ہوا ہے، اس کو ہم بہتر سمجھتے تھے اس لئے اسے اسی صورت میں نافذ کر دیا جائے لیکن ہاؤس کی ایک کمیٹی ان ارکان پر مشتمل بنائی جائے جیسے کہ اقبال حیدر صاحب ہیں، وہ بھی اس کے ممبر ہوں۔ اس طرح ہم بیٹھ کر اس کو اور بہتر بنا سکیں گے کیونکہ بہت سارے ممبران نے کہا ہے کہ ابھی اس میں بہتری کی بہت ساری گنجائش ہے اس کو بہتر بنانا چاہئے۔ اس لئے میں نے ان سے بھی گزارش کی تھی اور آپ کی وساطت سے بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ اپنی ترمیم پر زور نہ دیں اور ہماری اس کمیٹی کے ممبر بنیں، انشاء اللہ اس میں اور بہتری آئے گی۔ اسے مزید بہتر کر کے ہم اسے سب سے پہلے ایجنڈے پر لا کر ہم چاہئیں گے کہ اسے سینٹ سے approve کرایا جائے بعد میں نیشنل اسمبلی سے منظور کرایا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اقبال حیدر صاحب 'What do you say to this?'

سید اقبال حیدر: وزیر محترم نے جو تجویز دی ہے، مجھے معلوم ہے کہ ان کی اکثریت ہے لیکن ہمارا نقطہ نظر ہے کہ ہم اس بل کے اور اس قانون کے 'in principle'

بنیادی طور پر خلاف ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اسے عوام کے مفاد میں بہتر بنایا جائے۔ وزیر صاحب نے جو آفر دیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے مطابق جو اس میں خامیاں ہیں اور ہیں ان کو دور کیا جائے۔ خاص طور پر گھروں میں oppressive portion

بغیر وارنگ کے چھاپے مارنا جو ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ان چیزوں پر ہم غور کرنا چاہتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس میں جو بہت اعلیٰ اور بہت زیادہ اختیارات صوبائی حکومتوں کو دیئے جا رہے ہیں اس بل کے تحت، اگر ان تمام معاملات پر اس کمیٹی میں ہمدردی سے اور کھلے ذہن کے ساتھ غور ہوتا ہے تو ہم ان کی تجویز مانتے ہیں میری صرف ان سے ایک گزارش ہوگی کہ جب تک ہم اگلے سیشن میں اس بل کو مزید بہتر بنانے کے لئے امنڈمنٹس نہ

لائیں، اس وقت تک کم از کم گھروں میں چھاپے مارنے کے اختیارات پر عملی طور پر عمل نہ کیا جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے گھروں اور چادر اور چار دیواری کے تقدس کو برقرار رکھا جائے اور اس کی یہ جوشق ہے جس پر ہمیں شدید اعتراض ہے کہ۔

جناب چیئرمین : بغیر وارنٹ کے چھاپے مارنے کی.....

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ صوبائی حکومتوں کو اس ہاؤس کے جذبات پہنچا دیئے جائیں تاکہ کسی کے ساتھ اس طرح کا کوئی ناجائز کام نہ ہو۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی بھلی صاحب۔

جناب منظور احمد بھٹی : پوائنٹ آف آرڈر جناب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی ہاؤس کے اندر پہلے بھی یہ کہا گیا کہ اس بل کو پاس کر دیا جائے اس کے بعد ہم ترمیم لے آئیں گے اور فلور آف دی ہاؤس میں یہ assurance دی گئی آپ کو یاد ہو گا کہ مواصلات کا ایک بل پاس ہوا تھا جو جاپانی گرانٹ کے متعلق تھا انہوں نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ اسے oppose نہ کریں نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کے بارے میں، تو ہم اگلے اجلاس میں وہی ترمیم لے آئیں گے جو سمجھتے ہیں کہ صحیح ہے لیکن آج تک وہ ترمیم نہیں لائی گئیں اور ہم سے رجوع تک نہیں کیا گیا ہمیں اس کمیٹی میں بلایا گیا کہ اس میں ہمیں اعتراض ہے تو یقیناً اس میں بھی ایسا ہی ہو گا کہ یہ بل پاس کیا جائے گا چونکہ یہ تو ان کا ایک طریقہ کار ہو گیا ہے کہ یہ بل پاس کریں گے اور پاس کرنے کے بعد یہ کہیں گے کہ بل پاس ہو گیا ہے اب جو کرنا ہے کر لیجئے اور یہ بھی جناب والا نہیں ہو سکتا کہ آپ ایک قانون پاس کریں گے اس کے بعد آپ زبانی یہ کہ دیں کہ اس پر عملدرآمد نہ کیا جائے اور چادر اور چار دیواری کا احترام کیا جائے جناب والا ایسا نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مزید ٹائم لیا جائے اور next session تک مؤخر رکھا جائے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! شاید آپ کو یاد ہو گا کہ جب یہ بل پیش ہوا تو ہماری جانب سے یہ کہا گیا تھا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے خصوصاً بلوچستان اور سرحد زیادہ متاثر ہو گا باقی پنجاب وغیرہ بھی ہے اور سندھ کا تو مسئلہ ہی کچھ اور ہے ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ اسے سینیڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے لیکن اس وقت ہمارے وزیر موصوف نے اس کی مخالفت کی تھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ اگر آپ واقعی اس میں کمیٹی بنائیں گے یہ اچھی بات ہوگی لیکن مسئلہ ان کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔ جام صادق صاحب پھر ناراض ہو کر چلے نہ جائیں۔ اس لئے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ چند دن مزید اس کو روک سکتے ہیں تو ہم ان سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

اخوندادہ بہرہ ور سعید : اس میں یہ ان کو بنو objection ہے وہ section-9 کی proviso یہ ہے سیکشن (1) 9 خود C.R.P.C کے تحت search allow کرتا ہے اور یہ تو already CRPC میں موجود ہے وہ جس پہ اعتراض کرتے ہیں وہ exceptional circumstances ہوں گے کہ اگر کوئی ایسے حالات ہوں جب کوئی مجسٹریٹ inhand موجود نہ ہو تو اس وقت جو سپرنٹنڈنٹ جو ہو گا، وہ مجسٹریٹ ہو گا یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہر کیس میں وہ چاہے.....

جناب چیئرمین : بہر حال اگر کمیٹی بن گئی ہے تو اس میں examine ہو جائے گا۔ جی محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان : شکریہ جناب چیئرمین! جناب والا بات دراصل یہ ہے کہ جو بھی چیز قومی اسمبلی سے آجاتی ہے یقیناً عموماً وہ مکمل نہیں ہوتی تو سینٹ میں جن لوگوں کو اس میں کوتاہیاں یا کمی نظر آئی ہیں اس کے لئے ہم نے ان سے بات کی ہے اور اس کے لئے وزیر اعظم نے ہمیں assurance دی ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں اس میں کچھ ممبر سینٹ کے اور کچھ قومی اسمبلی کے ہوں اور وہ اس پر باقاعدہ غور و خوض کر لیں گے اور جو خدشات و خطرات ہمارے نمائندوں کو ہیں وہ انشاء اللہ دور کئے جائیں گے اور اگلے اجلاس میں پہلا بل یہیں سے اسی سینٹ سے انشاء اللہ یہ initiate ہو گا ہم جو بھی ترامیم دینا چاہیں انشاء اللہ وہ دے کر اس کو نئی شکل دے دیں گے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی ہی اور اس میں نیابل جو ہے وہ سینٹ میں introduce ہو گا یہ..... جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! ہم سمجھے نہیں کہ پہلے یہ پاس کر رہے ہیں؟
جناب چیئرمین : جی ہاں۔

حافظ حسین احمد : نہیں جناب یہ تو ایسی بات ہے کہ ہم پہلے تجربہ کر چکے ہیں.....
جناب چیئرمین : وہ تو باقاعدہ ووٹنگ ہوں گی ناں اگر یہ پاس ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے بعد کی بات ہے اور آپ پر منحصر ہے کہ آپ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : یہ طفل تسلیاں ہمیں کیوں دے رہے ہیں؟
جناب چیئرمین : دیکھیں ناں پاس تو آپ لوگوں نے کرنا ہے اس وقت تجویز جو آرہی ہے وہ یہ ہے کہ جو ترامیم move کی گئی ہیں ان کے لئے یہ تجویز دے رہے ہیں کہ آپ اس پر پریس نہ کریں آپ کا نقطہ نظر جو ہے کمیٹی بنے گی آپ اس میں پیش کریں۔
جناب منظور احمد چٹکی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! بات یہ ہے کہ اگر پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد پھر کمیٹی بنے گی..... بد قسمتی یہ رہی کہ پریکٹیکل اس دن اگر اس کو move کیا جاتا تو اس دن پاس نہیں ہوتا چونکہ آپس میں یہاں پر گول میز کانفرنس ہوئیں پھر باہر گئے تو بعد میں اس کو دوسرے دن کے لئے کیا۔ اگر اسی دن آپ ہاؤس میں put کرتے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی ووٹ نہ دیتا۔ اب چونکہ ان کو منڈیٹ مل گیا ہے کہ جی آپ نے کرنا ہی ہے تو وہ اپنی تقریر کے خلاف ضرور ووٹ دیں گے جی۔

جناب چیئرمین : اچھا جناب اقبال حیدر صاحب in the light of this آپ پھر ان ترامیم کو پریس نہیں کریں گے؟

سید اقبال حیدر : جی ہاں اگر ایک مہینے کے اندر اندر کمیٹی میں کر لیں.....
جناب چیئرمین : تو یہ کمیٹی جو ہے کب بنے گی تاکہ ان کو یقین ہو جائے۔
سید اقبال حیدر : اس مہینے کے اگلے ہفتے میں میٹنگ کر لیں۔
چوہدری شجاعت حسین : فوری طور پر جی۔ ٹھیک ہے۔
جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

Syed Iqbal Haider: But we will oppose the passage of the Bill.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے وہ علیحدہ بات ہے۔

The question is that clause 2 forms part of the Bill.

Mr. Chairman: Clause 2 (the motion was adopted) forms part of the Bill.

حافظ حسین احمد : نہیں جی No کی آواز زیادہ تھی۔
 (مداخلت)

The question is:

جناب چیئرمین : دوبارہ کر لیتے ہیں

'that clause 2 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 2 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 3 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 3 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 4 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 4 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 5 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 5 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 6 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 6 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 7 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 7 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 8 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 8 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 9 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 9 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 10 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 10 forms part of the Bill.

The question is:

'that clause 11 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 11 forms part of the Bill.

The question is:

‘that clause 12 do form part of the Bill’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 12 forms part of the Bill.

The question is:

‘that clause 13 do form part of the Bill’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 13 forms part of the Bill.

The question is:

‘that clause 14 do form part of the Bill’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 14 forms part of the Bill.

The question is:

‘that clause 15 do form part of the Bill’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Clause 15 forms part of the Bill.

The question is:

‘that clause 1 short title extent and commencement and preamble do form part of the Bill’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman : The motion is adopted and Clause 1 *i.e.* short title, extent and commencement and preamble form part of the Bill. Next item No. 4 Ch. Shujaat Sahib.

Ch. Shujaat Hussain : I beg to move that the Bill to provide for the surrende of illicit arms and improvement and control of the law and order situation [The Surrender of Illicit Arms Bill, 1991], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Shujaat Hussain the Minister for Interior that the Bill to provide for the surrender of illicit arms and improvement and control of the law and order situation [The Surrender of Illicit Arms Bill, 1991], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands.

(Interruption)

Syed Iqbal Haider: No Sir, there is 'no' I challenge it.

Mr. Chairman: You challenge it?

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir. It has to be counted Sir, because.....

Mr. Chairman: All those in favour of the Bill will stand up in their seats.

(17 in favour)

Mr. Chairman: All those against now may please stand up.

(6 against)

Mr. Chairman : In favour 17, against 6, so the Bill Stands passed. Next is item No. 5 Ch. Shujaat Hussain.

Ch. Shujaat Hussain : I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code [The Pakistan Panel Code (Amendment) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir.

جناب چیئرمین : یہ چوہدری صاحب کیا ہے اس کی وضاحت کریں کاپی منسلک ہے؟
چوہدری شجاعت حسین : جناب والا!۔

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر جناب جیسے اس ہاؤس میں یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اسی ہاؤس میں بل کی ترمیم پیش کی جائے گی۔ تو آپ سوچ لیں یہ کرنا ہے ورنہ پھر اس ہاؤس میں کوئی بل پاس نہیں ہو سکے گا.....

جناب چیئرمین : اس ہائی ویز بل کے بارے میں پتہ کریں کہ جو وعدہ کیا گیا تھا اس کا کیا ہوا، اس کو بھی دیکھیں۔ جی جناب گلزار صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب گلزار احمد خان : جناب عالی! جناب والا جب تک دوبارہ بل کو پیش کر کے پاس نہیں کرا لیتے اس وقت تک کوئی ایکشن نہ لیا جائے یہ بھی کمٹ منٹ کریں۔
جناب چیئرمین : اس طرح نہیں ہوتا، جی چوہدری صاحب یہ بل کیا ہے اس کے متعلق بتائیں۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! اس بل کا مقصد تقریرات پاکستان کے ایکٹ 45 کی دفعہ 123 (الف) 123 (ب) میں مزید ترمیم کرنا ہے تاکہ ان کے لئے سزا کا اہتمام کیا جاسکے جو پاکستان کو برا بھلا کہیں اس کے پرچم کی بے حرمتی کریں یا اسے نذر آتش کریں جناب والا اس کی مختصر سی تفصیل یہ ہے کہ دفعہ 123 (الف) میں جہاں پاکستان کی سلامتی کے الفاظ ہیں ان کے ساتھ نظریہ کے لفظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے دوسری دفعہ میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ جو پاکستان کو برا بھلا کہیں اس پر بھی اس قانون کا اطلاق ہو گا۔
ڈاکٹر محمد ریحان : پوائنٹ آف آرڈر جناب، پاکستان کا نظریہ کیا ہے اسے ذرا ڈیفائن تو کریں۔

means ideology of Pakistan

جناب چیئرمین : نظریہ۔
جناب منظور احمد گجکی : وزیر صاحب بتائیں وہ ہے کیا۔
چوہدری شجاعت حسین : وہ بعد میں بتا دیں گے۔
جناب چیئرمین : وہ بعد میں بحث میں لے آئیں کہ نظریہ پاکستان کیا ہے۔
حافظ حسین احمد : وہ پارلیمنٹ کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اسی دفعہ 123 (ب) میں قومی پرچم کی بے حرمتی کرنے کے ساتھ نذر آتش کرنے کے لفظ شامل کیے گئے ہیں پہلے بے حرمتی کا لفظ تھا اس کے ساتھ ہی ہم نے اب یہ لفظ شامل کر لیا ہے کہ جو شخص اسے نذر آتش بھی کرے گا وہ بھی اس کا مجرم قرار دیا جائے گا صرف معمولی سی بات ہے اس کو میرا خیال ہے کہ متفقہ پاس کر لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب کیجی، اختیار صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I would request that ideology may kindly be defined in the Bill Sir. What it means? We were told and we have heard a lecture on democracy. In Islam democracy does not mean one man, one vote, what we are told it means consensus in that old shora language, now that can cause confusion. As far as I know, Ideology means what is contained briefly in the objective resolution—the chosen representative of the people; chosen representative of the people means those who are elected by one man, one vote process. In other words we should be very clear about it that there is no question of Shoora in their term as they understand it, we are not against the Islamic concept but against the Marshal Law concept of Shoora. They say: Islam does not mean majority rule, it is the consensus, this is causing confusion, some people suffers from the confusion. So I would request the Ministry to consider it, we are all on the same plane. We all want ideology should be there but at least don't cause confusion among the people that it means any dictator who comes and says, I don't believe in democracy because in it.

بندوں کو گنا کرتے ہیں تو کہ نہیں کرتے

That is not thing. One man, one vote, the chosen representatives of the people and people choose them and according to the Constitution every citizen who is male, who is not insane, who is not bankrupt, he has the right to vote, so the question of the confused consensus does not arise. I would request, I am one of those who fought for Pakistan, I know that ideology means, I know what I stood for. It does not mean Mullah State. It does not mean theocracy, So some confusion has been caused, I would request the honourable Minister to form a committee or some experts, get their guidance and define ideology, otherwise this will be misused very much,

somebody will talk about democracy they say you talking against the ideology. you are against the ideology of Pakistan. you should go to jail. So, there should be no confusion about it. we mean the ideology what the Quaid-i-Azam pleaded, what Allama Iqbal pleaded, not what Mulla's plead, that is all Sir.

سید فصیح اقبال : چیئرمین صاحب! میں یحییٰ بختیار صاحب کی تائید کرتا ہوں اور he was the really great son of the soil. he has moved the Pakistan movement تو جہاں اسلام کے بارے میں انہوں نے کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے ہمارے ملک میں بائیس سال مارشل لاء رہا ہے ideology کا برا غلط استعمال کرتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ تو آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا ہے، آپ کو موقع دیتے ہیں آپ باقاعدہ تقریر کریں۔

سید فصیح اقبال : میں نے کہا کہ اس میں غداری کے لئے جو بھی حکومت کا اختلاف رہا ہے یا کسی حکومت کی پالیسی کا اس کو غدار قرار دے کر اس پر مقدمے چلائے گئے ہیں جھوٹے مقدمے بنائے گئے ہیں اس کا غلط استعمال ہوتا ہے اسی قانون جنون میں آپ جو genesis ہے ہر آدمی کوئی حکومت patriotism کی custodian نہیں ہے ہر آدمی پاکستان کا وفادار ہے جہاں تک حکومت کو اس کی interpretation کرنے کا تعلق ہے حکومت وقت کو اختیار نہیں ہونا چاہئے ورنہ پاکستان میں کوئی وفادار نہیں ہو گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ جس کی حکومت ہے اس پر تو زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسا کوئی قانون نہ پاس کیا جائے جو ان کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو اور ان کا لیڈر صرف قائد تھا قائد اعظم محمد علی جناح اور دوسرا کوئی لیڈر ہم مانتے بھی نہیں ہیں اس لئے میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا اس کی interpretation کرتے وقت ایسی کوئی چیز نہ لائیں جس سے پاکستان کے عوام کو بنیادی حقوق سے محروم ہونا پڑے اور vague terminology کہ ہزاروں آرٹیکلز کے باوجود یہ پتہ نہیں چل رہا کہ ideology of Pakistan کیا ہے؟ عوام کی خوشحالی ہے۔ اس خطے میں بسنے والے لوگوں کی خوشحالی ہے اور جب 1946 میں مسلم لیگ کی تحریک چلی تھی چالیس کے عشرے سے چلی اور جو پاکستان کا Objective Resolution ہے اور 1940 کا ریزولوشن ہے ان سب نے پاکستان کو بننے سے پہلے define کیا ہے اب بننے کے بعد ہمارے objectives یہ ہیں کہ یہ

ملک خطے کے بسنے والے تمام لوگوں کا ہے اس میں کسی قسم کی ambiguity نہیں ہونی چاہیے 1947 سے ہر حکومت نے اس کو اپنے طور پر استعمال کیا ہے اور اس میں سیاسی دشمنیاں اور جو آپ کے ملک میں tolerance ختم ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ Defence of Pakistan Rule، پاکستان سکیورٹی رول پاکستان Safety Rule حالانکہ یہ بڑے اچھے قوانین ہوتے ہیں لیکن یہ ہمارے ملک میں سب غلط استعمال ہوئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب تک اس میں ایسی چیزوں کا تدارک نہ کریں کوئی ایسی چیز پاس نہ کی جائے جس سے لوگوں کو نقصان ہو اور سیاسی دشمنیوں کا سلسلہ شروع ہو اور اس وقت ہمارے جو ساتھی کولیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں سب سے زیادہ تو اس میں اے این پی کو تکلیف پہنچی ہوئی ہے اور دوسری پارٹیوں کو پہنچی ہوئی ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دیکھیں اور میرا خیال ہے پاکستان میں patriotism کا کوئی ٹھیکہ کسی حکومت نے نہیں لیا

جناب چیئرمین : شکریہ جناب جی منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! اس میں میں اور تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہوں گا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس لئے واضح کرنا چاہئے کیونکہ ہر ایک کا اپنا ایک زاویہ نگاہ ہے یعنی مذہبی جماعتوں کی انٹرپرائیڈیشن کا بھی ایک زاویہ ہے اور مسلم لیگ والوں کا الگ ہے اے این پی والوں کا الگ ہے ہمارا الگ سب کا الگ الگ ہے بنیادی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ 1940 کی جو قرارداد ہے وہ Ideology of Pakistan ہے اور اس کے بعد 11 اگست کو قائد اعظم محمد علی جناح نے جو clear cut ایک لائن دی تھی وہ جو ہے Ideology of Pakistan ہے یہ ہمارا stand ہے اب ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس طریقے سے اسے رکھنا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو مواقع ایسے ہیں کہ جس سے Ideology of Pakistan جو ہے وہ زیادہ clear ہوئی ہے اس کے بعد جو باقی ہوئے ہیں وہ ہم نے خود اپنی ضرورتوں کے تحت بنائے ہیں یعنی 14 اگست سے پہلے 11 اگست کو قائد اعظم محمد علی جناح نے جو تقریر کی تھی وہ سب سے زیادہ مستند ہے اور 1940 کی قرارداد جو ریکارڈ میں آچکی ہے وہ نظریہ پاکستان کی وضاحت کرتا ہے باقی نظریہ پاکستان جو بعد میں ہم نے کہا کہ جی فلاں ہے جنرل شیر علی اور دوسروں نے اس کو باقاعدہ اخباروں میں دیا یہ ان کی ایجاد ہے یہ قائد اعظم محمد علی جناح کا کہنا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جی محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman! Sir, once Liaquat Ali Khan, Quaid-e-Millat was asked about the Ideology of Pakistan and he explained it very briefly, he said it is an urge of the nation to mould their lives according to their own ideals and this was the Ideology of Pakistan. Thank you Sir.

جناب چیئرمین: جی حافظ حسین احمد صاحب۔
حافظ حسین احمد: میرا خیال ہے جی یہ مسلم لیگی حضرات پہلے آپس میں فیصلہ کر لیں کہ نظریہ پاکستان کیا ہے۔
جناب چیئرمین: وہ یچی 'بختیار صاحب نے کہا objective resolution جو ہے وہ نظریہ پاکستان ہے۔۔۔۔۔
حافظ حسین احمد: میں گزارش کروں گا کہ آپ نظریہ ضرورت کو نظریہ پاکستان نہ بنائیں۔
جناب چیئرمین: نہیں وہ نظریہ ضرورت نہیں ہے، جی یچی 'بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, when I said that I will follow the Ideology which Quaid-i-Azam gave and Allama Iqbal gave, I was also referring to 11th August speech, where he had defined the Ideology. Some people say On; well, he had gone back on the two nations theory. It is not true Sir. We should realize, if you permit me to say that Pakistan came into existence through a compromise with Hindus by Muslims. All India Muslim League representing Muslims, All India Congress representing Hindus and there was an agreement that we in Pakistan will treat the minorities, the Hindus, the Christians and others as equal citizen and they will treat our 3/4 crores Musalmans as equal citizens, this was an understanding and because of that understanding Quaid-i-Azam made the speech that everybody is equal citizen in Pakistan. You are free to go to your temple, you are free to go to your mosque that is the Ideology which Quaid-i-Azam explained because he wanted an equal treatment for our Muslim brothers in India. Today those rights of minorities are being denied in the name of Ideology itself. So, when I said, it was Quaid-i-Azam's 'Ideology', I mean the speech also, Objective Resolution also and of course, Lahore Resolution, thank you.

Mr. Chairman: Behrawar Saeed.

(Interruption)

جناب چیئرمین : پوائنٹ آف آرڈر کوئی نہیں اب جس نے بھی بات کرنی ہے وہ تقریر کریں۔

جناب گلزار احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر میں نے تو ایک منٹ بات کرنی ہے جیسے لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا ہے کہ۔

According to the wishes of the people of Pakistan Ideology

میرے خیال میں ان کے کہنے کے مطابق یہ سیکولر آئیڈیالوجی کا اظہار کر رہے ہیں ہر ایک طبقہ جو ہے.....

Mr. Chairman: Wishes of the people of Pakistan.

سیکولر کہاں ہو گئی۔

جناب گلزار احمد خان : یہاں پر عیسائی یہاں پر رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے آپ اپنی پارٹی میں مشورہ کر لیں آپ سیکولر نظام

چاہتے ہیں۔

جناب گلزار احمد خان : نہیں نہیں میں نہیں چاہتا ہوں ان کے اظہار کے مطابق۔

جناب چیئرمین : بہر حال آپ اپنی پارٹی میں مشورہ کر لیں۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب عالی نظریہ پاکستان کی وضاحت کا مطالبہ اگر میرے دوست یحییٰ بختیار صاحب کرتے ہیں تو مجھے تعجب ہے وہ تحریک

پاکستان کے ایک اچھے کارکن اور قائد اعظم کے سپاہی تھے ان کی راہنمائی میں میں نے اور میرے دوستوں نے کام کیا۔ مادر ملت کے الیکشن میں وہ ہمارے لیڈر تھے اور ان کی کاہنہ

میں میں بھی شامل تھا اگر کوئی دعویٰ کرے کہ میں ان سے بہتر جانتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑا خوش فہمی میں ہے لیکن اگر اب ان کو یہ شک پڑ گیا ہے اسی شک کی وجہ سے جو 51ء یا

73ء میں ہوا تو ہو سکتا ہے کوئی چیخ آ گیا ہو مگر مجھے ان سے یہ توقع نہیں ہے میرا خیال ہے وہ اب بھی اس پر قائم ہیں۔ میرے دوست حافظ حسین احمد نے صحیح فرمایا پہلے مسلم لیگیوں کو

چانس دیں کہ وہ بتائیں کہ نظریہ پاکستان کیا چیز ہے اور میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کوئی ناراض نہ ہو میں نے کل بھی عرض کی تھی کہ مسلم لیگیوں کے علاوہ وہ اس نظریے سے اتفاق

نہیں کرتے تھے ان کا نظریہ الگ تھا ہمارا نظریہ الگ تھا ہمارا نظریہ یہ تھا ہندوستان میں ایک

قوم نہیں ہے ہندوستان میں دو قومیں ہیں۔ ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم۔ اس کا طریقہ کار مذہب پرستش معاشرت معاشی نظام ہندوؤں کا الگ تھا مسلمانوں کا الگ تھا ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے تھے وہ بت پرست تھے ہم اللہ کو سجدہ کرتے تھے وہ سانپوں کی پرستش کرتے تھے وہ بندروں کی پرستش کرتے تھے وہ چاند کی پرستش کرتے تھے وہ گائے کو ماتا کہتے تھے ہم اس کو ایسے نہیں کرتے تھے ہم تو صرف ایک چیز کے قائل تھے ”لا الہ الا اللہ“ تو اس کا نظریہ یہ ہوا اور ہمارے راہنماؤں کا یہ مطالبہ ہوا قائد اعظم اور ان کے ساتھ اور بھی جو شریک کار تھے ان کا یہ تھا کہ اسلام ایک دین ہے مسلمانوں کا الگ طریقہ کار ہے۔ مذہب دین اسلام کا ایک حصہ ہے اور مسلمانوں کے لئے سارے اصول اسلام میں ہیں قرآن شریف میں سارے قوانین دیئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور خدا نے حکم دیا کہ میں نے آج تمہارا دین مکمل کر دیا اور وہ دین میں نے تمہارے لئے پسند کیا جو اسلام ہے۔ تو اسلام کے لغوی معنی یہ ہیں کہ مسلمان وہ ہے جو اللہ کے احکامات کو ماننے کے لئے اپنی گردن جھکا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان وہ ہے۔ (عربی)

ہم تو اس پر اعتبار کرتے ہیں تو ہمارا مطالبہ نظریہ اسلام کا پورا نظام اسلام ہے اگر کسی کا مطالعہ پورے اسلامی نظام سے ہے تو اس کی بنیاد یہ تھی کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں قرآن میں بھی ہے کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں غیر مسلم الگ قوم ہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس وقت بھی یہ چیز واضح ہو گئی حالانکہ یہودیوں کے ساتھ مدینہ میں ہمارا پہلے بیٹاق ہوا اس کے باوجود ہم الگ تھے وہ الگ تھے اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہندوستان میں ہندوؤں نے جب کہا کہ ہندو اور انگریز دو ہم طاقتیں ہیں تو قائد اعظم نے فرمایا کہ ایک تیسری طاقت ہے اس کا نام مسلمان ہے اور ان کا بالکل الگ ہے۔ نظریہ پاکستان میں جو دین اسلام کے code of conduct احکامات ہیں جو قوانین خدا کی طرف سے ہیں وہ اٹل ہیں جو قوانین دنیا میں بننے ہیں اس میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہ لوگ جو کسی اور پارٹی میں تھے اور اب ہمارے اتحادی ہمارے ساتھ متفق ہو گئے ہیں میں ان کے اتحاد پر یقین کرتا ہوں۔ ہوتی صاحب ہمارے یکے اتحادی ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ وہ قول اور فعل کے قوی ہیں اور ہمارے ساتھ انشاء اللہ

تعالیٰ رہیں گے ہم ان کے ساتھ رہیں گے وہ ہمارے ساتھ رہیں گے کوئی خوش ہو کوئی نہ خوش ہو مگر وہ دوست جو پہلے کسی روپ میں پاکستان کے مخالف تھے اور دوسرے روپ میں وہ اب بھی پاکستان کے مخالف ہیں۔ میں نے کل کہا تھا کہ انہوں نے کوئی اور روپ دھار لیا ہے وہ اب بھی وہی کام کر رہے ہیں مگر تیسری شکل سے تو اس نظریے کو ناکام بنانے کی کوشش condemnable ہے کون مسلمان نہیں جانتا کہ اسلام کا نظریہ پاکستان کیا ہے طریقہ کار طرز زندگی دین اور مذہب بھی اس میں ہے دنیا کے کام بھی اس میں آخرت کے کام بھی اس میں سب کو ملا کر ایک code of life بن گیا ہے اور وہ نظریہ پاکستان ہے۔ اسلام کے اصول نظریہ پاکستان۔

جناب چیئرمین: بنیادی حقوق تو آئیں گے Independent Judiciary بھی آئے گی۔

اخونزادہ برہہ ور سعید: جناب میں نے عرض کیا کہ اب یہ جو ڈھنڈورے پیٹے جاتے ہیں fundamental human rights یہ تو جتہ الوداع پر حضور نے جو تین چار خطبے دیئے تھے اس میں تو پہلے یہ تھا۔ اب کالے اور سفید میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اب غلام اور آقا ایک ہے مجھے کوئی بتا سکتا ہے چاہے اس سائیڈ پر ہو یا اس سائیڈ پر ہو کہ کون سے مذہب نے کس چارٹر نے اسلام سے پہلے خواتین کو حقوق دیئے وہ حقوق فرض ہیں وہ اٹل ہیں اس میں چھینچ کر ناکفر ہے تو human rights میں اسلام انسان کو اتنا آگے لے گیا ہے کہ اگر وہ قبیلے قبیلے کے نام سے لیتے ہیں تو قرآن شریف میں ہے وہ تو اس لئے قبیلے قبیلے دیئے ہیں کہ ان کی شناخت ہو مگر اس میں اچھا مسلمان وہ ہے جو متقی ہے پرہیز گار ہے جو اللہ کے حکام کو من و عن تسلیم کرتا ہے یہاں راہبانیت نہیں ہے۔

(POINT OF ORDER)

حافظ حسین احمد: جناب یہ من و عن ہے من وان نہیں ہے۔

(Interruption)

اخونزادہ برہہ ور سعید: میں یہ نہیں سمجھتا ہوں وہ کس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے ہیں حافظ حسین صاحب میں آپ کی سپریمہ اردو کو تسلیم کرتا ہوں کوشش کروں گا کہ جو آپ کہیں گے میں وہی عرض کروں گا لیکن چونکہ بد قسمتی سے میں ایسا پٹھان ہوں میری شادی بھی

پنجاب میں ہوئی ہے لیکن اردو میں یہی بولتا ہوں میں نے تعلیم بھی پنجاب میں پائی ہے مگر اردو میں یہی بولتا ہوں اور ایک مثال بتاؤں۔ جناب کیمبل پور میں میں پڑھتا تھا وہاں ایک پرنسپل صاحب تھے انہوں نے مجھے بلایا میں نے سنا ہے آپ اردو نہیں جانتے میں نے کہا یہ آپ کو کس نے کہا میں تو جانتا ہوں تو کہا ہاں جانتے ہیں جانتے ہیں تو جناب من و عن، من و عن کا مطلب آپ سمجھتے ہیں میں سمجھتا ہوں۔ تو میرے خیال میں اس ماحول کی فضا میں کوئی تبدیلی لائی جائے جناب میں آپ کے سارے اعتراضات مس لینگویج کے متعلق تسلیم کرتا ہوں باقی میرے اور آپ کے اختلافات جو ہیں۔ وہ ہیں اور شاید رہیں گے۔

تو جناب والا، میں گزارش کر رہا تھا کہ اس میں انٹرپرائسز کی کوئی ضرورت نہیں انٹرپرائسز میں تو اس کی ضرورت ہوتی ہے جو چیز محدود ہو، جس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہ ہو۔ ہمارا تو سارا ڈھانچہ اس چیز پر ہے، ہمارا تو ڈھانچہ ہی اس نظریہ پر ہے کہ ہماری جو جدائی ہوئی ہے وہ اس ایگریمنٹ پر ہوئی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ کسی اور نظریہ کے تحت ہوئی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہندو مجبور ہوئے کہ پاکستان کو تسلیم کیا جائے۔ انگریز مجبور ہوا کہ پاکستان کو تسلیم کیا جائے۔ اور اسی لئے اس نے جاتے جاتے ایسا ڈنگ مارا کہ گرد اس پور کے ضلع کو الگ کر دیا گیا اور اسے ہندوستان کے ساتھ ملا دیا گیا، ورنہ ہم کسی ایگریمنٹ کے تحت الگ نہیں ہوئے ہیں ہم نے قربانیاں دی ہیں۔

جناب والا! ہمارا کی حالت یاد رکھئے، پھر پنجاب کی حالت یاد رکھئے جہاں دو کروڑ مہاجر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی حالت یاد رکھئے۔ اب بھی ہمارے جو ہماری بھائی بیٹھے ہوئے ہیں ان کی حالت یاد رکھئے۔ کیا ہم نے اتنی قربانیاں اس لئے دیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کوئی ایگریمنٹ کیا ہے۔ اور کیا جو agreement کرتا ہے کیا اس میں یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ ایگریمنٹ سے کیسے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

جناب والا! ایگریمنٹ agreement تو لیاقت نہرو کا بھی ہوا تھا کیا ہندو نے اس کا پاس کیا۔ اس کے بعد بھی ہوئے جیسے کہ ابھی کہا گیا ہے کہ گاڑیوں کا سمجھوتہ ہوا۔ جیسے سمجھوتہ ایکسپریس ہے، اب اس سمجھوتہ کا کیا بنا ہے۔ اب ہندوؤں کے ساتھ agreement کرنا جو ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے پشتو میں ایک کہاوت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا کہ ایک دفعہ اگر مجھے کوئی غلط بات بتائے، تو میں کہوں گا کہ یہ بالکل

بے وقوف ہے۔ جب دوسری دفعہ وہ میرے ساتھ اسی طرح کی بات کرے یا ایگریمنٹ کرے پھر وہ betray کرے، میں کہوں گا کہ یہ بے وقوف ہے۔ اور اگر تیسری دفعہ میرے ساتھ وہ اور agreement کرے تو میں کہوں گا کہ میں بڑا بے وقوف ہوں۔ اس لئے جناب والا، اگر ہم اب بھی ہندو پر اعتبار کریں، اب بھی ہم کہتے ہیں کہ ہندو ہمارا بھائی ہے، ہمارا کلچر ایک ہے، ہمارا معاشرہ ایک ہے، یہ جناب کیسے ایک ہے؟

جناب والا، ہمارا معاشرہ اور کلچر الگ الگ ہے۔ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس لئے یہ جو ایکٹ ہے اس میں یہ جو سیکشن ہے یہ صحیح ہے۔ اگر ہم نظریہ پاکستان کے ساتھ غداری کرنے والے یا اس سے انحراف کرنے والے کو یہ سزا نہ دیں جو کہ میرے خیال میں کم ہے، تو یہ ہم سب کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ اس کی سزا پھانسی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی اس نظریہ کی توہین کرتا ہے تو اس کو پھانسی کی سزا ہونی چاہئے اور اس کی جائیداد ضبط ہونی چاہئے۔ اگر اپنے دل میں بھی اس کی توہین کرتا ہے، اس سرزمین کی توہین کرتا ہے، غداری کرتا ہے، کسی بھی شکل میں کسی بھی پہلو میں ایسا کرتا ہے تو اس کو پھانسی کی سزا ہونی چاہئے۔ نہیں تو وہ اس ملک سے تشریف لے جائے، ہمیں اس کی بڑی خوشی ہوگی۔ اس میں رہنے کا حق نظریہ پاکستان کے حامل لوگوں کا ہے۔ کبھی لوگ کہتے تھے کہ کشمیر میں جو جہاد ہو رہا ہے یہ جہاد نہیں ہے، اب یہی چلاتے ہیں کہ یہ جہاد ہے۔ تو انہوں نے کیا کیا روپ دھار رکھے ہیں۔

ہر رنگ کہ جامہ می پوش

من زاندا ز قد ترامہ شناسم

جناب والا، یہ وہی لوگ ہیں۔ خدا کے لئے کیا کر رہے ہو۔ اپنے آپ کو ذرا بدلو۔ اس سرزمین کے ساتھ اپنا رویہ بدلو، یہاں کھاتے ہو، یہاں پیتے ہو، یہاں رہتے ہو، یہاں عیش کرتے ہو، بڑے بڑے عالم بن گئے ہو، بڑے بڑے مدرسہ بنا لئے ہیں، بڑے بڑے عہدے حاصل کر لئے ہیں، جرنیل بن گئے ہو۔ اس لئے خدا کے واسطے اس سرزمین کو چومو۔ یہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں کہ آئیڈیالوجی کوئی چیز نہیں ہے۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اسی آئیڈیالوجی پر ساری عمارت ہی تو کھڑی ہے۔ اور اس کو بھی آپ شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے۔ میں اپنے دوست اپنے راہنما

کو سمجھتا ہوں کہ یہ بات اور ہے کہ اب آپ دوسری جگہ پر ہیں انشاء اللہ ہم اور مسلم لیگ پھر ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider : After hearing the views of my learned friend in the House, it is evident that it is imperative to have a definition of ideology. It is all the more necessary to have a definition of ideology and I hope you (Mr. Chairman) would agree that vagueness in the law or meaninglessness in the law is against the very purposes of the law and the law is treated as a very bad law, if it is too vague or it does not convey the precise meaning.

Mr. Chairman: No. But you (Syed Iqbal Haider) see the word 'Ideology' is appearing not for the first time in the law of Pakistan.

Syed Iqbal Haider: No.

Mr. Chairman: In fact, it is even in the Constitution of Pakistan.

Syed Iqbal Haider: True, Sir.

Mr. Chairman: So, therefore, if you have to define it, you define it as in the Constitution.

Syed Iqbal Haider: But when you (Mr. Chairman) are prescribing the punishment of treason for the purposes of ideology under a statute then it is necessary and it is a simple definition, Sir, on that there will be no two opinion and in fact, it is the most acceptable definition of ideology is defined in the Pakistan Resolution of 1940, the speech of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah of 11th August in the Constituent Assembly and the Objective Resolution presented by Shahid-e-Millat Liaquat Ali Khan and this is all ideology and nothing more than that can be read and construed.

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: As amended in 1946.

Syed Iqbal Haider: No.

(Interruption)

جناب چیئرمین : بات یہ ہے کہ آپ agree نہ کریں لیکن Amend تو ہوئی تھی

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: It is an historical fact and nobody should attempt to deny it.

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب، اگر ایک چیز Amend ہو گئی ہے تو اسے آپ کیسے کہیں گے کہ نہیں ہوئی ہے۔ amend تو ہی ہے نا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, may I request you Sir, that suppose we pass legislation here today and tomorrow Sir, Cabinet makes an amendment, will that amendment be valid?

Mr. Chairman: Not in legislation.

Syed Iqbal Haider: No, no. This amendment means legal amendment, is this the forum which passed or it can only be amended by the forum which passed the original resolution, not by a selected few.

جناب چیئرمین : یہ تو ٹیکنیکل بات ہو گئی نا، لیکن یہاں پر لیجسلیشن کی بات نہیں ہوئی

The fact is that this was amended, consciously.

Syed Iqbal Haider: No, Sir.

جناب چیئرمین : اب آپ کہیں کہ وہ legally valid نہیں وہ تو اور بات ہے۔

Syed Iqbal Haider: That is disputed—the so-called amendment. My contention is Sir that in these very simple words.....

(Interruption)

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے آپ نے بات کر لی ہے، انہیں بات کرنے دیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I don't disturb my learned friends while they speak I have refrained from doing that, and I will expect the same. My humble submission is that it is a very serious issue which is being debated on various occasions in the political circles and in the provinces that what it means by ideology? Because unfortunately many extremist people give all sorts of absurd meaning to ideology, and even now they have many many things which are not read at all by

Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah which were never meant by Muslim League, of All-India Muslim League. All-India Muslim League never said

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

Nobody has said that—

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

Nobody has said even after this sort of meanings is after the creation of Pakistan.....

Mr. Akhundzada Behrawar Saeed: I was present in all the processions of the League. I am here to make a statement that this was our slogan.

جناب چیئرمین: یہ تو وہاں شامل تھے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہر حال آپ اپنا نکتہ نظر بیان کریں، یہ نہ کہیں کہ انہوں نے کیا کیا، آپ اپنا نکتہ نظر بیان کریں۔

سید اقبال حیدر: میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے کیا کیا، میں آپ کو ایک example دے رہا ہوں کہ ایک اور نیا fashion چل نکلا ہے،

by the same forces which opposed the very creation of Pakistan. The same forces are giving new meaning to the ideology of Pakistan.

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ، ہمارا جو کلمہ ہے، جو دین ہے وہ اس خطہ سے بالاتر ہے۔ خدا نخواستہ اگر پاکستان آدھا ہو گیا تھا، ہمارے لئے تو یہ سانحہ ہوا کہ جب پاکستان دو نیم ہو گیا، سقوط ڈھاکہ کا واقعہ پیش آ گیا تو خدا نخواستہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، تو کیا معاذ اللہ اس کو بھی دو نیم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ اب سے ہے اور ازل تک رہے گا۔

Mr. Chairman: The point of order should not be used to interrupt a speech being made by a member.

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, I am not interrupting his speech but I am trying to correct him.

جناب چیئرمین : تو آپ اپنی باری پر یہ کر لیں۔
 اخونزادہ بہرہ ور سعید : تو کیا پھر باری آئے گی۔
 سید اقبال حیدر : اپنی باری پر اپنی بات کہہ لیجئے۔
 جناب چیئرمین : تو آپ کے مطابق آئیڈیالوجی is the Objective Resolution

Syed Iqbal Haider: Ideology of Pakistan means and limited to—what is prescribed under 1940 Resolution plus Quaid-e-Azam's speech of 11th August and Objective Resolution and that definition should be incorporated and all other notions, all other preposition should be rejected.

جناب چیئرمین : جی، سمجھ آگئی ہے۔

Mr. Ishtiaq Azhar, please.

(Interruption)

جناب چیئرمین : شکریہ۔ سید اشتیاق اظہر صاحب۔
 سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین اس ایوان میں نظریہ پاکستان اور پاکستان کے حوالے سے باتیں کی جاتی رہی ہیں، ان کے متعلق جو صحیح کلمہ نظروہ پیش کرنا ضروری ہے۔

یہاں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان ہندوؤں اور مسلمانوں کی منظوری سے بنا ہے یہ بات سراسر غلط ہے۔ پاکستان کے بارے میں جو بات قائد اعظم نے کہی تھی اور یہ ریکارڈ پر ہے کہ جب سندھ میں پہلی بار ہندو مسلمان ہو تو اس وقت دو قومی نظریہ پیدا ہوا۔ پھر یہاں یہ کہا گیا بڑے افسوس کی بات ہے یہ بات کہی گئی کہ پاکستان اور نظریہ پاکستان صرف 40ء کی قرارداد قائد اعظم کی 11 اگست کی قرارداد اور قرارداد مقاصد تک ہی محدود ہے۔ حالانکہ جب ہندوستان میں عام انتخابات منعقد ہوئے اور ان انتخابات کے نتیجے میں گاندھی جی نے تحریری طور پر یہ تسلیم کیا کہ مسلم لیگ ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے تو پھر 1946ء میں جو آل انڈیا مسلم لیجسلیٹر کنونشن منعقد ہوا جس میں تمام ہندوستان کے منتخب مسلمان ارکان مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں شریک ہوئے اس سے زیادہ authoritative اس سے زیادہ representative کوئی اور اجتماع ہو ہی نہیں

سکتا ہے اس کے اندر یہ ترمیم والی بات نہ کریں آپ، اس کے اندر سروردی مرحوم کی تجویز کے مطابق اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہو گا اور یہ چار طبقوں کی جو بات کی جا رہی ہے اسکی اس میں نفی کی گئی ہے یہ کنونشن پورے ہندوستان کے منتخب مسلمان نمائندوں کا ہے منظور کردہ قرار داد تھی اور یہ سب چیز پر حاوی ہے ہر چیز کے اوپر حاوی ہے یہ کہنا کہ یہ ترمیم تھی، یہ ترمیم نہیں تھی یہ ایک باقاعدہ قرار داد پاکستان تھی میں تو قرار داد پاکستان لاہور ریزولوشن کو نہیں کہتا ہوں اس 1946ء کی مسلم لیجسلیشن کنونشن کو کہتا ہوں۔ مجھے یہ بھی کہنے کی آپ اجازت دیں کہ پھر یہ جو واقع ہوا ہے پاکستان، ہندو اور انگریز کی ملی بھگت کے خلاف کامیابی کی طور پر ہوا ہے تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے اس کے لئے ووٹ دیئے ہیں یہ اپنی جگہ پہ ایک مثالی حقیقت ہے۔ یہ کہنا کہ Partition Council میں ریزولوشن پیش ہوا تھا اور منظور ہوا تھا کہ ہندوستان کی حکومت مسلمانوں کا خیال کرے گی اور پاکستان کی حکومت ہندوؤں کا خیال کرے گی یہ ایک joint declaration تھا اس کو یہ کہنا کہ پاکستان، ہندوؤں اور مسلمانوں کے مشورے سے بنا ہے یہ سراسر غلط ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو قرار داد یا جو بل پیش ہوا ہے یہ نہایت مناسب ہے قائد اعظم کو برا کہنے والے پاکستان کو برا کہنے والے اور پاکستانی پر چم کی توہین کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔ میں تو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مولانا ابوالکلام آزاد بڑے عظیم تھے انہوں نے پاکستان کے نظریے کی مخالفت کی وہ یہاں نہیں آئے مولانا حسین احمد صاحب بڑے عظیم تھے کہ انہوں نے پاکستان کے نظریے کی مخالفت کی اور یہاں نہیں آئے اور جس وقت جمعیت المعائے اسلام قائم ہوئی مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب اس کے سربراہ تھے آج جو اس کے سربراہ ہیں میں ان کی بات نہیں کرتا۔ انہوں نے یہ کہا کہ پاکستان اسلامی عقائد کے مطابق قائم ہوا اور یہ بات باقاعدہ تحریری طور پر موجود ہے جو مولانا حسین احمد خان مدنی اور مولانا عثمانی کے درمیان دیوبند میں سمجھوتہ ہوا تھا جس میں مفتی کفایت اللہ بھی شریک ہوئے تھے یہ بھی printed document کے طور پر موجود ہے اور مولانا شفیع صاحب نے جو نظریہ پاکستان اور پاکستان کی حمایت کی تھی اس میں باقاعدہ ایک ایگریمنٹ اور مشورہ ہوا تھا قائد اعظم کا اور مولوی شبیر تھانوی کا، یہ بھی printed موجود ہے یہ بات تو بالکل صحیح ہے لیکن میں اس بات سے متفق ہوں

کہ بعد میں اس کو جو theocratic State جو بات کہی گئی ہے قائد اعظم نے وہ بات نہیں کہی تھی۔ پاکستان کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا تھا وہ نظریہ اسلام کے حوالے سے تھا اس میں کوئی تشدد کا عنصر شامل نہیں تھا اور یہ کیسی بات ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ یہ قرارداد پاکستان میں نہ شامل تھا نہ تحریک پاکستان میں اس کا ذکر ہوا۔ قائد اعظم اسے ایک اسلامی مملکت بنانا چاہتے تھے اس کو اس معنوں میں theocratic State بنانا نہیں چاہتے تھے جس کی بات کی جا رہی ہے نظریہ پاکستان واضح طور پر جیسا کہ پہلے خود چیئرمین صاحب نے کہا موجود ہے اس کا ذکر آئین و دستور میں موجود ہے قرارداد مقاصد میں موجود ہے اس کا تذکرہ لاہور ریزولوشن میں موجود ہے اس کا تذکرہ 1946ء کی اس قرارداد میں جس میں تمام ہندوستان کے منتخب ارکان قومی و صوبائی اسمبلی اس میں موجود تھے اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے یہ ہر لحاظ سے مناسب ہے۔

(Interruption)

چوہدری شجاعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر جناب میں انتہائی اختصار سے عرض کرتا ہوں کہ جناب چیئرمین صاحب نے اقبال حیدر صاحب کی تقریر کے دوران اجازت نہیں دی اور انہوں نے جب کہا کہ یہ disputed لفظ ہے تو اس پہ میں کہنا چاہتا تھا کہ جس وقت اقبال حیدر صاحب نے حلف اٹھایا تھا تو انہوں نے اس وقت اس لفظ پر کیوں اعتراض نہیں کیا اور جب انہوں نے کہا کہ میں نظریہ پاکستان پر یقین رکھتا ہوں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اسی وقت یہ اعتراض اٹھا دیتے اگر یہ disputed لفظ ہے۔

اس موقع پر کرسی صدارت پر ریزائیڈنگ آفیسر ملک محمد حیات نے سنبھالی جناب پر ریزائیڈنگ آفیسر: جناب لاء منسٹر صاحب۔

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, with your permission I beg to submit regarding the controversy about the ideology of Pakistan.

(Interruption)

Ch. Abdul Ghafoor: Mr. Chairman! the controversy about the word 'Ideology of Pakistan' as has been taken and argued in this very August House the question is that the word, 'ideology', is not used first time in this legislation. It has been rightly pointed out that the word,

'ideology', does exist not only in the preamble of Constitution, in the substantive part of the Constitution but in the every oath which is being taken by everybody including the Senators, the MNAs, the other office holders of Pakistan and to describe word ideology cannot be done in this very particular legislation if it has not been described and defined in the Constitution where the word ideology occur. The background of the ideology is hidden the creation of Pakistan, the foundation and the fundamentals, the reasons, the necessity why the Pakistan was created and separately demarcated, Objective Resolution unanimously passed by the various ulemas of the various parties and then it was embodied and included in the very preamble and the substantive part of the Constitution.

(Interruption)

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, let me complete my submissions regarding the preamble of the Constitution. I would not go in detail or in the length of that but where it is necessary I would take page 1 of the Constitution the preamble of Pakistan:

"Wherein the principles of democracy, freedom equality, tolerance and social justice, as enunciated by Islam, shall be fully observed;"

And on the next page:

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam and set out in the Holy Quran and Sunnah;"

And the next Mr. Chairman:

"Wherein shall be guaranteed fundamental rights, including equality of status, of opportunity and before law, social, economic and political justice, and freedom of thought, expression, belief, faith, worship and association, subject to law and public morality;"

And also:

"Wherein the independence of the judiciary shall be fully secured;"

And further more Mr. Chairman:

“Faithful to the declaration made by the Founder of Pakistan, Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah, that Pakistan would be a democratic state based on Islamic Principles of Social Justice;”.

And so on and so forth if the word ‘public morality’, if the word ‘social justice’ and if so many other words have not been defined it does not mean that the word ‘ideology of Pakistan’, is not known to everybody, every child, every person living in Pakistan, having background regarding the creation of Pakistan, the basis the very ‘احساس’ for the creation of Pakistan,

جس پر اس سارے ملک کی بنیاد رکھی گئی جس کیلئے قائد اعظم نے کہا کہ یہ تمام ہندوستان کی جو sub-continent ہے یہ ایک قوم پر مشتمل نہیں ہے۔

Pakistan and the Muslims are a separate nation, their belief, their faith, their working, their way of life, their every principle every sitting, everything is separate from that Hindu community and that community that believes in نظریہ پاکستان that was the basis for the creation of Pakistan, I would submit, Sir, that to define and to describe is the authority as it the.....power of the court always when such words occur having background of the creation of Pakistan, whenever the question will arise while punishing somebody, the court will come to the rescue and almost it is an admitted fact that not only the law is legislated in the Assembly there is judgement law also; when the court interprets any word or anything or any meaning to that that becomes the law to be followed not only by the lower judiciaries but also to be interpreted like that in outside the courts also. So, the Ideology of Pakistan meant here in this resolution, not to be defined and it can not be defined in so many words but the background for the preamble not only but also Mr. Chairman, if you read the Objective Resolution which was made the part under Article 2-A of the Constitution, you would read as I have already read from the preamble, the same word it has been included and also it has been rightly argued by my learned friend that starting from 1940 and also subsequent resolution in 1947 and all those facts embodied and collectively very much embracing all those circumstances which necessitated the separate homeland for the Muslims that actually form the part of Nazeria-i-Pakistan and so I would support the legislation and submit that everybody living in

Pakistan, everybody having background of a Muslim culture know what Nazeria-i-Pakistan is and we have taken the oath of Nazeria Pakistan. So I would submit to support the legislation in the same words. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Hafiz Hussain Sahib.

حافظ حسین احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! جو بل اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس میں جو اہم بات کہی گئی ہے کہ نظریہ پاکستان کے مخالفین کو نظریہ پاکستان کی تعریف کرنے کی ہم نے اپنے دوستوں کو زحمت دی تھی تاکہ نظریہ پاکستان واضح ہو جائے اور پاکستان کے نظریے کو مسترد کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں نظریہ پاکستان ہے کیا؟ حزب اقتدار کی جانب سے جتنی بھی تقاریر ہوئی ہیں وہ ریکارڈ پر ہیں ان سے تو کم از کم ہمارے سامنے چار نظریے آئے ہیں ان کی تفصیلات کے مطابق یہ الگ الگ چیزیں ہیں۔ لیکن میں محترم بہرہ ور سعید صاحب کی اس بات سے متفق ہوں جو انہوں نے اپنی تقریر میں بات کی کہ جناب نظریہ پاکستان تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری خطبہ کا نام ہے اور نظریہ پاکستان مکمل اسلامی نظام کا نام ہے میں بصد احترام یہ بات کہوں گا کہ سب سے پہلے ہم یہ پوچھیں کہ جناب ہم نے اور آپ نے نظریہ پاکستان کو کس انداز میں لیا اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں جناب جناب قائد ایوان وزیر اعظم نواز شریف صاحب فرماتے ہیں کہ آج ہم نے اسلامی نظام یعنی نظریہ پاکستان کے لئے پیش رفت کا ارادہ کیا ہے میں پوچھنا چاہوں گا کہ جناب بہرہ ور سعید صاحب اگر نظریہ پاکستان اسلامی نظام ہے تو پھر آپ کی وہ تمام عمارت منہدم ہو جاتی ہے کہ 1947 سے لے کر آپ 1991 میں اس نظریے کی بنیاد کی طرف پیش رفت کا ارادہ فرما رہے ہیں تو پھر بتائیے کہ آپ کا وہ دعویٰ کہ 1947 میں آپ نے پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کیا وہ صحیح تھا، کیا آپ نے اس پر اس انداز میں عمل کیا جناب چیئرمین صاحب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی اور جس کو بھی ضرورت پڑی، اس نے اس نظریہ پاکستان کو جو اسلام ہے جس کے بارے میں بہرہ ور سعید صاحب نے فرمایا اس کو اس نے اپنے لئے استعمال کیا اپنے اقتدار کے لئے استعمال کیا اپنے تحفظ کے لئے استعمال کیا جناب اسی نظریے پاکستان کے تحت جماعتوں پر پابندی لگائی گئی، اسی نظریہ پاکستان کے تحت غیر جماعتی الیکشن کرایا گیا، اسی نظریہ پاکستان کے تحت جناب دس سال

کے لئے وفاقی شرعی عدالت کو سود پر ڈسکس کرنے پر پابندی لگائی گئی جناب پھر اسی نظریہ پاکستان کے تحت پھر غیر جماعتی الیکشن جماعتی بن گئے پھر اسی نظریہ پاکستان کے تحت مسلم لیگ بنانے کا جواز پیدا ہوا جناب محترم اگر نظریہ پاکستان کے تحت اس وقت دس سال کے لئے سودی نظام کو وفاقی شرعی عدالت کی دسترس سے باہر نکالا گیا تھا اور آج نظریہ پاکستان کے تحت جب چار دن پہلے وفاقی شرعی عدالت نے اس سود کی ممانعت اور بائیس قوانین کا فیصلہ دے دیا ہے تو جناب برہہ و سعید صاحب آپ اسی نظریہ پاکستان کے تحت آپ کے وزیر خزانہ سر تاج عزیز صاحب سپریم کورٹ میں جا کر نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ ان قرضوں کے لئے اور اس سودی نظام کو چلانے کے لئے آپ تحفظ لیتے ہیں اور آپ جا کر وہاں سپریم کورٹ میں آپ حکم امتناعی لیتے ہیں یہ آپ کا نظریہ پاکستان ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جناب آپ نے پاکستان کا مطلب کیا، میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ نظریہ پاکستان صرف لا الہ الا اللہ ہے ہم نے کہا تھا کہ نعرہ یہ دیا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، کیا لا الہ الا اللہ کے اوپر آج تک قوانین بنائے گئے ہیں قانون سازی کی گئی ہے جناب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت نظریہ پاکستان کے حامیوں کی آپ بات کرتے ہیں.....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں ذرا وقت کا خیال رکھیں حافظ حسین احمد۔ جی میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں کاش آپ کو بریگیڈیر صاحب ان کا بھی پوائنٹ آف آرڈر نظر آئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ بھی غلط ہے۔

حافظ حسین احمد: آپ لوگ جو حکمت عملی اپنا رہے ہیں یہاں سے ایک بات ہوتی ہے اور آپ ڈیڑھ گنہہ برہہ و سعید صاحب کو جو کچھ کہنا چاہیں جس انداز میں بھی کہنا چاہیں۔ اور آپ بتائیں کہ کہاں پر میں موضوع سے ہٹا ہوں اور کہاں پر میں نے موضوع چھوڑا ہے یہاں سوال یہ ہے کہ اگر نظریہ پاکستان کی بات ہمیں نہیں سمجھائی جاتی خدا را آپ ہمارے ساتھ انصاف کیجئے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا موقف بالکل صحیح ہے آپ جاری رکھیں لیکن ذرا مختصر کر کے۔

حافظ حسین احمد : جناب میں یہی کہہ رہا ہوں کہ نظریہ پاکستان کیا ہے جس کی مخالفت کے لئے آپ ہمیں سزائیں دیں گے کیا نظریہ پاکستان سیور ریفل کی مخالفت ہے کیا نظریہ پاکستان جو ہے یہ آپ کے جو ناجائز اسلحہ کے لئے جو آپ سیاسی مخالفین کو..... کیا نظریہ پاکستان جام صادق کے اس بیان کی مخالفت ہے کہ اس پارلیمنٹ میں وہ کہتا ہے کہ جی میں شراب پیتا ہوں نظریہ پاکستان کیا ہے؟ آپ ہمیں نظریہ پاکستان سمجھائیں ہم سمجھتے ہیں کہ جناب آپ پہلے نظریہ پاکستان کا تعین کریں اس کے بعد جو نظریہ پاکستان کے مخالفین ہیں آپ ان کو سزا دے دیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جناب آج تک نظریہ پاکستان کو لیا ہی نہیں گیا ہمیں کہا جاتا ہے کہ جناب پھانسی چڑھیں گے جناب ہم چڑھنے کے لئے تیار ہیں اگر نظریہ پاکستان کا مقصد لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے تو جناب سب سے پہلے اس قانون کو نافذ نہ کرنے والوں میں پھانسی چڑھنے والا میں نہیں ہوں گا بلکہ وہ ہوں گے جن کے پاس اقتدار ہے ہم یہ سمجھتے ہیں ہمارے اکابرین نے جو بات کی تھی انہوں نے یہی کہا تھا کہ ایک ایسا لولہ جو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر ملک حاصل کرے گا لیکن اسے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر قانون سازی سے سروکار نہیں ہے جناب اس دن کی بات چھوڑیں آئی جے آئی کے منشور کے لحاظ سے جب آپ نے ووٹ حاصل کیا تھا تو وہ بھی اسلامی نظام کی بات تھی لیکن آج آپ کا ایک سال مکمل ہو چکا ہے آپ نے وعدہ کیا، پارلیمنٹ کے ایوان کے اندر وعدہ کیا اور دونوں ایوانوں میں وزیر اعظم نے یہ کہا کہ قرآن و سنت کو ہم سپریم لا بنائیں گے آپ اپنے نظریہ پاکستان کو سپریم لا کیوں نہیں بناتے۔ بہرہ ور سعید صاحب جو فرما رہے ہیں آپ کے پاس دو تہائی سے زیادہ اکثریت ہے ان ایوان میں، قومی اسمبلی میں لیکن آپ نظریہ پاکستان سے خود مخلص نہیں ہیں میں ان کو چیلنج کرتا ہوں جو نظریہ پاکستان کی بات کرتے ہیں اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ سے پہلو تہی کرتے ہیں وہ نظریہ پاکستان کے مخالف ہیں وہ پاکستان کے قیام کے مخالف ہیں وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو ڈھانا چاہتے ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں پاکستان کا مطلب کیا مارشل لا پر مارشل لا، کیا مارشل لا بھی نظریہ پاکستان تھا آپ مجھے بتائیے کہ اگر 1947ء میں نظریہ پاکستان کی بنیاد پر یہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر بنا تھا تو جناب محترم، پھر محترم ضیاء الحق مرحوم نے ریفرنڈم بھی پھر نظریہ پاکستان کے تحت کیا تھا اور کہا تھا کہ جناب اگر آپ لوگ اسلام چاہتے ہو تو پھر ریفرنڈم میں مجھے ووٹ دو

میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم غدار ہیں تو بڑا خدا ر ضیاء الحق تھا جس نے نظریہ پاکستان کے لئے دوبارہ اس قوم پر ووٹنگ مسلط کی جناب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کس پر کیچڑا اچھالنا چاہتے ہیں آپ شیشے کے محلوں میں بیٹھ کر ہم غریبوں پر پتھر نہ پھینکیں ورنہ آپ خود چکنا چور ہوں گے جناب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر زر پرستی کا نام نظریہ پاکستان ہے تو ہمارا تو سر تسلیم خم ہے اگر جناب فیکٹریوں پر فیکٹریاں بنانا نظریہ پاکستان ہے پھر ہم کہتے ہیں آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب کیا بینکوں کو ڈی نیشن لائنس کرنا اور ان بینکوں کو اپنے افراد کے حوالے کرنا نظریہ پاکستان ہے تب ہم آپ کی بات مانیں گے.....

جناب! ہائیکورٹ کے فیصلے کے بعد مسلم کمرشل بینک سے 30 کروڑ ایک دن میں لینا نظریہ پاکستان ہے تو ہم اسے مانیں گے جناب آپ کا نظریہ پاکستان یہ ہے لیکن اگر نظریہ پاکستان اسلامی نظام ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے سب سے پہلے نظریہ پاکستان کی مخالفت کی ہے۔ اس ملک کی بنیادوں کی مخالفت کی ہے۔ صرف مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اور صرف مسلم لیگ میں شامل ہونے والے ہی نظریہ پاکستان کی بات نہیں کرتے جناب اگر یہ بات ہے تو پاکستان کا مطلب کیا ”لا الہ الا اللہ“ کا نعرہ بھی لگا اور کہا جاتا ہے کہ اگر پاکستان ٹوٹا تو نعرہ ٹوٹ گیا جناب نعرہ تو روٹی کیڑا مکان کا بھی لگایا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ نعرے لگانے والے نہ اس دور کے اپنے نعروں کے ساتھ مخلص تھے نہ اس دور کے اپنے نعروں کے ساتھ مخلص ہیں بلکہ اصل مسئلہ اپنے پیٹ کا ہے اپنے اقتدار کا ہے اور جو ادھر بیٹھتے ہیں جنہوں نے دوسری پارٹیاں بنائیں جس طرح بہرہ ور سعید صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا تعلق بھی مسلم لیگ سے تھا جناب سب مسلم لیگی ہی ہیں جنہوں نے مختلف روپ بدلے جنہوں نے ایک قوت کو دو قوت کیا جنہوں نے اقتدار میں رہ کر اپوزیشن کی۔ جیسے آج ہمارے دوست وہاں بیٹھ کر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں ہم سے اتنی مخالفت کی جاتی ہے کہ ہمیں شرمندگی محسوس ہوتی ہے جب ہمارے وہ محترم بولتے ہیں۔ لیکن جب ووٹ کے بارے میں وہی put ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ ہاں کہتے ہیں جس کی دو گھنٹے مخالفت کی جاتی ہے۔ جناب یہ تضاد یہ دوغلی پالیسی یہ مسلم لیگ اور اس نظریہ کا نتیجہ ہے تو ہم اسے تسلیم کرتے ہیں لیکن جہاں تک اسلام اور نظریہ پاکستان کا تعلق ہے تو اس کا آپ کے نظریہ پاکستان سے دور تک واسطہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ محمد علی صاحب۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Muhammad Ali Khan, please.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, I just did not want to interrupt when Syed Iqbal Haider was speaking. He erroneously said that the slogan پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ was coined after the creation of the country. So, Sir, for his information I would say here on the floor of this House that this very slogan was in vogue during the freedom struggle and this very slogan was used during the referendum in the NWFP.

جہاں تک اس پر عمل کرنے کا تعلق ہے تو جناب والا پاکستان بننے کے چند ماہ بعد ہم سے قائد اعظم رخصت ہوئے پھر اس کے بعد قائد ملت کو شہید کیا گیا اس کے پیور کریسی نے ملک کو سنبھالا اس کے بعد متعدد مارشل لاء آئے مسلم لیگ جس نے اس ملک کو بنایا اس کو موقع ہی نہیں ملا کہ اس ملک کی خدمت کرے اب خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی پارٹی کو خداوند تعالیٰ نے برسرِ اقتدار کیا ہے اور ہم نے اسی ہاؤس میں شریعت بل پاس کیا ہے اور اس کے لئے انشاء اللہ مزید قوانین بنا رہے ہیں تاکہ اس پر صحیح طور پر عمل درآمد ہو سکے مخالفین کچھ بھی کہیں وہ اب بھی مخالفت کر رہے ہیں اور انہوں نے پاکستان بننے وقت بھی پاکستان کی مخالفت کی انہوں نے نہ صرف تحریک پاکستان کی مخالفت کی اور قائد اعظم کی مخالفت کی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ انہوں نے سوار اعظم کی مخالفت کی اور جن لوگوں نے سوار اعظم کی مخالفت کی وہ اپنے دل میں جھانکیں اور دیکھیں کہ آیا وہ مسلمان ہیں یا نہیں جناب والا میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا یہاں میرے جتنے بھی بھائی بیٹھے ہیں وہ محبت وطن پاکستانی ہیں وہ راسخ العقیدہ مسلمان ہیں اس پر میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا ہم نے آج تک کسی کو ٹریٹر (غدار) نہیں کہا جنہوں نے اس زمانے میں پاکستان کی مخالفت کی۔ اگر خود وہ ”چور کی ڈاڑھی میں تینکے“ والی بات ہے خود انھیں اور وہ یہاں کہیں کہ ہمیں غدار کہا جاتا ہے تو اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں ہم کسی کو غدار نہیں کہتے وہ سارے ہمارے بھائی ہیں وہ سارے پاکستانی ہیں وہ سارے مسلمان ہیں سارے محبت وطن ہیں اور اسی پاکستان کو انہوں نے بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر بنانا ہے سنو ارنا ہے لہذا میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن میں صرف اس خاطر اٹھا کہ ریکارڈ کو میں ٹھیک کروں کہ میرے بھائی سید

اقبال حیدر نے ہی فرمایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ”لا الہ الا اللہ“ کہ یہ coined ہوا ہے پارٹیشن کے بعد نہیں یہ during the freedom struggle ہماری آواز تھی شکر یہ۔

Mr. Presiding Officer: Syed Iqbal Haider on point of order, but be brief, please.

Syed Iqbal Haider: Very brief, Sir.

I will only humbly request my honourable Leader of the House to show me any one speech of Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah or Shaheed-i-Millat Liqueat Ali Khan or any resolution of All-India Muslim League or any authentic text of any top central leader of Muslim League who has ever used this slogan

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

It has never find place in any document of Muslim League.

Thank you, Sir.

جناب محمد علی خان: جناب انہوں نے میرا نام لیا لہذا اب مجھ پر واجب ہے کہ میں جواب دوں جناب والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں فریڈم فائٹرز رہا ہوں اور میری طرح پیچھے بیٹھے ارباب نور محمد خان صاحب فریڈم فائٹرز رہ چکے ہیں اگر میری بات پر میرے بھائی کو اعتراض ہے یا وہ میرا بیان قبول نہیں کرتے کہ پاکستان کا مطلب کیا ”لا الہ الا اللہ“ وہاں اس زمانے میں باقاعدہ یہ invogue نہیں تھا تو ارباب صاحب میرے پیچھے بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں آیا میں صحیح کہتا ہوں یا غلط کہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ارباب نور محمد: یہ بالکل حقیقت ہے اس وقت سر ہتھیلی پر رکھ کر پاکستان کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار تھے اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ پاکستان کا مطلب ”لا الہ الا اللہ“

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکر یہ اب آٹیم فائیو put

To move that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code [The Pakistan Panel Code (Amendment) Bill, 1991]....

Mr. Yahya Bakhtiar: If I may be permitted, I just want to clarify one point, the honourable Minister for Law said, Ideology of Pakistan

in the Constitution mentions Islamic Ideology that is the basis of Pakistan. "Ideology of Pakistan" that expression has not been used anywhere in the constitution as law.

Mr. Presiding Officer: I will say again—To move that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code [The Pakistan Panel Code (Amendment) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted.

Since there is no amendment to clause 2 and 3 of the Bill, the Bill may be passed. So, I put clause 2 and 3 to the House.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 forms part of the Bill.

Now I put clause (3) to the House.

(The motion was adopted)

(Pause)

Mr. Presiding Officer: Now I put the clause (1), Short Title and Commencement to the House.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause (1), Short Title, and Commencement forms part of the Bill.

Chaudhry Shujaat Hussain: I beg to Move that:

“that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code/The Pakistan Panel Code (Amendment) Bill, 1991, be passed.

Mr. Presiding Officer: The Minister has moved:

“that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code/The Pakistan Panel Code (Amendment) Bill, 1991, be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed.

Chaudhry Abdul Ghafoor: I be go to move:

“that the Bill further to amend the Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) Act, 1973/The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Amendment) Bill, 1991/as passed by the National Assembly, be taken into consideration”.

Mr. Presiding Officer: Anybody opposing.

Syed Iqbal Haider: Sir, in the first place I had submitted one amendment.

Chaudhry Abdul Ghafoor: let me explain what the Bill is Sir, and what the amendment is. Thank you Mr. Chairman, the amendment in the Bill is not very dangerous but very important and the Prime Minister has made commitment to the nation, due to the policy of the Prime Minister the process of dis-investment and privatization, disposal of the units of the public sector corporations have come into full swing and those who have been denationalized and privatized, in that context I would submit that this Ghee Industry was taken into the public sector in 1973 by the then Government and this Bill was passed and the Oil and Ghee Units were also taken into the public sector. Now when the policy given by the Prime Minister is going to be implemented, the very power to disinvest these units and to privatize these units, that is not available to the Government, in fact by this amendment the government wants to amend the law and give the powers to the present government wherever it is necessary, those industry, those units of ghee mills are going to be dis-invested are privatized, the government must have the power but I must explain that the interest of the workers and also the previous management from

whom this industry was nationalized or taken by the then government, their interest has been protected and if, at all, some bid is taken as the highest bid is matched by the previous management then that industry will go to that previous management but if the highest bid is by the workers of that industry working there by then that matching, I mean, that bid will not be accepted from the previous management, so the interests of the workers have been taken into consideration and protected. This Bill is only moved to empower the government to have the power under the legislation to disinvest and privatize some of the units or most of the units or all of the units wherever it is necessary. So I would request the Senate to pass this Bill as passed by the National Assembly, Thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Yes, Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman thank you, on the first place Sir, I would draw your attention that I had moved one amendment that this Bill may be referred to a Committee or a Standing Committee, that amendment was submitted before, that amendment may be considered and then if that is rejected then I will make my objections against this amendment in a very precise manner because much has been said on the earlier Bills which were moved by the Government.

(Interruption)

Lt. Gen. (R) Saeed Qadir: Mr. Chairman! the Bill is similar to the Bill which is passed earlier, where the Bill had already been passed in the National Assembly and it was ruled that there is no requirement of sending it to the Select Committee and I think the same exception applies to this one because this is primarily in the interest of the workers that this amendment is being introduced and I don't think that there is a requirement for it to go into the Select Committee.

Syed Iqbal Haider: On the point of Standing Committee

ٹھیک ہے اس کے اوپر ہم زیادہ بحث نہیں کرتے لیکن جہاں تک
main merits of the Bill are concerned, on that I wish to submit Sir that the government has time and again emphasised that the interest of the workers or of the employees are adequately protected, it is painful for me to find that workers and employees of the nationalized units are seeking protection from Courts of Law again and again. There is not one constitutional petition which is filed not only in the Lahore High Court but also in the Sindh

High Court, the very fact that several constitutional petitions have been filed by the workmen and the employees of the nationalized units as against the manner of nationalization and privatization, speaks and disapproves the claim of the Federal Government that interest of the workers has been fully secured, it is not secured, that is why they have gone to the Courts of Law Sir, so this is one basic element. Secondly, Sir, there is no provision in this Bill which has referred to any protection to the workers. This may have been said in an advertisement to mislead and satisfy the people that interest of the workers will be protected but if you kindly read the wording of the Bill and the amendment which is being piloted by the honourable Law Minister will prove my point that the government has not introduced any statutory measures to provide any kind of protection of service to the workers and employees.

Thirdly Sir, the term 'employees' the government claims that it had entered into a tripartite agreement with the workers and the term there in the agreement is used 'employees' by the word 'employees' generally means all those who are employed whether they are workmen or clerk or officers whether they are blue collar labour or white collar labour they are all employees of that establishment. Most unfortunately Sir, in practice the term 'employees' is being construed by the Federal Government to the detriment of the workers and the employees to be restricted to the unionised labour. Anybody who is in the union of that establishment he is being treated as an employee and provided the benefit of that tripartite agreement between the workmen and the government and the future on owners. So, therefore Sir, a large majority of the employees working in the nationalized units are not being provided any kind of protection of service as being claimed by the government otherwise in their advertisements and before this honourable House the Minister has said.

Mr. Presiding Officer: Thank you.

Syed Iqbal Haider: No, that is on the point of 'employees' Sir. My contention is Sir, that this amendment seeks to empower the government to undo the effect of 1974 Act whereby the Ghee units were nationalized. The Hydrogenated Vegetable Oil Control Development Act 1974 is the Act which is being amended to empower and authorize the Federal Government to indulge in denationalization or sale of the units to any person they deem fit, not to the general public. My main

objection is Sir, that among these units 90 per cent of the vegetable ghee units are fortunatley public limited companies and almost shares of all the ghee units are if not three or four times then at least double the face value of those shares. That means they are one operational functional earning profits and providing hundred per cent revenue to the government, as well as, Mr. Chairman, you will be surprised and if you kindly recall the speeches of the honourable Finance Minister, in one of his speeches in support of the privatization made a complaint that why the nationalized ghee mills of Pakistan are selling ghee at a price lower than the price in India or Afghanistan. In fact it should be a point of pride Mr. Chairman, that our ghee industry is able to provide ghee at a lower price instead of treating it as a credit and in a zeal to condemn the nationalized unit even their achievements are being treated as a defect and a bad point in his opinion against allogical explanation Sir. There is no logic on earth which can prove that if a mill sells its product at a low price then it means it is a bad unit. How can you say so? What a weird and naive logic it is! Is it not the right of the people of Pakistan to have the basic necessities at the minimum lowest price?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Point of order, Sir.

Mr. Presiding Officer: Gen. Saeed Qadir on a point of order.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Are we discussing the Bill or are we disccussing ghee and its prices and so on? It is not relevant at all, the issue is quite clear that this Bill is before the House and we should restrict ourselves to the Bill.

Syed Iqbal Haider: Sir, I may remind my honourable Member that this Bill relates to the privatization, of the vegetable ghee industry and in this very House, 'last week' the honourable Finance Minister had made this statement that Pakistan is selling ghee at a price lower than Afghanistan and India, I should be proud of this fact that the prices of necessities in Pakistan are lesser than the neighbouring country.

Mr. Presiding Officer: It could be higher for our people.

Syed Iqbal Haider: No, Sir. My question is—the question arises by this statement of the Finance Minister is he going to ensure that the prices of the ghee are increased after the privatization? Does not it mean that since there is a government control of the unit, since the

establishment of Ghee Corporation of Pakistan which is the controlling corporation of the ghee mills, fixes the prices of ghee and enables the people of Pakistan to have ghee at a lower price. Are you trying to say that after the privatization the prices of ghee will be increased? Sir, I want a categorical guarantee from the Government of Pakistan on these three issues. One, that the prices of this ghee which is one of the basic necessities of the people of Pakistan will not be allowed to be increased. Second, 'employees' shall mean and include not just the unionised workmen but also all the employees the white collar who will be granted guarantee of their service, it does not say so. Third, these ghee mills Sir, I am proud of the fact that the nationalized industry is paying one hundred per cent revenue to the Government of Pakistan in the form of excise, in the form of income tax what is the guarantee this Federal Government can provide, what is the formula with this Federal Government to ensure that hundred per cent of revenue which is being received by the Government of Pakistan will definitely be received even after privatization.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

Syed Iqbal Haider: No, Sir. Lastly Sir, I have one final submission about these ghee mills Sir, this is one of the basic necessities. The government is acting in a haste why should instead of inviting bids from individuals this Act of 1974 was amended in 1978 to induct the private sector on the Board of Directors of these ghee mills, I am not wrong on that point. Sir, in the same manner the merger or the mixing of the private sector with the public sector is perhaps the only viable formula to ensure and guarantee my apprehensions. Sir, because in 1978 this Act was amended to induct directors from the private sector to be on the Board of directors on these nationalized units. And two, the government had also chosen to float the shares in public or on the stock exchange also more and more shares, my humble submission is Sir, that the best way of privatization will be the working of the public sector and private sector in collaboration with each other, hand in hand, not to the exclusion of the other, otherwise. Sir, the private sector, not all, but most of them indulge in very undesirable unethical trade practices against the very interest of the people and not only of the people but also of the unit itself by milking the industry and by indulgence in tax evasion. These things are exploiting the working classes and increasing the prices.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Thank you very much, that is enough. You have taken a long time.

Syed Iqbal Haider: Sir, this is my submission, I thank you very much.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I will explain the points which have been rightly raised by my learned friend. Sir, the question is that when this law was actually enforced and ordinance No. 17 was issued by the President on the advice of the Prime Minister. Of course it did not contain the provision of safeguarding the interests of the workers at that time. That ordinance was moved as a Bill in the Assembly, handed it over to the Select Committee finally came back to the Assembly and passed as a Bill moved now in the Senate. Subsequent to the referring of that ordinance, it was decided that the interest of the management workers also be protected and in case they have got the highest bid then the previous management may not be given that unit as a separate ordinance number one say that is number last that was also introduced and in that ordinance Sir, that was number 35 of 1991 that has also been moved in the Assembly and then handed it over to the Select Committee. In that, subsequent provision was made that the interest of the workers will be upheld and that is section 5(A) of the Bill, that is also pending in the National Assembly and in due course of time it will also be passed and we, in the Government ensure and give the statement here Sir, that protection/safeguard of the interest of the workers, as earlier pointed out, will be taken into consideration and that is embodied in the subsequent legislation pending in the National Assembly and in the next session it will also be passed in the Senate, so the point is made clear that not only the previous management but also the workers' interests have been protected and the second point made by my learned friend that the surety of the government that in future of the privatisation, the prices will not increase, of course, my friend knows that what happened with the fate of the nationalization of the industries, how the entire income of the nation, how the entire earning of the nation was consumed by the loss of these industries and it has been proved not only in Pakistan but also in the other countries of the world that this policy of the previous government to nationalize the entire unit and to entrust this duty to the government has totally failed and it was the demand of the nation that these units which are running into losses must be privatised and denationalized and under that policy which is progressing the step is being taken.

The third point raised about the income tax and the other associated/connected matters that we will also take into consideration and there Inshaalah will be competition and no guarantee/surety can be given at this stage but I would request that the Bill be passed as it has been made in the Assembly. Thank you Sir.

Mr. Presiding Officer: Now I put it before the House.—The question before the House is:— that it has been moved by Chaudhry Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice:—

“that the Bill further to amend the Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) Act, 1973 [The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Amendment) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.”

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now we take the Bill clause by clause. There is amendment to clause 2 in the name of Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Sir, I beg to move that in clause 2 the proposed new Section 5-A be substituted by the following namely:—

“5A. Transfer of Shares and Proprietary Interests etc., if the federal government considers it necessary in the public interest to transfer the shares of proprietary interest in respect of a Managed Establishment acquired by it under Section 5, the federal government may offer to sell to the public at large by seeking subscriptions from the public or by selling in the stock exchanges of the country, the shares owned, held or controlled by the federal government in any of the Managed Establishment in the manner and subject to the condition as specified below:—

- (i) Federal government shall offer its shares to the public at large in such instalments/lots periodically as it may deem fit with a view to acquire highest possible prices but subject to condition that not more than 20% of its present share-holding shall be offered to sell to the public at large at a time.

- (ii) no person shall be allotted, sold or transferred by the federal government, such shares of the face value exceeding the amount of rupees ten thousand.

Mr. Presiding Officer: Now I put the amendmnet before the House. The question before the House is:—

“5A. Transfer of Shares and Proprietary Interests etc., if the federal government considers it necessary in the public interest to transfer the shares of proprietary interest in respect of a Managed Establishment acquired by it under Section 5, the federal government may offer to sell to the public at large by seeking subscriptions from the public or by selling in the stock exchanges of the country, the shares owned, held or controlled by the federal government in any of the Managed Establishment in the manner and subject ot the condition as specified below :—

(The amendment was rejected)

Mr. Presiding Officer: The amendmnet is rejected. Now the question before the House is :—

“that clause 2 forms part of the Bill”

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: So, clause 2 forms part of the Bill. The question before the House is :—

“That clause 1 Short Title, Commencement and preamble form part of the Bill”

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill. Next Item No. 8, Chaudhry Abdul Ghafoor Sahib.

Chaudhry Abdul Ghafoor: Sir, I beg to move:—

“that the Bill further to amend the Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) Act,

1973 [The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Amendment) Bill, 1991], be passed”

Mr. Presiding Officer: Now I put the question before the House that it has been moved:—

“that the Bill further to amend the Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) Act, 1973 [The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Amendment) Bill, 1991], be passed”.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed. Now we come to the end of the proceedings of today and the House is adjourned to meet tomorrow at ten of the clock.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning, the Tuesday, November 19, 1991].